واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

الدین

(حصہ سوم)

کتاب الاسلام

از شمس المفسرین شیخ المحدثین

حضرت العلامہ بحرالعلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ

۱۲۸۸ھ - ۱۳۸۱ھ

سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

باہتمام

محمد عباس علمبردار صدیقی

ناشرین

حسرت اکیڈیمی ـ صدیق گلشن ـ حیدرآباد

اشاعت اول

تعداد (۷۰۰)

(جملہ حقوق محفوظ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نام کتاب : الدین (حصہ سوم) ۔ کتاب الاسلام

فن : اسلامیات ۔ فقہ

تالیف : بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ
سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

مرتب : ابوالمجاہد سید احمد خیرالدین قادری

سائز : ۱/۸ کراون

صفحات : ۱۲۸

اشاعت اوّل : ۱۰۰۰ (جنوری ۲۰۱۱ ۔ صفر ۱۴۳۲ھ)

کمپیوٹر کمپوزنگ : شیخ محمود علی

طباعت : فرینڈس پریس نزد نیلوفر ہاسپٹل ریڈہلز حیدرآباد

اہتمام : محمد عباس علمبردار صدیقی

ناشرین : حسرت اکیڈیمی حیدرآباد

ملنے کے پتے : ۱ ۔ دفتر حسرت اکیڈیمی صدیق گلشن حیدرآباد
۲ ۔ اسٹوڈنٹ بک ہاوس چارکمان حیدرآباد
۳ ۔ حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد

جملہ حقوق بحق حسرت اکیڈیمی محفوظ ہیں
بلا تحریری اجازت مہتمم حسرت اکیڈیمی کسی کو اس کی نقل یا ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عرض ناشر

زیر نظر کتاب بحرالعلوم حضرت العلامہ محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ سابق پروفیسر حدیث و صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کی تالیف ''الدین'' بزبان عربی جو عثمانیہ یونیورسٹی کے نصاب میں شامل تھی کے ایک حصہ کتاب الاسلام کا متن و ترجمہ ہے ۔ حدیث جبرئیلؑ میں جس طرح ایمان، اسلام اور احسان کا تذکرہ وتشریح بیان ہوئی ہے اُسی پر بحرالعلومؒ نے یہ کتاب تالیف فرمائی جس میں پہلے کتاب العلم اور پھر ایمان، اسلام اور احسان پر قرآن و احادیث پیش کر کے ثابت فرمایا ہے کہ مذہب حنفی کا تمام تر دارومدار قرآن اور سنت پر مبنی ہے ۔ کتاب الاسلام میں عبادتوں کے لئے قرآن کی آیات اور احادیث بیان کی گئی ہیں ۔ بعض مسائل پر اختلاف ائمہ کی بہت خوبصورت انداز میں توضیح فرمائی گئی ہے ۔ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو فقہ سے بھی واقفیت ہوجاتی ہے ۔ کتاب الدین مع ترجمہ وتشریحات بحرالعلوم کے حین حیات ماہنامہ القدیر میں شائع ہوتی رہی تھی ۔ اس کا سارا مواد اکٹھا کر کے جناب ابوالمجاہد سید احمد خیرالدین قادری صاحب نے ہمیں فراہم کیا جس کے لئے ادارہ حسرت اکیڈیمی ان کا شکرگزار ہے ۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ بحرالعلومؒ کی اس کتاب کو قبولیت خاص و عام حاصل ہو اور بحرالعلوم کے درجات اللہ کے پاس بلند ہوں ۔ آمین ، ثم آمین بجاہ سید المرسلین ۔

احقر العباد

محمد عباس علمبردار صدیقی

مہتمم حسرت اکیڈیمی وکتب خانہ بحرالعلوم

صدیق گلشن حیدرآباد

صفر ۱۴۳۲ھ م جنوری ۲۰۱۱ء

کتاب الاسلام

١	کتاب الطہارۃ طہارت کے احکام	۵	١۵	باب القبلۃ قبلہ کے احکام	٧١
٢	باب المیاہ پانی کے متعلق احکام	۵	١٦	باب صفۃ الصلٰوۃ نماز کی صفت	٧٣
٣	باب النجاسات نجاستوں کے بارے میں	٨	١٧	سندُ روایۃِ القرآن قرآن کی سند	٨۵
۴	باب آداب الخلاء بیت الخلاء کے احکام	١٢	١٨	باب صلٰوۃ الجماعۃ نماز باجماعت	٩٩
۵	باب الغسل غسل وحمام کے بارے میں	١٦	١٩	قضاء الفوائت نمازوں کی قضاء	١٠۵
٦	باب حکم الجُنب ناپاکی کا بیان	١٩	٢٠	صلٰوۃ الاستسقاء نماز استسقاء	١٠٦
٧	باب الحیض والاستحاضۃ والنفاس حیض واستحاضہ اور نفاس کے احکام	٢٠	٢١	صلٰوۃ الکسوف سورج گہن کی نماز	١٠٨
٨	باب الوضوء وضوء کے باب میں	٢٣	٢٢	صلٰوۃ المسافر مسافر کی نماز	١٠٩
٩	باب نواقض الوضوء وضوء توڑنے والی چیزوں کے بارے میں	٢٨	٢٣	سجود السھوء سجدہ سہو کے بارے میں	١١٢
١٠	باب التیمم تیمم کے احکام	٣١	٢۴	صلٰوۃ الجمعہ و العیدین جمعہ اور عیدوں کی نماز	١١۵
١١	کتاب الصلٰوۃ (مواقیت الصلٰوۃ) نماز کے احکام (نماز کے اوقات)	٣٣	٢۵	قیام رمضان قیام رمضان کے بارے میں	١٢١
١٢	باب تتمۃ اوقات الصلٰوۃ تتمۂ اوقات نماز	۴٠	٢٦	باب الجنائز باب الجنائز	١٢٣
١٣	باب المساجد مسجدوں کے بارے میں	۴٣			
١۴	باب الاذان اذان کے بارے میں	۵٣			

كِتَابُ الْاِسْلَامِ

كتابُ الطَّهَارَةِ

بَابُ الْمِيَاهِ

طہارت کے احکام ۔ اس باب میں پانی سے متعلق احکام ہیں ۔

وَعن اَبی هُرَيرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ"۔ (رواه الجماعة)

لغات :- لَا يَبُوْلَنَّ : پیشاب ہرگز نہ کرے ۔ اَلْمَاءُ الدَّائِمُ : کھڑا ہوا (رُکا ہوا) پانی ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تم میں سے کوئی شخص اُس کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہیں ، کیوں کہ وہ پھر اُسی پانی سے نہاتا ہے ۔

(اس کی روایت ایک جماعت نے کی)

یعنی جو پانی پینے ، وضو کرنے اور نہانے وغیرہ کے کام آنے والا ہے اُسے خراب نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ وہ کسی نہ کسی کے کام میں آنے والی چیز ہے ۔ پانی ، ہوا اور روشنی وغیرہ یہ وہ بے بہا نعمتیں ہیں کہ فقیر ، امیر ، غریب اور بادشاہ سب کے لئے یکساں ضروری ہیں اور ان کے بغیر زندگی محال ہے ۔

وَعَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا ، اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ ، اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ"۔

(رواه مالک و اخرون وَ صححه البخاری فیما حکاه عنه الترمذی)

ترجمہ :- اور ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ پانی تھوڑا ہوتا ہے پس اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں ۔ کیا پھر ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں ؟ تو رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اُس کا پانی پاک ہے اور اُس میں

مرا ہوا (تازہ حلال جانور) حلال ہے۔
(اس کی امام مالکؒ اور دیگر محدثین نے روایت کی اور بخاری نے اسے صحیح قرار دیا اور یہ ترمذی میں بھی ہے)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ : قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ؟ وَھِیَ بِئْرٌ یُطْرَحُ فِیْھَا لُحُوْمُ الْکِلَابِ وَ الْحِیَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ : اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَایُنَجِّسُهُ شَیْءٌ"۔ [1][2]

(رواہ الثلاثة و اخرون ۔ و صححه احمد و حسنه الترمذی و ضعفه ابن القطان)

لغات :- بِئْرٌ : کنواں ، باؤلی ۔ بِئر بُضَاعَة : ایک باؤلی کا نام ہے ۔ لُحُوْمٌ : لَحم کی جمع ، گوشت ۔ کلابٌ : کَلب کی جمع ، کتے ۔ نَتْنٌ : بدبو ۔ طَرَحَ یَطْرَحُ طَرْحاً : پھینکنا ، ڈالنا ۔

ترجمہ :- حضرت ابوسعید خُدریؓ سے مروی ہے ، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول کیا ہم بیرِ بضاعہ سے وضو کرسکتے ہیں ؟ حالانکہ اس کنویں میں کتے کے گوشت کے لوتھڑے اور حیض کے کپڑے پڑے رہتے ہیں اور بدبو آتی ہے ۔ پس رسولِ مقبولؐ نے فرمایا کہ "پانی پاک رہتا ہے اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرسکتی"۔

(اس حدیث کو حضرات بخاری ، مسلم اور مالک تینوں نے روایت کیا ہے اور دوسروں نے بھی اور امام احمد نے صحیح کہا اور ترمذی نے "حسن" اور ابن القطان نے ضعیف کہا ہے)

---

[1] قال الطیبی وجه القائھا فیھا انھا کانت بمسیل من بعض الاودیة التی یحل فیھا اھل البادیة فیلقی تلک القاذورات بافنیة منازلھم فیکسحھا السیل فیلقیھا فی البئر فیعبر عنه القائل بوجه یوھم ان الالقاء من الناس و ھذا مما لا یُجَوِّزہ مسلم فَاَنّٰی یظن ذلک بالذین ھم افضل القرون و ازکاھم وھم الصحابة رضی اللّٰہ عنھم ۔

ترجمہ :- طیبی نے کہا اس باؤلی (بئر بضاعہ) میں غلیظ اشیاء پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ باولی ایسے مقام پر تھی جہاں اطراف کے دیہاتی حضرات اپنے گھروں کا کچرا جو سامنے کے صحن ، میدان میں پھینکا کرتے اُسے بارش کا پانی اپنے ساتھ بہا لے جاتا ۔ اور اس کا کچھ حصہ اس باؤلی میں آپڑتا ۔ پس ان چیزوں کو اس میں دیکھ کر کہنے والے صاحب نے یہ گمان کیا کہ خود لوگ ہی شاید ان چیزوں کو باؤلی میں پھینکتے ہوں گے حالانکہ استعمال کے پانی کی باؤلی میں کسی مسلمان کی نسبت ایسا جواز نہیں پیدا ہوتا ۔ پس ایسا گمان ان لوگوں کے لئے کس طرح ہوسکتا ہے جو بہترین زمانے والے اور صحابۂ رسول اکرم تھے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

[2] معناہ ان الماء لا یزول بطبعه من الطھارة ولا ینجسه شیء بان یبقی نجساً مع زوال النجاسة ۔

ترجمہ :- اس کے معنٰی یہ ہیں کہ پانی میں بالطبع پاکی ہے اور اُسے کوئی چیز اس طرح نجس نہیں کرسکتی کہ نجاست کے زائل ہونے کے بعد بھی پانی میں نجاست باقی رہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا یَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِ وَ السِّبَاعِ فَقَالَ "اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ". ☆

(رواه الخمسة و هو حديث معلول)

لغات :- سُئِلَ ؛ سوال کیا گیا (ماضی مجہول ہے) سَئَلَ ؛ سوال کیا (ماضی معروف) نَابَ یَنُوْبُ نَوْبًا وَنَوْبَةً ؛ نوبت ، باری ۔ یَنُوْبُ ؛ آتے جاتے وارد ہوتے ہیں ۔ دَوَابٌ ؛ چوپائے ۔ زمین پر چلنے والی مخلوق ، جمع ہے دَابَّۃٌ کی ۔ سِبَاعٌ ؛ درندے ، پھاڑ کھانے والے گوشت خور جانور ، یہ جمع کا صیغہ ہے اس کا واحد سَبُعٌ ہے ۔ اس کی جمع اَسْبُعٌ بھی ہے ۔ قُلَّۃٌ ؛ اوپر کا حصہ پہاڑ کی چوٹی ، نوک ، سر ، صراحی ، ڈھائی مشک پانی کا ظرف ۔ قُلَّتَیْنِ ؛ پانی کا وہ حوض یا مقام جس میں کم از کم پانچ مشک پانی ہو ۔

فقہ کی اصطلاح میں ایک قلہ ڈھائی مشک پانی ۔ عام طور پر ایک مشک میں دو گھڑے پانی ہوتا ہے اس لحاظ سے دو قلہ چار (۴) گھڑے پانی ہوا ۔ حضرت امام شافعیؒ کے پاس اگر کسی مقام پر کم از کم دس گھڑے پانی ہو تو وہ پانی طہارت یعنی وضو اور غسل کے لئے پاک ہے ۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے ہاں "دہ در دہ" کی شرط ہے یعنی ایسا پانی کا مقام جس کا طول و عرض ہر طرف دس دس گز شرعی ہو ۔ ایک شرعی گز ایک ہاتھ اور ایک مٹھی کے برابر ہوتا ہے ۔ اس کی شناخت عام طور پر اس طرح کی جاتی ہے کہ اگر پانی کے مقام کے ایک طرف پانی کو معمولی حرکت دیں تو دوسرے کنارے پر اُس حرکت کا اثر محسوس نہ ہو ، پانی میں اس حرکت کے باعث تموج نہ ہو ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر (اللہ ان دونوں سے راضی رہے) روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پانی اور اس پر جو چوپائے اور درندے وغیرہ وارد ہوتے ہیں ، اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلّے ہو تو نجاست کا حامل نہیں ہوتا ۔

(اس کی روایت پانچوں حضرات بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی اور نسائی نے کی اور یہ حدیث معلول ہے)

☆ مدارهٔ علی الولید بن کثیر وهو مختلف فی من یروی عنه و هذا الحدیث مضطربٌ من جهة المتن ففی بعضها قلتین و فی بعضها قلتین او ثلثا وفی روایة موقوفة صحیحة اربعین قلة و ایضًا فالقلةُ مُشترکٌ بین رأس الرجل والجرّة والقربة وغیر ذلک ولم یثبت مقدارها ۔

ترجمہ :- اس روایت کا دار و مدار ولید ابن کثیر پر ہے اور ان سے روایت میں اختلاف بھی ہے اور متن کے لحاظ سے یہ حدیث مضطرب بھی ہے ۔ بعض روایتوں میں دو گھڑے اور بعض میں دو یا تین گھڑے ہیں اور ایک موقوف اور صحیح روایت میں چالیس گھڑے بھی ہیں ۔ نیز قُلّہ کا لفظ آدمی خاص پانی اور گھڑے اور مشک وغیرہ میں مشترک ہے اور اس پانی کی مقدار کا تعین ثابت نہیں ہے ۔ [اس حدیث کی پوری سند اس طرح ہے اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ **الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ** عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زُبَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ..... الخ (اکیڈمی)] ۔

اَبْوَابُ النَّجَاسَاتِ

اس باب میں غلاظت سے متعلق احکام ہیں

عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءً ا قَالَتْ فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِی اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَاابْنَةَ اَخِیْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِالطَّوَّافَاتِ ۔ (رواہ الخمسۃ وصححہ الترمذی)

لغات :- كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ : وہ ابن ابی قتادہ کے پاس تھیں (اس سے مراد نکاح ہے یعنی ابوقتادہ کے بیٹے کی بیوی تھیں) سَكَبَ : پانی بہایا ۔ (مذکر کا صیغہ ہے)۔ سَكَبَتْ : (صیغۂ تانیث) اس عورت نے پانی بہایا ۔ هِرَّةٌ : بلی ۔ هُرَيْرَةٌ : چھوٹی بلی ۔ ابوھریرہؓ : نبی اکرمؐ کے ایک مشہور صحابی ہیں جن کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا ۔ ابو ہریرہ کے پاس اکثر بلیاں رہتی تھیں ۔ ایک دفعہ حضور نبی اکرمؐ نے دیکھا کہ آپ کے پاس بلیاں ہیں تو حضورؐ نے آپ کو یا "ابـا هـریرہ" کے لقب سے مخاطب فرمایا ۔ اس وقت سے آپ کا نام ہی ابوہریرہ پڑ گیا ۔ اسی کنیت سے آپ مشہور ہیں ۔ اَصْغٰی : جھکایا ۔ اِنَاءٌ : برتن صیغۂ واحد ہے اس کی جمع آنِيَةٌ اور اَوَانِی ہے ۔ رَاٰنِی : مجھے دیکھا ۔ اَنْظُرُ اِلَيْهِ : میں اس کی طرف نظر کرتی ہوں ، دیکھتی ہوں ۔ اَتَعْجَبِيْنَ : کیا تجھے تعجب ہے؟ کیا تو تعجب کرتی ہے؟ طَوَّافِيْنَ : پھرنے والے ، چکر کاٹنے والے (مذکر) طَوَّافَاتِ : صیغۂ تانیث ہے ۔

ترجمہ :- حضرت کعب بن مالک کی بیٹی کبشہ جو حضرت ابن ابوقتادہ کے پاس رہتی تھیں (ان کے عقدِ نکاح میں تھیں) سے روایت ہے کہ ابوقتادہ ان کے پاس گئے ۔ کبشہ نے کہا میں نے ان کے وضو کے لئے پانی ڈالا ۔ کبشہ نے کہا پھر ایک بلی آئی تو ابوقتادہ نے اس کے لیے برتن جھکادیا حتی کہ اس بلی نے پانی پی لیا ۔ کبشہ نے کہا کہ اُنھوں نے مجھے دیکھا کہ میں انھیں دیکھ رہی ہوں ۔ پس ابوقتادہ نے کہا کہ اے بھائی کی بیٹی ! کیا تُو تعجب کرتی ہے ؟ تو میں نے کہا کہ " ہاں " تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ نجس نہیں ہے ، وہ تو تم لوگوں میں پھرنے والوں (اگر نر ہو تو) یا پھرنے والیوں (مادہ ہو تو) میں سے ہے ۔

(اس حدیث کی روایت پانچوں (بخاری ، مسلم ، ابوداؤد ، نسائی اور ترمذی) نے کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- طَهُوْر : پاکی ۔ وَلَغَ : کتے نے منہ ڈالا ، پانی پیا ۔ غَسَلَ یَغْسِلُ غَسْلًا و غُسْلًا : پانی سے کسی چیز کو پاک کرنا ۔ سَبْعٌ : سات ۔ مَرَّةٌ : ایک بار ، ایک دفعہ ۔ مَرَّاتٌ ، جمع ہے ۔ اُوْلَاهُنَّ : اُس میں سے پہلے ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ، کہا اُنھوں نے ، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالے تو اس کی پاکی اُسے (یعنی برتن کو) سات دفعہ دھونا ہے ۔ ان میں سے پہلی دفعہ مٹی سے (رگڑ کر دھونا ہے) ۔ (اس حدیث کی مسلم نے روایت کی ہے)

عن عطاء عن ابی هریرةؓ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ الْاِنَاءِ اِهْرَاقُهٗ وَغَسْلُهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ ۱؎

(رواه الدارقطني و اٰخَرُوْنَ وَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ)

ترجمہ :- (روایت ہے) حضرت عطاءؓ سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اُس پر سے پانی کا بہانا اور تین بار دھونا (اس کی طہارت ہے) ۔

(اس حدیث کی دارقطنی اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے)

عَنْ عائشة رضی الله عنها قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَ اَغْسِلُهٗ اِذَا كَانَ رَطْبًا ۔ ۲؎ (رواه الدار قطنی والطحاوی و ابو عوانة وصححه و اسناده صحيح)

لغات :- فَرَكَ يَفْرُكُ فَرْكًا : کپڑے کو رگڑ کر صاف کرنا ۔ ثَوْبٌ : کپڑا ۔ يَابِس : خشک ۔ رَطْبٌ : سبزہ ، کچا ، گیلا ۔

ترجمہ :- ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو اگر وہ خشک ہو تو رگڑ کر صاف کر دیا کرتی تھی اور اگر وہ گیلی ہو تو دھو دیا کرتی تھی ۔

(اس کی روایت دارقطنی ، طحاوی اور ابو عوانہ نے کی اور اسے صحیح کہا)

۱؎ قُلْتُ والجمعُ بين الحديثين ان الكلبَ اِذا اصابه الكَلَبُ ای الجنون يُغسَلُ الاناء سبع مرات اولاهُنَّ بالتراب او الثامنة بالتراب فانّهٗ قد ثبت عند اطباء هذا الزمان اَن دفع سمّه لايكون الا بالتراب وَان كان الكلب غير مجنونٍ يُغسل الاناء ثلث مرات او سبع مرات احتياطا ۔ (عق)

ترجمہ حاشیہ : میں کہتا ہوں کہ دونوں حدیثوں کے معنی میں تطبیق اس طرح دی جا سکتی ہے کہ کتا جب دیوانہ ہو تو برتن سات بار دھویا جائے اور پہلی بار مٹی سے رگڑ کر یا آٹھویں بار مٹی سے رگڑ کر کیوں کہ اس زمانہ میں اطباء کے پاس یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اُس کے زہر کا ازالہ مٹی سے ہوتا ہے اور اگر کتا دیوانہ نہ ہو تو برتن تین بار دھولیا جائے یا احتیاطاً سات بار ۔ (عبدالقدیر)

۲؎ قلت اذا كان المنى غليظاً يابساً يزول اثره بالفرك فيجزئ و اِن كان رقيقاً يتداخل الثوب يغسل ۔ (عق)

ترجمہ حاشیہ : میں کہتا ہوں کہ منی گاڑھی اور سوکھی ہو تو اُس کا اثر رگڑ دینے سے جاتا رہتا ہے (اس لئے) رگڑنا کفایت کرتا ہے اور اگر گیلی پتلی ہو تو کپڑے کے اندر گھس جاتی ہے اور اُسے دھونا چاہیئے) ۔ (عبدالقدیر)

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّہَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ۔ (رواہ الجماعۃ)

لغات :- لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ : کھانا نہیں کھایا، ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ بَالَ : پیشاب کیا۔ نَضَحَ یَنْضَحُ نَضْحًا : پانی چھڑکنا، پانی بہانا۔ فَدَعَا بِمَاءٍ : پس پانی منگوایا۔

ترجمہ :- اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو جو کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھالیا بچے نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کردیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اُس پر چھڑک دیا اور اُسے دھویا نہیں ۔

(ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ ﷺ لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ۔ (رواہ الشیخان)

لغات :- مَذْیٌ : شرمگاہ سے پانی جیسی رقیق (یعنی پتلی) اور بے رنگ شئے نکلنا، اس کے نکلنے سے وضو جاتا رہتا ہے۔ مگر غسل کی ضرورت نہیں ۔ البتہ منی اگر دفق کے ساتھ یعنی اُچک کر نکلے تو غسل واجب ہے ۔

ترجمہ :- حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا کہ مجھے مذی بہت نکلا کرتی تھی اور آپ کی صاحبزادی میرے حبالۂ نکاح میں ہونے کے سبب سے مجھے حیا دامن گیر ہوتی کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کروں ۔ پس میں نے مقدادؓ بن اسود کو نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنے کے لئے کہا تو اُنھوں نے آپؐ سے دریافت کیا ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ اپنی شرمگاہ دھولے اور وضو کرلے ۔ (شیخین رحمہما اللہ نے یعنی امام بخاری و امام مسلم نے اس کی روایت کی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ[1]۔ اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّہَا بِنِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ہٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ یُخَفِّفُ عَنْہُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا[2] (رواہ الشیخان)

---

[1] فی کبیر ای امر صعب لا یتحفظ منہ۔
ترجمہ: کسی بڑے معاملہ یعنی ایسے سخت مرحلہ میں کہ جس سے حفاظت نہ ہوسکے ۔ (عبدالقدیر)

[2] یستنبط منہ کون وضع الازھار والاورق علی القبر من السنۃ ۔ (عق)
ترجمہ :- قبروں پر پتے اور پھول چڑھانا فعلِ مسنونہ ہونے کا اس حدیث سے استنباط کیا جاتا ہے ۔ (عبدالقدیر)

لغات :- مَرَّ يَمُرُّ مَرًّا مُرُوْرًا : مرور کرنا ، گزرنا ۔ يُعَذَّبَانِ : دونوں عذاب میں گرفتار ہیں (تثنیہ کا صیغہ ہے) ۔ لَايَسْتَتِرُ : نہیں بچتا ہے ۔ لَايَستنزِهُ : پاک نہیں ہوتا ہے ۔ جَرِيدَةٌ : اکیلا ، فرد ، اخبار ، کھجور کا پھڑا ۔ شَقَّهَا : اُسے شق کیا ۔ چیرا ۔ غَرَزَ : گاڑ دیا ، چبھو دیا ۔ يُخَفَّفُ : تخفیف کیا جائے ، کم کیا جائے (قرینۂ مجہول) ۔ نَمِيمَةٌ : چغل خوری ، غیبت ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ دو قبروں پر سے گزرے ۔ فرمایا کہ دونوں عذاب میں گرفتار ہیں اور کسی بڑی بات میں گرفتارِ عذاب ہیں ۔ اُن میں کا ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا یا پاک صاف نہیں رہتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا ۔ پھر آپؐ نے ایک کھجور کا کچا (تر و تازہ) پھڑا لیا پھر اُسے دو آدھوں میں چیر دیا پھر ہر ایک قبر میں ایک گاڑ دیا ۔ (لوگوں نے) کہا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ نے ایسا کس لئے کیا؟ فرمایا اُمید ہے کہ اُس کے سبب اُن سے عذاب میں تخفیف ہوگی جب تک وہ تر و تازہ رہیں ۔ (اسے شیخینؒ نے روایت کیا ہے)

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّأَ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ ۔

(رواه الخمسة و آخرون وحسنه الترمذی وصححه ابن حبان)

ترجمہ :- حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول ﷺ نے عورت کی طہارت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا ہے ۔

(اس حدیث کو پانچوں یعنی بخاریؔ ، مسلمؔ ، ابوداؤد ، ترمذیؔ ، نسائیؔ اور دوسروں نے روایت کی ہے اور ترمذیؔ نے اسے حسن کہا اور ابن حبانؔ نے اس کو صحیح کہا)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ ☆ ۔ (رواه مسلم)

ترجمہ : حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ (زوجۂ نبیؐ) کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا کرتے تھے ۔

☆ قال النيموى جمع بعضهم بحمل النهى على التنزيه وبعضهم بحمل احاديث النهى على ما تساقط من الاعضاء لكونه صار مستعملا والجواز على مابقى من الاناء ۔ قلت يمكن حمل احاديث النهى على النهى عن تقليل مابقى لصاحبه بل يغترفان جميعا كما فى رواية ابى داؤد ليقسم الماء بينهما ولا ينقص لاحد ۔

ترجمہ : نیموی نے کہا کہ بعض نے ان مابہ الاختلاف احادیث کی تطبیق اس طرح کی ہے کہ ممانعت تنزیہی ہے (یعنی ایسی ممانعت جو حرام نہیں ہے) اور بعضوں نے ممانعت کی حدیث کو ایسی صورت پر حمل کیا ہے جس میں عورت کے ہاتھ وغیرہ پانی میں ڈوبے ہوں ۔ کیوں کہ وہ پانی مستعمل (استعمال کیا ہوا) ہوگیا اور جواز کو ایسی صورت پر حمل کیا ہے جس میں پانی علٰحدہ باقی بچ رہا ہو ۔ میں کہتا ہوں کہ احادیثِ ممانعت کو ایسی صورت پر بھی حمل کیا جاسکتا ہے جس میں دوسرے کے لئے پانی تھوڑا بچ رہا ہو بلکہ (ایک ساتھ) دونوں اپنے ہاتھوں سے پانی لے کر نہا سکتے ہیں جس طرح ابوداؤد کی روایت میں مذکور ہے تاکہ پانی ان دونوں میں برابر بٹ جائے اور کسی کو کم نہ پڑے ۔ (عبدالقدیر)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِی اللّٰہ عنہ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاۃٍ لِمَیْمُوْنَۃَ بِشَاۃٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّبِھَا رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ فَقَالَ "ھَلَّا اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا فَدَبَغْتُمُوْہُ فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ" فَقَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ " اِنَّمَا حُرِمَ اَکْلُھَا - (رواہ مسلم)

لغات :- تُصُدِّقَ ؛ صدقہ دیا گیا۔ مَولاۃ ؛ لونڈی ۔ مَولٰی ؛ غلام، دوست، آقا ۔ شاۃٌ ؛ بکری ۔ مَاتت ؛ مرگئی ۔ مَرَّ ؛ گزرا ۔ اِھَابٌ ؛ کچی کھال ۔ اس کی جمع اُھُبٌ اور اھبۃٌ دونوں آتی ہیں ۔ دَبَغْتُمُوہُ ؛ اُسے تم دباغت کردیتے ۔ دباغت ؛ چمڑے کو قماش کرنا، رنگنا ۔ اِنْتَفَعْتُمْ ؛ تم نفع حاصل کرتے ۔ حُرِمَ اَکْلُھَا ؛ اس کا کھانا حرام کیا گیا ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بی بی میمونہ کی کنیز کو ایک بکری صدقہ میں ملی پھر وہ بکری مرگئی ۔ پھر نبی ﷺ اس (مردہ بکری) کی طرف سے گزرے ۔ (اسے دیکھ کر) فرمایا ارے تم نے اس کی کھال کیوں نہ اُتارلی؟ کہ تم لوگ دباغت دے کر نفع اُٹھاتے ۔ ان لوگوں نے عرض کیا وہ تو مرچکی ہے، مردہ ہے ۔ پس آپؐ نے فرمایا "صرف اس کا کھانا حرام ہے"۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)

بابُ آدابِ الخلاء

یہ باب بیت الخلاء کے آداب سے متعلق ہے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ " اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَاتَسْتَدْبِرُوْھَا بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا"۔ ☆ (رواہ الجماعۃ)

لغاتٌ :- اذا ؛ جب، جس قدر ۔ اَتَیْتُمْ ؛ تم آؤ ۔ غَائِط ؛ پاخانہ، اجابت ۔ بول ؛ پیشاب، اس کی جمع ابوال ۔

ترجمہ :- حضرت ابوایوب انصاری اللہ تعالٰی ان سے راضی رہے روایت کرتے ہیں ۔ فرمایا رسولِ مقبول ﷺ نے کہ جب کبھی تم پیشاب پاخانہ کے لئے (کسی جگہ) آؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرو بلکہ مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی سمت ۔ (اس کی روایت ایک بڑی جماعت نے کی ہے)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنھما قَالَ رَقِیْتُ یَوْماً عَلٰی بَیْتِ اُخْتِیْ حَفْصَۃَ رضی اللّٰہ عنھا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَاعِدًا لِحَاجَۃٍ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ ۔ (رواہ الجماعۃ)

لغات :- رَقِیْتُ ؛ میں چڑھا، اوپر گیا ۔ یَوْماً ؛ ایک دن ۔ اُخت ؛ بہن ۔ لِحاجۃ ؛ ضرورت کے لئے، پاخانہ کرنے کے لئے ۔ مُسْتَقْبِلَ ؛ استقبال کیا ہوا، منہ کئے ہوئے ۔ مُسْتَدْبِرًا ؛ پیٹھ کئے ہوئے ۔ قُبُل کے معنی آگے اور دُبُر کے معنی پیچھے ۔ الشَّامَ ؛ ملکِ شام، مدینہ سے ملک شام شمال کی طرف ہے ۔

☆ قلت ھذا الحکم لِاَھْلِ المدینۃ اِذھی فی جھۃ الشمال من ا لقبلۃ ۔

ترجمہ : میں کہتا ہوں کہ یہ حکم مدینہ میں رہنے والوں کے لئے ہے کیوں کہ مدینہ منورہ قبلہ سے شمال کی جانب ہے ۔ (عبدالقدیر)

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی بہن (بی بی حفصہ) کے گھر کے اوپر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (آپؐ) شام کی سمت منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے حاجت کے لئے تشریف فرما تھے۔☆ (اس حدیث کی بھی ایک جماعت نے روایت کی ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ نَھٰی نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ اَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃُ بِبَوْلٍ فَرَاَیْتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ بِعَامٍ یَسْتَقْبِلُھَا۔

(رواہ الخمسۃ الا النسائی وحسنہ الترمذی ونقل عن البخاری تصحیحہ)

لغات :- نَھٰی : منع کیا ، روکا ۔ اِسْتَقْبَلَ : رُخ کیا ، آگے ہوا ، منہ کیا ۔ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ بِعَامٍ : وفات سے سال بھر قبل ۔

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی جانب منہ کرکے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ۔ پھر میں نے آپ کو رحلت سے سال بھر پہلے قبلہ کی طرف (پیشاب کرتے وقت) منہ کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔

(اس حدیث کو نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے "حسن" کہا ہے اور بخاری سے اس کی صحت نقل کی گئی ہے)

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللّٰہ عنھا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْہُ مَا کَانَ یَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا ۔ (رواہ الخمسۃ الا اباداوٗد و اسنادہ حسن)

لغات :- مَنْ حَدَّثَ : جو کوئی کہے ۔ بَالَ قَائِمًا : کھڑے ہوکر پیشاب کیا ۔ یَبُوْلُ : پیشاب کرے گا (صیغۂ مضارع) جَالِسًا : بیٹھے ہوئے ۔ فَلَا تُصَدِّقُوْہُ : اس کو سچا مت سمجھو ، اس کی تصدیق مت کرو ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہا انھوں نے ، تم سے جو شخص یہ کہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا ہے تو اُسے سچا نہ سمجھو ۔ آپؐ بیٹھے بغیر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے ۔

(اس حدیث کی ابوداؤد کے سوا پانچوں (بخاریؔ ، مسلمؔ ، ترمذیؔ ، نسائیؔ ، مالکؔ) نے روایت کی ہے اور اس کی اسناد "حسن" ہے)

☆ قلت حمل الشافعی النھی فی الصحراء وَعَدَّ بَعضھم حدیث جابر ناسخا وحَمَلَ بعضھم النھی علی التنزیہ وفعلہ ﷺ علی الجواز ورجح الحنفیۃ حدیث النھی اذ ھو القولی علی الحدیث الفعلی وَعَدَّہٗ مَخصوصاً بہ ﷺ۔

ترجمہ : میں کہتا ہوں کہ امام شافعیؒ نے اس ممانعت کو صحرا (جنگل ، کھلی جگہ) میں ہونے کی حالت میں مخصوص کیا ہے اور بعضوں نے حضرت جابرؓ کی روایت کی ہوئی حدیث کو ناسخ ٹھہرایا ہے اور بعضوں نے ممانعت کو "نہی تنزیہی" (یعنی جو حرام نہ ہو) کا حکم لگایا ہے اور آپؐ کے فعل کو جواز پر محمول کیا ہے اور حنفیوں نے ممانعت کی حدیث کو اس کے قولی ہونے کی وجہ سے فعلی حدیث پر راجح (یعنی قابلِ ترجیح) ٹھہرایا ہے اور حدیث فعلی کو نبی ﷺ سے مخصوص کیا جاتا ہے ۔ (عبدالقدیر)

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنه قَالَ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ۔ ☆

(رواہ الجماعة ۔ تیسیر)

لغات :- سُبَاطَةٌ : گھوڑ، کوڑا کرکٹ کی جگہ ۔ دَعا بِمَآءٍ : پانی منگوایا ۔

ترجمہ :- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ (ایک دفعہ) ایک قوم کے گھوڑ پر تشریف لائے ۔ پھر آپؐ نے کھڑے ہوئے پیشاب کیا، پھر پانی منگوایا پھر وضو کر لیا ۔

(اس کی روایت ایک جماعت (یعنی بہت سے لوگوں) نے کی اور تیسیر میں بھی یہ حدیث ہے)

☆ اَلسُّبَاطَةُ فی الاصلِ قُمامَةُ البيتِ ثم استعمل لمطرحها و ملقاها مجازا ثم تُوُسِّعَ واستعمل للفناءِ ثم فی سبب بوله قائماً اوجه احدها ان العرب كانت تستشفی بالبول قائما لوجع الصلب والثانی انه لعلة بماً بضه ای باطن ركبتية والثالث ان لم يجد مكانا يصلح للقعود والرابع انه لبيان الجواز ـ قال النووی ان الافضل ان يجمع بين الماء والحجر فيستعمل الحجر اولا لتخف النجاسة ويقل مباشرتها باليد ثم يستعمل الماء فان اراد الاقتصار على احدهما جاز سواء وجد الأخر اولم يجده فان اقتصر على احدهما فالماء افضل من الحجر ۔

قُمامَةٌ : کوڑا کرکٹ ۔ مَطْرَحٌ : چیز ڈالنے کی جگہ ۔ اس کی جمع مطارح ہے ۔ تُوُسِّعَ : وسعت دی گئی ۔ فِناء : گھر کے پاس کا میدان، کھلی جگہ ۔ اَوجُہ : وجہ کی جمع، سبب ۔ تَسْتَشْفی : علاج، شفا حاصل کرنا ۔ وَجَعٌ : درد، درد کرنا ۔ اس کی جمع اَوجاع ۔ صُلْبٌ : نسب، نسل، ریڑھ کی ہڈی ۔ بَضَّ يَبِضُّ بُضُوضًا بَضِيْضًا : جلد کا ورم کی وجہ سے پتلا پڑ جانا، درد، سوجن ۔ رُكْبَةٌ : گھٹنا ۔ لبيانِ الجواز : جائز بتانے کے لئے ۔ ماء : پانی ۔ حَجر : پتھر، ڈھیلا ۔ لِتَخِفَّ : کم کرنے کے لئے ۔ يَقِلُّ : کم کرتا ہے ۔ مُبَاشَرَتٌ : مرد عورت کی یکجائی، کارروائی، کام میں مصروفیت ۔ مُباشِر : منیجر، نگران، مُنْتَظِم، کارروائی کرنے والا ۔ اِقتِصار : قصر کرنا ۔

ترجمہ : سُباطہ اصل میں گھر کے کوڑے کچرے کو کہتے ہیں ۔ پھر مجازاً کچرا ڈالنے کے مقام یعنی گھوڑ کو کہا جانے لگا ۔ پھر اس کے معنی میں وسعت دے کر میدان کو کہا جانے لگا اور آنحضرت ﷺ کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے اسباب و دلائل ہیں ۔ ایک تو یہ کہ عرب کمر کے درد کے لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا اس کا علاج سمجھتے تھے ۔ دوسرا سبب یہ کہ آپ کے گھٹنے کے نیچے کی رگ میں درد تھا اس لئے حضرتؐ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا ۔ تیسرا سبب یہ کہ بیٹھنے کے لئے وہاں آپ کو کوئی موزوں جگہ دستیاب نہیں ہوئی ۔ چوتھا سبب یہ کہ آپؐ نے جواز کے اظہار کے لئے ایسا کیا ۔

فائدہ : نوویؒ نے لکھا ہے کہ پانی اور ڈھیلے دونوں کا استنجا میں جمع کرنا افضل ہے اور ڈھیلے کا استعمال پہلے کیا جائے تاکہ نجاست میں کمی ہوجائے اور ہاتھ کو کم لگے، پھر پانی استعمال کیا جائے اور اگر دونوں میں سے کسی ایک پر حصر کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ دوسری چیز بھی دستیاب ہو یا نہ ہو ۔ پھر اگر ایک ہی پر حصر کرنا چاہے تو بجائے ڈھیلے کے صرف پانی استعمال کرنا بہتر ہے ۔ (عبدالقدیر)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ (رواہ الجماعۃ)

لغات :- دَخَلَ الخَلَاءَ ؛ بیت الخلاء میں داخل ہوا، داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ خُبُثٌ ؛ ناپاک، غلیظ ۔ یہ جمع ہے اس کا واحد خبیث ہے ۔

ترجمہ :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[1] (اے اللہ! میں گندوں اور گندگیوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں) ۔ (اس حدیث کی ایک جماعت نے روایت کی)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَاخَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَکَ[2]

(رواہ الخمسۃ الاالنسائی وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم وابوحاتم ۔ (تیسیر)

ترجمہ :- بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیت الخلا سے نکلتے تو فرماتے "غُفْرَانَکَ" (اے اللہ میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں) ۔

(اس حدیث کی نسائی کے سوا پانچوں نے (یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، مالک) روایت کی ہے اور ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ابوحاتم نے اِسے صحیح کہا ہے ۔ یہ حدیث تیسیر میں بھی ہے)

---

[1] قال الخطابی اَلْخُبُثُ بِضَمِّ البآءِ جمع خَبِیْث والخبائث جمع خبیثۃ استعاذ باللّٰہ من مردۃ الجن ذکورھم واناثھم وقیل الخبث الشیطان والخبائث المعاصی وقال ابن العربی الخبث فی کلام العرب المکروہ فان کان من الکلام فھو الشتم وان کان من الملل فھوالکفر وان کان فی الطعام والشراب فھو الحرام ۔

ترجمہ : خطابیؒ نے کہا ہے کہ خبث 'ب' کے پیش سے خبیث کی جمع ہے اور خبائث خبیثہ کی جمع ہے اور آنحضرتؐ نے سرکش جنوں کے مردوں اور عورتوں سے اللہ کی پناہ طلب کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خبیث سے شیطان اور خبائث سے گناہ مراد ہیں ۔ اور حضرت ابن عربی نے کہا ہے کہ کلام عرب میں ہر مکروہ شئے کو خبث کہتے ہیں ۔ بس "کلام خبیث" کے معنی گالی کے ہوں گے اور "طعام وشراب خبیث" کے معنی حرام کھانے پینے کے ہوں گے (عق)

[2] قال ابن العربی وھو مصدرٌ کسبحانک منصوب باضمار فعل تقدیرہ اطلب (اواغفرلی) وجہ طلب المغفرۃ انہ سأل المغفرۃ من ترکہ ذکر اللّٰہ (باللسان) فی تلک الحالۃ والعجز عن شکر النعمۃ ویمکن ان استغفارہ خرج مخرج التشریع و التعلیم لامتہ۔

ترجمہ: ابن عربی نے کہا کہ "غفرانک"، "سبحانک" کی طرح مصدر ہے جو ایک فعلِ مقدر کے اثر سے منصوب ہے ۔ (یعنی زبر والا 'کَ' ہے) جس کی تقدیر "اَطْلُبُ" (میں مانگتا ہوں) یا "اِغْفِرْلِیْ" (میری مغفرت فرما) ہے اور مغفرت طلب کرنے کی وجہ اللہ کی یاد (یادِ ربانی) کا اِس حالت (یعنی بیت الخلا) میں چھوڑنا اور شکرِ نعمت سے عاجز رہنا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آنحضرت کا استغفار بطور تشریع وتعلیم اُمت کے لئے ہو ۔ (عبدالقدیر)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لَایُمْسِکَنَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ "۔[1] (رواہ الشیخان، تیسیر)

لغات :- لَا یُمْسِکَنَّ اَحَدُکُمْ :تم میں سے کوئی نہ چھوئے، ہاتھ نہ لگائے۔ ذَکَرٌ: آلۂ تناسل، مرد کی شرمگاہ۔ بِیَمِیْنِہٖ: اپنے سیدھے ہاتھ سے۔ لَا یَتَنَفَّسْ: سانس نہ لے۔ اِنَاء: برتن۔

ترجمہ :- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی شرمگاہ (ذکر) کو اپنے سیدھے ہاتھ سے نہ پکڑے اور برتن میں سانس نہ چھوڑے۔

(اس حدیث کی شیخین یعنی بخاری و مسلم نے روایت کی ہے اور تیسیر میں بھی ہے)

بَابُ الْغُسْلِ

یہ باب غُسل، حمام کے بارے میں ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا[2] (آیت ۶ ۔ المائدہ)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور تم جنابت کی حالت میں ہو (جنبی ہو) تو خوب پاک صاف ہوجاؤ اچھی طرح طہارت کرلو، طاہر ہوجاؤ۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ "فِی الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَفِی الْمَنِیِّ الْغُسْلُ "۔ (رواہ احمد و ابن ماجۃ والترمذی و صححہ)

ترجمہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں ایسا شخص تھا جسے مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو حضرتؐ نے فرمایا۔ مذی (کے بارے) میں وضو کرنا ہے اور منی (کے بارے) میں نہانا ہے۔ (اس حدیث کی امام احمدؒ، ابن ماجہؒ اور ترمذیؒ نے روایت کی اور اسے صحیح کہا)

صاحبو! مذی ایک بے رنگ پانی جیسا مادہ شرمگاہ سے انتشاری حالت میں بلا ارادہ نکلتا ہے۔ اس میں خفیف سا چکناؤ

---

[1] قلت قد ثبت فی علم الکیمیاء ان حامض الکربونک یخرج من التنفس ویفسد الماء۔
ترجمہ: میں کہتا ہوں علم کیمیا میں تو یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ سانس چھوڑنے سے کاربانک ایسڈ گیس نکلتی ہے اور پانی کو خراب کرتی ہے۔ (ع ق)

[2] "جُنُب" کے معنیٰ "دور" کے بھی ہیں اور "منی" کے بھی۔ پس جنبی وہ شخص ہے جسے منی نکلنے یا اُس کے نکلنے کے قریب ہونے کی وجہ سے نماز، مَسِ مصحف (قرآن کو ہاتھ لگانا) اور طواف وغیرہ سے دُور رکھا گیا ہے۔ (ع ق)

رہتا ہے ۔ اس سے وضو البتہ جاتا رہتا ہے لیکن غسل کی ضرورت نہیں ہے ۔ منی ایک سفید قسم کا مادہ شہوت کے ساتھ خارج ہوتا ہے ۔ اس میں " دفق " بھی ہوتا ہے یعنی یہ مادہ پچکاری کی طرح اُچک کر نکلتا ہے ۔ اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے ، خواہ منی بیداری میں خارج ہو یا نیند میں ۔ نیند کی اس کیفیت کو جس میں منی خارج ہوتی ہے " احتلام " کہتے ہیں ۔ احتلام میں جسم کے کپڑے پر گیلا پن یا اُس کا دھبہ ہونا ضروری ہے ۔ اگر گیلا پن یا دھبہ نہ ہو اور خواب میں بدخوابی ہو جائے تو نہانے کی ضرورت نہیں ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ"۔ (رواه الشیخان وزاد مسلم و احمد "و اِن لَمْ یَنزِل")

لغات :- جَلَس : بیٹھا ۔ شَعَب : شگاف ، دراڑ ، گروہ ۔ اس کی جمع شعوب ۔ شِعب : پہاڑی راستہ ، وادی ، اس کی جمع شعاب ہے ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے ، آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد اس کے (یعنی عورت کے) چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس میں کوشش کرے تو بے شبہ غسل واجب ہو گیا ۔ (اس حدیث کی شیخین (بخاری و مسلم) نے روایت کی اور امام احمد اور مسلم نے " وَاِن لَّم یـنزل " کے الفاظ زیادہ کئے ہیں (یعنی اگرچہ اُسے اِنزال نہیں ہوا ، منی دفق کے ساتھ نہیں نکلی ، مادہ منویہ خارج نہیں ہوا) عورت مرد کی مقاربت ہونا یعنی صرف " دُخول " (داخل) ہونا غسل کا موجب ہے ۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللّٰه عنه اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِیْ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ بِهَا فِي الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَمَرَنَا بِالْاِغْتِسَالِ ☆۔ (رواه احمد و اخرون و صححه الترمذی)

ترجمہ :- اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عام فتویٰ جو (صحابہؓ) کہا کرتے تھے کہ " پانی سے پانی ہے " یہ ایک رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں دی تھی ۔ پھر آپ نے ہمیں غسل کرنے کا حکم فرمایا ۔ (اس کی روایت امام احمد اور دوسروں نے بھی کی ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰه عنها اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ " ذٰلِکِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ "۔ (رواه البخاری)

☆ یعنی صرف مادہ منویہ کے نکلنے کی وجہ ، جو پانی ہے ، پانی نہانے کا موجب ہوتا ہے ۔ یہ ابتدائے اسلام کا حکم تھا جو منسوخ کر دیا گیا اور اب اگر حشفہ فرج میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہے ۔ خواہ پانی نکلے نہ نکلے یعنی انزال ہو نہ ہو ۔ (ع ق)

لغات :- کانت تستحاض ؛ استحاضہ ہوجایا کرتا تھا ۔ (استحاضہ ایک بیماری ہے جس کے باعث خون خارج ہوتا رہتا ہے مگر یہ حیض نہیں) عِرق ؛ رگ ۔ لَیسَ ؛ نہیں ہے ۔ اذا ؛ جب ۔ اذا اقبلتِ الحَیضۃُ ؛ جب حیض آئے ۔ اذا ادبَرَتْ ؛ جب لوٹ جائے ، موقوف ہوجائے ۔ دَعِی ؛ چھوڑ دے (عورت کے لئے کہا جاتا ہے) لیعنی صیغۂ تانیث ہے) ۔ اِغتسِلی ؛ غسل کرلے ۔ صَلِّی ؛ نماز پڑھ لے ۔ (یہ دونوں تانیث کے صیغے امر کے ہیں)

ترجمہ :- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنتِ ابی حُبیش کو استحاضہ ہوجایا کرتا تھا ۔ تو میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ ایک رگ ہے (جس سے خون آتا ہے) اور وہ حیض نہیں ہے ۔ پھر جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور پھر جب حیض لوٹ جائے ، موقوف ہوجائے تو غسل کرلے اور نماز پڑھ ۔ (امام بخاری نے اس کی روایت کی ہے)

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- کان یطوف ؛ گھومتے تھے ، چکر ، طواف لگاتے تھے ، ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تھے ۔

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک ہی غسل میں اپنی کئی عورتوں پر گھومتے تھے ۔ (یعنی ایک ہی غسل میں کئی بی بیوں سے مباشرت فرماتے تھے) ۔ (امام مسلم نے اس کی روایت کی ہے)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ ! اِنِّیْ امْرَاۃٌ اَشُدُّ ضُفُرَ رَاسِیْ اَفَاَنْقُضُہٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَۃِ ؟ فَقَالَ "لَا ، یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِکِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْکِ الْمَاءَ فَتَطْھُرِیْنَ" ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- امراۃ ؛ عورت ۔ اَشُدُّ ؛ سخت ، گھنی ۔ ضفرٌ ؛ گوندھنا ؛ ضُفُرَ رَاسِی ؛ میرے سر کے گندھے ہوئے بال ، میری چوٹی کے گندھے ہوئے بال ۔ اَنقُضُہٗ ؛ میں اُسے کھول دوں ۔ حَثوٌ ؛ پَسُو ، دو ہاتھ میں جتنی چیز آسکے ۔ فاضَ ، یَفِیضُ ، فَیضًا وَ فَیَضَانًا ؛ بہنا ، بہانا ، جاری رہنا ، فائدہ پہنچانا ۔

ترجمہ :- اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ میری چوٹی کے بال بہت گھنے ہیں ۔ آیا غسلِ جنابت کے لئے اِنھیں کھول دوں ؟ تو آپؐ نے فرمایا نہیں تمہیں اپنے سر پر تین پسو پانی ڈال لینا کفایت کرتا ہے ۔ پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہادو تو پاک ہوجاؤ گی" ۔ (مسلم نے اس کی راویت کی ہے)

عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُہٗ بِثَوْبٍ وَصَبَبْتُ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ فَرْجَہٗ فَضَرَبَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَھَا

ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ ۔ (رواہ الشیخان)

لغات :- وَضَعْتُ : میں نے رکھا ۔ غُسْلًا : غسل کا پانی ۔ صَبَّ : پانی ڈالا ، انڈیلا ۔ یمین : سیدھا ، دایاں ۔ شِمال : بایاں ۔ فَرْج : شرمگاہ ۔ مَسَحَهَا : اس پر رگڑا ، چھوا ۔ مَضْمَضَ : کلی کی ۔ اِسْتَنْشَقَ : استنشاق کیا ، ناک میں پانی سڑکا ۔ ذِراع : ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سرے تک ۔ ہاتھ بھر کا ناپ ، گز ۔ اس کی جمع اَذْرُع ہے ۔ ذِراعیہ : اپنے دونوں ہاتھ ۔ (تثنیہ (دو) کا صیغہ ہے) اَفَاضَ : انڈیلا ، بہایا ۔ تَنَحّٰی : جگہ سے ہٹ گیا ۔ نَاوَلْتُ : میں نے دیا ، پہنچایا ۔ اِنْطَلَقَ : گیا ، چلا ۔ یَنْفُضُ : جھٹکتا ہے ۔

ترجمہ :- بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے غسل کے لئے پانی رکھا ۔ پھر ایک کپڑے سے آپ پر پردہ کیا ۔ پھر آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا تو آپ نے انہیں دھویا ۔ پھر اپنے سیدھے ہاتھ سے (لے کر) بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا ۔ پھر آپ نے ہاتھ زمین پر مارا اور زمین پر رگڑا ۔ پھر اُسے دھولیا ۔ پھر کلی کی پھر ناک میں پانی سڑکا اور اپنے ہاتھ (کہنیوں تک) دھوئے پھر اپنے سر پر اور جسم پر پانی بہایا ۔ پھر جگہ سے ہٹے اور اپنے دونوں پیر دھوئے ۔ میں نے آپ کو ایک کپڑا دیا مگر آپ نے اُسے نہیں لیا اور آپ چلے اس حال میں کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ جھٹک رہے تھے ۔

(بخاری و مسلم نے اس کی روایت کی)

بابُ حُکْمِ الْجُنُبِ

یہ باب جنابت کے احکام میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ۔ (رواہ الجماعة)

لغات :- اِذا : جب ۔ اَرَادَ : چاہا ۔ اَنْ یَنَامَ : کہ سوئیں ۔

ترجمہ :- حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب کبھی نبی کریم ﷺ جنابت کی حالت میں سوجانا چاہتے تو اپنی شرمگاہ دھولیتے اور نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے ۔

(اس حدیث کی روایت ایک جماعت نے کی ہے)

عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا ۔ ☆

(رواه الخمسة والترمذى وصححه ابن حبان و اخرون)

لغات :- يُقْرِئُنَا : ہمیں پڑھاتے ۔ مالم يكن جُنُبًا : جنبی حالت میں نہ ہوتے ، ناپاکی کی حالت میں نہیں ہوتے ۔

ترجمہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن پڑھایا کرتے ۔ اُن اوقات میں جب آپ جُنب نہ ہوتے ۔

(اس حدیث کی روایت پانچوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے کی) اور ترمذی نے اسے "حسن" کہا اور ابن حبان اور دوسروں نے اسے "صحیح" کہا)

عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَاجُنُبٍ ۔

(رواه ابوداؤد و اخرون و صححه ابن خزيمة)

لغات :- لَا اُحِلُّ : میں جائز نہیں رکھتا ، دُرست نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ میں مسجد کو کسی حائضہ اور جنبی کے لئے حلال نہیں رکھتا ۔

(اس حدیث کی ابوداؤد اور دوسروں نے بھی روایت کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے)

بَابُ الْحَيْضِ والاستحاضَةِ والنِّفاسِ

یہ باب حیض ، استحاضہ اور نفاس سے متعلقہ احکام میں ہے ۔

عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِىَ الله عنها فَقُلْتُ مَابَالُ الْحَائِضِ تَقْضِى الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِى الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَلٰكِنِّیْ اَسْاَلُ قَالَتْ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ ۔ (رواه الجماعة)

☆ امّا قِراْءَةُ طَرَفِ الآيَة والحرفِ الذى لا يعدُّ به قارئُ القران فيجوز لان المنع عن قراءة القران وهذا لايسمى قارئاً له وفى الخلاصة اذا قرء القران على قصد الثناء (كَالْحَمْدُ لِلّٰهِ) او افتتاح اَمْرٍ (بسم الله الرحمن الرحيم) لايمنعون فى اصح الروايات و فى الكافى عن الكرخى لا يجوز مطلقا ۔

ترجمہ: لیکن آیت کا کوئی حصہ اور ایسے حرف کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے قاری قرآن نہ کہا جائے جائز ہے کیونکہ ممانعت قرأتِ قرآن کی ہے اور ایسا شخص قاری قرآن نہیں کہلاتا ۔ خلاصہ میں ہے کہ اگر کوئی ثنا کے ارادے سے قرآن پڑھے مثلاً "الحمد لِلّٰہ" کہے یا کسی کام کی ابتداء "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" سے کرے تو صحیح روایات کے لحاظ سے ایسا کرنا ممنوع نہیں لیکن کافی میں حضرت کرخیؒ سے روایت ہے کہ مطلق جائز نہیں ۔ (عق)

لغات :- سَاَلْتُ : میں نے سوال کیا، پوچھا۔ مَا بَالُ : کیا حال ہے؟ تَقْضِی الصَّوْمَ : روزے کی قضا کرتی ہے۔
حَرُوْرِیَّۃٌ : حروریہ، خارجیوں کا ایک فرقہ۔ لَسْتُ : میں نہیں ہوں۔ نُؤْمَرُ : ہمیں حکم دیا جاتا ہے۔

ترجمہ :- بی بی معاذۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اور کہا کہ حائضہ کی کیا حالت ہے کہ روزے تو قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی، تو بی بی عائشہؓ نے کہا کیا تو حروریہ ہے؟ (یعنی کیا تو خارجیوں میں سے ہے؟) میں نے کہا میں حروریہ تو نہیں ہوں مگر دریافت کرتی ہوں (یعنی میرا یہ کہنا اعتراضاً نہیں ہے بلکہ دریافتِ مسئلہ کی غرض سے ہے) تو بی بی صاحبہؓ نے فرمایا ہمیں یہ مصیبت لاحق ہوتی ہے (یعنی حیض کی حالت واقع ہوتی ہے) تو روزے قضا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے لیکن نماز کو قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا (یعنی نماز حیض کے دوران معاف ہے)۔ (ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے)

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْاَلْنَهَا عَنِ الصَّلٰوةِ فَيَقُوْلُ لَهُنَّ لَاتَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ ۔

(رواه مالک و عبدالرزاق و اسناده صحيح و البخاری تعليقا)

لغات :- مَوْلٰی : دوست، غلام۔ مولاۃ : لونڈی۔ يَبْعَثْنَ : بھیجتی تھیں۔ دُرْجَۃ : ڈبیہ۔ الکُرْسُف : حیض کا کپڑا۔
صُفْرَۃ : پیلا، زرد۔ دَمٌ : خون، لہو۔ لَا تَعْجَلْنَ : جلدی نہ کریں۔ تَرَيْنَ : تم (عورتیں) دیکھ لیں۔ قَصَّۃ : چونا، گچ۔ بیضاء : سفید۔ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ : اس کا ارادہ (مطلب) یہ ہے کہ۔

ترجمہ :- حضرت علقمہ سے ان کی ماں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ بی بی کہتی ہیں کہ عورتیں حضرت عائشہ کے پاس ڈبیاں بھیجا کرتیں جن میں حیض کی روئی ہوتی، جس میں حیض کے خون کی زردی ہوتی۔ وہ عورتیں آپ سے (بی بی عائشہؓ) نماز کے متعلق دریافت کرتیں تو نبی کریم ﷺ اُن عورتوں کے لئے فرماتے کہ جلدی نہ کریں حتی کہ گچ کی طرح سفیدی نہ دیکھ لیں۔ اس سے مراد حیض سے پاکی ہے۔

(اس حدیث کی روایت مالک اور عبدالرزاق نے کی اور اسناد صحیح ہے اور بخاری نے بھی تعلیقاً اس کی روایت کی ہے)

صاحبو! حیض وہ خون ہے جو عورتوں کو بلا دلالت (بغیر کسی وجہ کے) رحم کے اندر سے آتا ہے۔ اس کی رنگت سُرخ، سیاہ، زرد یا سفید خاکستری ہوتی ہے۔ حیض کا ابتدائی رنگ گہرا سُرخ رہتا ہے۔ کچھ دن گزر جانے کے بعد وہ زردی مائل ہوجاتا ہے۔ یہ دونوں حالتیں حیض کی مدت میں شامل ہیں اور ان ایام میں نماز معاف ہے۔ البتہ جب بالکل پاکی ہوجائے تو

پھر بلا تاخیر غسل کر کے نماز ادا کر لینی چاہیے ۔ بلا وجہ کاہلی یا غفلت سے دیر کرنا دُرست نہیں ۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے اور کم سے کم مدت تین دن ۔ ساعتِ فلکی سے اس کا شمار ہوگا ۔ یعنی چوبیس گھنٹے کا ایک رات اور دن ۔ اس حساب سے (۷۲) بہتر گھنٹے کا حساب لگایا جائے گا ۔ اس سے کم نہیں ۔ اس سے (دس دن) زیادہ مدت اگر کسی عورت کو لگ جائے تو وہ استحاضہ ہے ۔ اس کا لحاظ رہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی امْرَأَۃٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ فَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ ؟ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ وَصَلِّی ۔ (رواہ الشیخان)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیْ وَلٰکِنْ دَعِی الصَّلٰوۃَ قَدْرَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَ صَلِّی ۔

لغات :- اِمْرَأۃٌ : عورت ۔ مَرْءٌ : مرد ۔ اِسْتِحَاضَۃ : نسوانی امراض میں سے ایک مرض ہے ۔ اس میں خون رحم سے نہیں آتا بلکہ کوئی رگ فرج داخلی سے پھٹ جائے تو خون جاری ہوتا ہے ۔ اس مرض کا علاج کروانا چاہیے اور استحاضہ کی حالت میں نماز معاف نہیں ۔ حیض کے خون کی علامت یہ ہے کہ اس میں بدبو آتی ہے ، اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی اور یہ بھی واضح رہے کہ اگر کسی عورت نے پاکی کی حالت میں نماز یا روزہ شروع کیا اور پھر اس نماز یا روزہ کی حالت میں حائضہ ہوگئی تو اگر وہ روزہ یا نماز نفل ہے تو قضا دونوں کی لازم ہے ۔ اس طرح روزہ فرض تھا تو اُس کی بھی قضا ضروری ہے لیکن فرض نماز کی حالت میں حیض آجائے تو اس نماز کی قضا نہیں بلکہ وہ معاف ہے ۔ اگر کسی لڑکی کو پہلی دفعہ حیض آئے تو اُس کے لئے تین تا دس دن مدتِ حیض اور اس سے کم یا زیادہ ہو تو استحاضہ شمار ہوگا مگر عادت والی عورتوں کو اُن کی عادت کے مطابق مدتِ حیض ہے ۔ پس بحالتِ استحاضہ نماز اور جماع سب دُرست ہے ۔ البتہ مُستحاضہ تازہ وضو کرلیا کرے ۔ جس طرح عذر کی صورت میں کیا جاتا ہے ۔

جو مدت دو حیض کے درمیان ہوتی ہے اُسے شرعی اصطلاح میں "طُہر" کہتے ہیں اور میعادِ طہر کی کم سے کم پندرہ دن ہے ۔ بعض عورتوں کو ایک مہینہ میں دو دفعہ بھی حیض آسکتا ہے ۔ البتہ طُہر کی زیادہ مدت معیّن نہیں (یعنی دو حیض کے درمیان میں کسی وجہ سے بہت زیادہ بھی وقفہ ہوسکتا ہے) ۔ یہاں یہ بھی ذہن نشین ہونا ضروری ہے کہ اگر کوئی لڑکی قبلِ بلوغ یعنی نَو ، دَس سال کی عمر میں یا حاملہ عورت زچگی سے قبل یا "سِنِ ایاس" (یعنی وہ عمر جس میں حیض سے مایوسی ہوچکی ہو) کو پہنچی ہوئی بڑھیا اپنے بچپن سال کے بعد خون دیکھے تو یہ خون حیض کا نہیں بلکہ استحاضہ ہے ۔

دَع : چھوڑ دے ۔ عِرق : رگ ۔ اَقْبَلَتْ : آگے ہو ، شروع ہو ۔ اَدْبَرَتْ : چلا جائے ، پیچھے ہوجائے ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ، فاطمہ بنتِ ابی حُبیش نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں ۔ پھر عرض کیا ۔ اے رسول اللہ ! میں ایسی عورت ہوں کہ استحاضہ میں مُبتلا ہوجاتی ہوں تو پاک نہیں ہوتی ۔

کیا ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں ؟ تو آپ نے فرمایا نہیں (یعنی نماز نہیں چھوڑنا چاہیے) وہ تو صرف ایک رگ ہے (جس سے خون آتا ہے) اور حیض نہیں ہے۔ پھر جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو اپنے سے خون دھو ڈال اور نماز پڑھ لے۔

(شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کی روایت کی ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ" لیکن جتنے دنوں میں تو (حسبِ عادت) حیض والی ہوا کرتی تھی اُتنے دنوں کی نماز چھوڑ دے۔ پھر نہالے اور نماز پڑھ لے")

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ۔ (رواہ الترمذی)

لغات :- نُفَسَآءُ ؛ وہ عورت جس کی زچگی ہوئی ہو، نفاس والی عورت۔

ترجمہ :- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نفساء (زچہ) رسولِ مقبول ﷺ کے زمانہ میں چالیس روز بیٹھا کرتی تھی۔ (ترمذی نے اس کی روایت کی)

نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے رحم سے آتا ہے۔ نفاس کی زیادہ مدت چالیس دن ہے جیسا کہ حدیث مذکورہ سے ظاہر ہے۔ کمی کی مدت مقرر نہیں۔ البتہ کسی عورت کی پہلی زچگی کے بعد صرف بیس دن نفاس جاری رہا تو اس کی مدت بیس دن ہی متعین رہے گی۔ دوسری دفعہ اگر پچاس دن نفاس رہا تو بیس دن حسبِ عادت نفاس کے ہیں۔ باقی تیس دن استحاضہ میں شمار ہوں گے۔ ان تیس دنوں کی نماز کی قضا ضروری ہے۔

حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، طوافِ کعبہ، قرآن شریف چھونا اور پڑھنا اور جماع کرنا، یہ سب چیزیں حرام ہیں۔

بَابُ الْوضوءِ

یہ باب وضو کے بارے میں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۔ (المائدہ ۔ آیت ٦)

لغات :- قُمتم ؛ تم کھڑے رہو۔ وُجوہٌ ؛ وجہٌ کی جمع ، منہ ، چہرا ۔ مَرافِق ؛ کہنیاں ، اس کا واحد مِرفَق ۔ اِمسَحُوا ؛ مسح کرو۔ رُؤُسٌ ؛ رَاسٌ کی جمع ۔ سر ۔ اَرْجُلٌ ؛ پاؤں ، جمع کا صیغہ ہے ، اس کا واحد رِجل ہے ۔ کَعْبٌ ؛ ٹخنہ ۔ غائِط ؛ جائے

ضرورت، بیت الخلا۔ تیمّمُوا: تیمم کرو، قصد کرو۔ صَعِیْد: مٹی، پاک مٹی۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے منھ دھولو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ (بھی دھولو) اور اپنے سَروں پر (گیلا ہاتھ) پھیرلو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک (دھو ڈالو) اور اگر تم جُنُب ہو، تو خوب پاک صاف ہوجاؤ (یعنی نہالو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی شخص جائے ضرورت (بیت الخلا) سے آئے یا تم نے عورتوں سے مخالطت کی، پھر تمہیں پانی نہ ملا تو کسی پاک مٹی کا ارادہ کرو (اور اس پر ہاتھ مار کر) اس سے اپنے منھ چہروں اور ہاتھوں پر پھیرلو''۔

(سورۂ مائدہ۔ آیت ۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ۔ (رواه الجماعة)

لغات:- لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ: اگر میں شاق، ناگوار، سخت نہ ہوتا۔ لَاَمَرْتُهُم: ضرور انہیں میں حکم دیتا۔ لَاَمَرْتُهُم میں 'ل' بھی مفتوح اور 'ا' بھی مفتوح ہے۔ یہ لائے نفی نہیں ہے بلکہ لامِ تاکیدی ہے۔ بِالسِّوَاک: مسواک سے متعلق۔

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا، فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمّت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں اُنھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا ضرور حکم دیتا''۔

(اس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَدَ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ وَلِلْبُخَارِیْ تَعْلِیْقًا لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ وُضُوْءٍ۔

ترجمہ:- اور امام احمدؒ سے ایک روایت میں ہے کہ ''میں اُنھیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا ضرور حکم دیتا'' اور بخاریؒ سے تعلیقاً ایک روایت ہے کہ '' میں اُنھیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا ضرور حکم دیتا''۔

صاحبو! اس حدیث سے مسواک کی اہمیت ظاہر ہورہی ہے۔ اگر مسلمان پانچ وقت ہر وضو کے ساتھ مسواک کرلیا کریں تو دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ آج کل ''پائیوریا'' کا مرض عالمگیر ہوگیا ہے۔ اس کا اثر معدہ پر لازمی ہوتا ہے۔ افسوس مسلمان اپنی غفلت سے اسلام سے دور ہوتے جارہے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

فَاِنَّ حَفَظَتَکَ لَاتَبْرَحُ تَکْتُبُ لَکَ الْحَسَنَاتِ حَتّٰی تَحْدِثَ مِنْ ذٰلِکَ الْوُضُوْءِ ۔

(رواه الطبرانی فی الصغیر وقال الهیثمی اسناده حسن)

لغات :- بَرِحَ یَبْرَحُ بَرَاحًا وَبَرْحًا ؛ دور ہونا ، زائل ہونا ، ہٹنا ۔ حَتّٰی تَحْدِثَ ؛ جب تک کہ تو وضو سے علٰحدہ ہو ۔ تیرا وضو ٹوٹ نہ جائے ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے ، "اے ابو ہریرہ ! جب تو وضو کرے تو کہہ لیا کر "بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ " (یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) کیوں کہ تیرے محافظ فرشتے جب تک کہ تیرا وضو نہ ٹوٹے ، تیرے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے"۔

(اس حدیث کی روایت طبرانی نے صغیر میں کی ہے اور ہیثمیؒ نے کہا اس کی اسناد "حسن" ہے ۔)

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّهُ رَاٰی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَهُ فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَایُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

(رواه الشیخان)

لغات :- دَعَا ؛ منگوایا ۔ اَفْرَغَ ؛ انڈیلا ۔ کفٌّ ؛ ہتھیلی ۔ نحو ؛ طرف ، راہ ، مانند ، ارادہ ۔ نَحوَ هٰذا ؛ اسی طرح ۔

ترجمہ :- حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت حمرانؓ سے روایت ہے ۔ انھوں نے عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ آپ نے ایک برتن منگوایا (یعنی پانی کا) پھر اپنی ہتھیلیوں پر تین بار (پانی) انڈیلا اور ان کو دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر کلی کی اور ناک سنکی پھر اپنا منہ تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئے پھر کہا کہ " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جس میں اس نے اپنے نفس سے باتیں نہیں کیں تو جتنے گناہ اس نے پہلے کرلئے ہیں بخش دیے گئے یا ضرور بخش دیے جائیں گے"۔

(شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کی روایت کی ہے)

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا ۔

(رواه الاربعة و صححه الترمذی و ابن خزیمه والبغوی و ابن القطان)

لغات :- اَخبِرنی : مجھے خبر دو ، مجھے بتاؤ ۔ اَسبِغِ الوُضُوْءَ : کامل طور پر وضو کر ، وضو کو وسیع کر ۔ یعنی جس عضو کو جہاں تک دھونا فرض ہے اُس سے بڑھ کر دھو ۔ اَصابِع : انگلیاں ، اِصْبَع واحد ہے ۔

ترجمہ :- حضرت عاصم بن لقیط بن صَبِرہ سے (اور) انھوں نے اپنے والد سے (روایت کی) انھوں نے کہا کہ ''میں نے عرض کیا '' اے اللہ کے رسولؐ وضو کے متعلق مجھے کچھ بتائیے ۔ فرمایا ، '' وضو کو وسیع کر اور انگلیوں میں خلال کر (یعنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر درمیانی حصے کو اچھی طرح دھو) اور ناک میں پانی سڑکنے میں زیادتی کر ، مگر یہ کہ تو روزہ دار ہو (یعنی روزہ کی حالت میں ناک میں پانی لینے میں زیادتی نہ کر) ۔

(اس حدیث کی روایت چاروں ، ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، مالک نے کی اور ترمذی ، ابنِ خزیمہ بغوی اور ابنِ قطان نے اسے صحیح کہا ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِمَيَامِنِكُمْ ۔

(رواہ الاربعة ۔ وصححه ابن خزیمة)

لغات :- اِبْدَءُ وا : شروع کرو ۔ بَدَأَ يَبْدَؤُ بَدْأً وَ اِبْتِدَاءً : شروع کرنا ۔ بَدَعَ يَبْدَعُ بِدْعًا وَ بِدْعَةً : ایجاد کرنا ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ انھوں نے کہا ، فرمایا نبی کریم ﷺ نے '' جب تم وضو کرو تو اپنے سیدھے (اعضاء) سے ابتداء کرو ۔ (اس حدیث کی چاروں نے روایت کی اور ابنِ خزیمہ نے صحیح کہا)

عَنْ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَاشَاءَ ۔

(رواہ مسلم والترمذی و زاد اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین)

لغات :- مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ : تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے ۔ يُبْلِغُ : پہنچاتا ہے ، مکمل کرتا ہے ، بلوغ کو پہنچتا ہے ۔ ثَمَانِيَة : آٹھ ۔

ترجمہ :- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، انھوں نے کہا ، فرمایا رسولِ مقبول ﷺ نے کہ '' تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو وضو کرتا ہے پھر وضو کو انتہا تک پہنچاتا ہے یا وضو کو وسیع کرتا ہے پھر اَشْهَدُاَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ، کہتا ہے مگر اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ وہ ان دروازوں میں سے

جس میں سے چاہے داخل ہو"۔

(اس کی روایت مسلم نے کی اور ترمذی نے یہ الفاظ اور زیادہ کئے ہیں ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ یعنی اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والے لوگوں میں بنادے)

عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیءٍ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَةَ اَسْأَلُھَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَتْ عَلَیْکَ بِابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاسْأَلْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَیَوْمًا وَّلَیْلَةً لِلْمُقِیْمِ ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- خُفٌّ : جُراب ، موزہ ، اس کی جمع خفاف ہے ۔ خُفَّیْن : (تثنیہ یعنی دو کا صیغہ ہے) دو جُراب ۔ فَاسْئَلْهُ : پس اُن سے پوچھ لے ۔ سَئَلْنَاهُ : ہم نے ان سے پوچھا ، سوال کیا ۔

ترجمہ :- حضرت شُریح بن ہانی سے روایت ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کرنے گیا تو بی بی صاحبہؓ نے فرمایا علی ابن ابی طالب کو تو پکڑلے پھر اُنہی سے پوچھ لے کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے ۔ پس ہم نے اُنہی سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور ان کی راتیں متعین فرمائی ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَوْ کَانَ الدِّیْنُ بِالرَّأْیِ لَکَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰی بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ عَلٰی ظَاھِرِ خُفَّیْهِ ۔ (رواہ ابوداؤد و اسنادہ حسن)

ترجمہ: حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا کہ دین کا دارومدار رائے پر ہوتا تو موزے کا نچلا حصہ اوپر والے حصہ سے زیادہ مناسب ہوتا کہ اس پر مسح کیا جائے ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ موزہ کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے تھے ۔

عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَأَیْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ۔ فَقُلْتُ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَوْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ؟ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ ۔ (رواہ الترمذی)

لغات :- فَقُلْتُ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ : میں نے اُس سے اِس معاملے میں بات چیت کی ۔ اَلْمَائِدَة : سورۂ مائدہ ، جو بلحاظ تسلسل پانچویں سورت ہے اور اس سورت کا کچھ حصہ قرآن شریف کے چھٹے پارے کے آخر میں ہے اور کچھ حصہ ساتویں کے شروع میں ہے ۔ مَائِدَہ : عربی میں دسترخوان کو کہتے ہیں ۔

ترجمہ:- حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت جریر بن عبداللہؓ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا، اور اپنے جرابوں پر مسح کیا تو میں نے ان سے اس امر میں گفتگو کی تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپؐ نے وضو فرمایا اور اپنے جرابوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا کیا سورۂ مائدہ (کے نزول) کے قبل یا سورۂ مائدہ (کے نزول) کے بعد؟ تو انھوں نے کہا کہ میں نے اسلام اختیار نہیں کیا مگر سورۂ مائدہ (کے نزول) کے بعد۔ (اس حدیث کی روایت ترمذی نے کی ہے)

بَابُ نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

یہ باب وضو کو توڑنے والی چیزوں کی نسبت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمُوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ ؟ قَالَ فُسَاءٌ اَوْضُرَاطٌ۔ (راوہ الشیخان)

لغات:- لَا تُقْبَلُ : قبول نہ ہوگی۔ اَحْدَثَ : حدث کیا، بے وضو ہوا۔ فُسَاءٌ : ریح جو بغیر آواز کے خارج ہو، پھسکی۔ ضُرَاطٌ : پاد، ریح جو آواز سے نکلے۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ وضوء کرے۔ ایک حضرمی شخص نے پوچھا کہ اے ابوہریرۃ حدث سے کیا مراد ہے؟ حضرت ابوہریرۃ نے جواب دیا کہ بغیر آواز کے ریح کا خارج ہونا یا آواز کے ساتھ۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَايَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا۔ (رواہ مسلم)

لغات:- وَجَدَ اَحَدُكُمْ : تم میں سے کوئی پائے۔ فِيْ بَطْنِهٖ : اپنے پیٹ میں۔ اَشْكَلَ : مشکل پیش آئی، سمجھ میں نہ آیا۔

ترجمہ:- (یہ حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے، انھوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ (یعنی ریاح) پائے۔ پھر اُسے شبہ ہو کہ اس میں سے کچھ نکل گیا یا نہیں۔ (وضو کے باقی رہنے نہ رہنے میں شک پیدا ہو) تو اُسے چاہیئے کہ وہ مسجد سے (وضو کرنے کے لئے) نہ نکلے۔ حتٰی کہ (ریح نکلنے کی) آواز سن لے یا بو سونگھ لے۔ (مسلم نے اس کی روایت کی)

وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً۔ ۔ ۔ وَقَدْ تقدم۔

ترجمہ:- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، میں ایسا شخص تھا جسے مذی بہت نکلا کرتی تھی۔ (اس حدیث کی تفصیلات اس سے قبل (باب الغسل میں) مذکور ہوچکی ہیں)

وَعَن صَفْوَانَ بنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَاكُنَّا سَفراً أَنْ لَا نَنزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ ۔

(رواه احمد والنسائی والترمذی و صححه)

لغات :- يَأْمُرُنَا : ہمیں حکم دیتے تھے ۔ أَنْ لَا نَنزِعَ : کہ ہم نہ اُتاریں ۔ خِفَافَنَا : ہمارے مُوزے ۔ لَيَالِي : لَيل کی جمع راتیں ۔ غائط : پاخانہ ، بیت الخلا ۔ بول : پیشاب ۔ نَوم : نیند ۔

ترجمہ :- حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے ، انھوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ حکم فرمایا کرتے تھے جب ہم مسافر ہوں تو تین دن تک (ان دنوں) کی راتوں سمیت اپنی مُوزے نہ اُتاریں مگر صرف جنابت کی وجہ سے اُتاریں لیکن پاخانے ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے (نہ اُتاریں) ۔

(اس حدیث کی روایت امام احمد ، نسائی اور ترمذی نے کی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْرُعَافٌ أَوْقَلَسٌ أَوْمَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهِ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ ۔ (رواه ابن ماجة)

لغات :- قَيْءٌ : بڑی قے ۔ قَلَسٌ : تھوڑی قے ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے بہ حالتِ نماز بہت قے ہو یا نکسیر چھوٹے یا تھوڑی قے ہو یا مذی نکلے تو اُسے چاہیے کہ (نماز سے) لوٹ جائے ، پھر وضو کرے پھر اپنی نماز کی تکمیل کرے اور وہ اِس (آنے جانے اور وضو کرنے) کے درمیان بات نہ کرے ۔

(ابن ماجہ نے اس کی روایت کی ہے)

وَفِي الدَّمِ تَقَدَّمَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ فِي بَابِ الْاِسْتِحَاضَةِ ۔

ترجمہ :- اور خون کے بارے میں بی بی عائشہ کی حدیث استحاضہ کے باب میں مذکور ہو چکی ہے ۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ ۔ (رواه الثلاثة و اسناده صحيح)

لغات :- قَاءَ : قے کی ۔ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ : میں نے اس کا پانی دیا ۔

ترجمہ :- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے قے کی ۔ پھر وضو کرلیا ۔ جب میں دمشق کی مسجد میں ثوبانؓ سے ملا تو میں نے ان سے اس کا ذکر کیا ۔ تو انھوں (ثوبان) نے کہا ۔

آپ نے ٹھیک فرمایا، میں نے ہی آپ کے وضو کے لئے پانی دیا تھا۔
(اس حدیث کی روایت تینوں حضرات امام بخاری، امام مسلم اور امام مالک نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہیں)

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُھُمَا وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ۔

(رواہ الشیخان)

لغات:- کُنْتُ اَنَامُ: میں سوجایا کرتی تھی۔ بین یدی: سامنے۔ رِجْلَایَ: میرے دونوں پاؤں۔ غَمَزَنِی: مجھے اشارہ کردیتے تھے۔ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ: تو میں اپنے دونوں پیر سکیڑ لیتی تھی۔

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوجایا کرتی تھی اور میرے دونوں پاؤں آپؐ کے اور قبلہ کے بیچ میں ہوتے تھے۔ پھر جب آپ سجدہ فرماتے تو ہاتھ سے مجھے داب کر اشارہ کردیتے تھے تو میں اپنے پیر سکیڑ لیتی۔ پھر جب آپ قیام فرماتے تو میں اپنے پیر دراز کردیتی اور اس زمانے میں گھروں میں چراغ نہ ہوتے تھے (یعنی رات میں چراغ روشن نہ رکھا کرتے تھے)۔
(اس حدیث کی شیخین نے روایت کی ہے)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ یَقُوْلُ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ"۔ (رواہ مسلم)

لغات:- فَقَدْتُ: میں نے نہیں پایا۔ فِراش: بستر، بچھونا۔ اِلْتَمَسْتُ: میں نے ٹٹولا، چھوا۔ منصوبٌ: قائم، نصب کیا ہوا۔ رِضَاکَ: تیری رضا مندی۔ سَخَطِکَ: تیرا غصہ۔ عقوبۃ: سزا۔ لَا اُحْصِی: میں گھیر نہیں سکتا (یعنی مجھے سکت نہیں)۔ کَمَا: جس طرح۔ اَثْنَیْتَ: تُو نے تعریف کی ہے۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو بچھونے سے غائب پایا۔ میں نے آپ کو ہاتھ سے ٹٹولا تو آپؐ کے قدمِ شریف کے تلوؤں پر میرا ہاتھ پڑا۔ اس حالت میں کہ آپؐ سجدے میں تھے اور دونوں قدمِ مبارک کھڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے: "یا اللہ! میں پناہ لیتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضا مندی کی اور تیری سزا سے تیری معافی کی اور تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تیری کسی تعریف کو میں نہیں گھیر سکتا

(یعنی میں تیرے لائق تعریف کرنے سے قاصر ہوں) تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے"۔

(مسلم نے اس حدیث کی روایت کی)

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِی اللّٰه عنها اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَایَتَوَضَّأُ۔

(رواه البزار و اسناده صحیح ۔ والترمذی)

لغات :- کَانَ یُقَبِّلُ : بوسہ لے لیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- حضرت عطاءؒ سے بہ ذریعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض بی بیوں کا بوسہ لیتے ، پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ فرماتے تھے ۔ (ترمذی اور بزار نے اس کی روایت کی اور اس کی اسناد صحیح ہیں)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْکُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ ۔

(رواه ابوداؤد و النسائی)

لغات :- اٰخِرُ الامرین : دوعملوں میں سے بعد کا عمل ۔ غَیَّرَتِ النَّارُ : آگ نے متغیر کردیا ، پکی ہوئی ۔

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے دوعملوں میں سے بعد کا عمل اُس سے وضو کا ترک کرنا تھا جسے آگ نے متغیر کردیا ہو یعنی آپ نے آخری زمانے میں پکی ہوئی چیزوں (کے کھانے) سے وضو کرنا ترک فرمادیا تھا۔

(اس کی روایت ابوداؤد اور نسائی نے کی ہے)

بابُ التَّیَمُّمِ

یہ باب تیمم سے متعلق ہے

قال اللّٰه تعالٰی : فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ ۔

(آیت ۴۳ ۔ سورۂ نساء۴)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے" پھر تم نے اگر پانی نہ پایا تو پاک مٹی کا اِرادہ کرو پھر (اس پر ہاتھ مار کر) اپنے منھ اور ہاتھوں پر پھیرلو ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِی اللّٰه عنها قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اَوْبِذَاتِ الْجَیْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدٌلِیْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَیْسُوْا

عَلٰی مَاءٍ فَاَتَی النَّاسُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰی مَاصَنَعَتْ عَائِشَۃُ اَقَامَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاضِعٌ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِیْ قَدْنَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ فَعَاتَبَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُوْلَ وَجَعَلَ یَطْعَنُنِیْ بِیَدِہٖ فِیْ خَاصِرَتِیْ فَلَا یَمْنَعُنِیْ مِنَ التَّحَرُّکِ اِلَّا مَکَانَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ اَصْبَحَ عَلٰی غَیْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اٰیَۃَ التَّیَمُّمِ فَتَیَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَیْدُ بْنُ الْحُضَیْرِ مَاھِیَ بِاَوَّلِ بَرَکَتِکُمْ یَا اٰلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ بَعَثْنَا الْبَعِیْرَ الَّذِیْ کُنْتُ عَلَیْہِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَہٗ ۔ (رواہ الشیخان)

لغات :- اَسْفَار ؛ سفر کی جمع ۔ بَیْدَاء ؛ جنگل، ایک میدان کا نام ۔ ذَاتُ الْجَیْش ؛ مدینہ طیبہ کے قریب ایک وادی کا نام ہے ۔ اسے اُولاتُ الْجَیش بھی کہتے ہیں ۔ عِقْدٌ ؛ ہار، مالا ۔ اِلْتِمَاس ؛ تلاش کرنا، عرض کرنا ۔ مَاصَنَعَتْ عَائِشَۃُ ؛ عائشہ نے جو کچھ کیا ہے، جو گل کھلائے ۔ فَخِذٌ ؛ ماڈی، ران ۔ حَبَسْتِ ؛ تُو نے روک لیا ۔ عَاتَبَ ؛ عتاب کیا، بُرا بھلا کہا ۔ خَاصِرَتِیْ ؛ میری کوکھ، کمر ۔ جَعَلَ یَطْعَنُنِیْ بِیَدِہٖ ؛ اپنا ہاتھ چبھونے لگے، مجھے چٹکیاں لینے لگے ۔ بعیرٌ ؛ اونٹ ۔ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ ؛ پھر ہم نے ہار پالیا ۔

ترجمہ :- بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعض سفروں میں آپؐ کے ساتھ نکلے ۔ یہاں تک کہ جب ایک بیداء کے میدان میں تھے یا ذات الجیش وادی میں تھے ۔ میری ایک مالا ٹوٹ کر گرگئی تو رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں (وہاں) ٹھہر گئے اور آپؐ کے ساتھ سب لوگ بھی ٹھہر گئے ۔ (اور وہ مقام ایسا تھا کہ) لوگ پانی کے قریب نہ تھے ۔ پس لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور انھوں نے (ابوبکرؓ سے) کہا عائشہ نے جو کچھ کیا ہے کیا آپ اُسے دیکھ رہے ہیں؟ کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ٹھہرا دیا ہے اور لوگوں کی یہ حالت ہے کہ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ اُن کے ساتھ پانی ہے ۔ (یہ سُن کر) ابوبکر صدیقؓ آئے، اس حال میں کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ میری ماڈی پر اپنا سر رکھے ہوئے آرام فرمارہے تھے ۔ (حضرت ابوبکرؓ) نے کہا تُو نے رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو روک رکھا ہے کہ نہ وہ پانی کے پاس ہیں نہ اُن کے ساتھ پانی ہے ۔ (بی بی عائشہ نے کہا) مجھ پر ابوبکر (صدیقؓ) نے سخت غصہ کیا اور انھوں نے وہ وہ باتیں کیں جو اللہ نے چاہا کہ وہ کہیں اور میری کوکھ اکرم میں اپنے ہاتھ سے چٹکیاں لیتے گئے ۔ مجھے اس وقت حرکت کرنے سے صرف رسول اللہ ﷺ کا میری ماڈی پر ہونا مانع تھا ۔ پھر رسول اللہ ﷺ اُٹھے جب کہ بغیر پانی کے تھے ۔ تو اللہ عز وجل نے آیت تیمم نازل فرمائی،

پھر سب نے تیمم کیا۔ تو اُسید ابن حضیرؓ نے کہا، "اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (یعنی مطلب یہ کہ ہر وقت تم سے اس طرح کی برکتیں ہوتی رہی ہیں)۔ (بی بی عائشہ نے) کہا جس اونٹ پر میں تھی اُسے ہم نے اُٹھایا تو اس کے نیچے ہی ہم نے مالا پائی۔

(شیخین یعنی بخاری اور مسلم نے اس کی روایت کی ہے)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَامَنَعَكَ يَا فُلَانُ؟ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ۔ (رواه الشيخان)

لغات:- مُعْتَزِلٌ: تنہا، علٰحدہ، الگ تھلگ ہونے والا۔

ترجمہ:- حضرت عمران بن حُصینؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے یکا یک آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ اس نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اُس سے فرمایا، اے فلاں! تجھے سب کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ اُس نے کہا مجھے نہانے کی ضرورت ہوگئی ہے اور پانی نہیں ہے۔ (یہ سُن کر) فرمایا (ایسی صورت میں) تجھ پر لازم ہے کہ مٹی کا ارادہ کرے (یعنی اس پر ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیرلے) بس بے شک وہ تجھے کفایت کرتی ہے، کافی ہوگی۔

(شیخین نے اس حدیث کی روایت کی ہے)

عَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔ (رواه الدارقطني والبيهقي والحاكم و صححه)

لغات:- ضربۃٌ: مار۔ وَجۃ: منھ۔ ذِرَاعٌ: ہاتھ۔ ذِراعین: (تثنیہ کا صیغہ) دو ہاتھ۔ مرفق: کہنی۔

ترجمہ:- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا تیمم (زمین یعنی مٹی پر) ایک بار ہاتھ مارنا ہے منہ پر پھیرنے کے لئے اور ایک بار مارنا ہے کہنیوں تک، ہاتھوں پر پھیرنے کے لئے۔

(اس کی روایت دارقطنی اور بیہقی اور حاکم نے کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے)

کتابُ الصلوٰۃ

یہ نماز کے احکام کی کتاب ہے

قال اللّٰہ تعالیٰ : اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ (آیت ۱۰۳۔ سورۂ نساء ۴)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے ۔ "بلاشبہ نماز ایمان داروں پر (ایسا) فرض ہے (جس کے لئے) وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ (یعنی اس کا بر وقت ادا ہونا ضروری ہے) ۔

وَقَالَ اللّٰہ تَعالٰی : وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ۔ (آیت ۱۱۴۔ سورۂ ھود)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی اِرشاد ہے کہ (اے مخاطب !) تو نماز کو صحیح طور پر ادا کر ، دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے حصّوں میں ۔ بے شبہ نیکیاں برائیوں کو (بہا) لے جاتی ہیں ۔

وقال اللّٰہ تعالیٰ : اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا ۔ (آیت ۷۸۔ سورۂ بنی اسرائیل ۱۷)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کا فرمان یوں بھی ہے کہ (اے مخاطب !) نماز کی پابندی کر آفتاب کے ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک ، اور صبح کے قرآن کی (بھی) پابندی کر (کہ صبح کی نماز میں قرآن کا ایک حصہ پابندی سے پڑھا جائے) اس میں کچھ شک نہیں کہ صبح کا قرآن پڑھنا مشہود ہے (یعنی حاضر کیا ہوا ہے کہ اس وقت دن کے اور رات کے دونوں فرشتے حاضر رہتے ہیں یا دل و دماغ حاضر رہتا ہے کہ جو پڑھا جاتا ہے اس پر پورے طور پر غور و خوض ہوسکتا ہے یا یہ کہ اُس وقت گواہی دینے والے فرشتے حاضر رہتے ہیں اور وہ تیری قرآن خوانی کی گواہی دیں گے) ۔

وقال اللّٰہ تعالیٰ : فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا ؕ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ۔ (آیت ۱۳۰۔ سورۂ طٰہٰ)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ نے یوں بھی اِرشاد فرمایا ہے ۔ " جو کچھ وہ کافر کہتے ہیں اس پر صبر کر (اے مخاطب !) یہ کافر جو کچھ بُرا بھلا کہہ رہے ہیں اُسے برداشت کر اور آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف و پاکی بیان کر کہ شاید تو راضی ہوجائے ۔ (تجھے رضا و تسلیم کا انتہائی مرتبہ حاصل ہوجائے) ۔

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْئَلُهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَايَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ ثُمَّ اَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ۔ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ۔ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ "اَلْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ"۔ (رواہ مسلم)

لغات :- مَوَاقِيت : اوقات (میقات کی جمع) ۔ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا : اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ اِنْشَقَّ الْفَجْرُ : پو پھٹ گئی۔ زَالَتْ : زوال ہوا۔ اَلشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ : سورج بلند تھا۔ وَقَعَتِ الشَّمْسُ : سورج ڈوب گیا۔ غَابَ : غائب ہوگیا۔

ترجمہ :- حضرت ابو موسٰی اشعری سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل آپؐ سے نماز کے اوقات کے متعلق سوال کرنے آپؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔ (راوی نے) کہا کہ آپؐ نے بلال کو حکم دیا تو اُنھوں نے فجر کی اقامت اُس وقت کہی جب کہ پو پھٹ گئی تھی اور لوگوں میں کے بعض بعض کو پہچاننے کے قریب بھی نہ تھے (یعنی ابھی اس قدر اندھیرا تھا کہ ایک دوسرے کو ٹھیک طرح پہچان نہ سکتے تھے)۔ پھر جب سورج ڈھلا تو ظہر کی اقامت کہی اور کہنے والے نے کہا کہ دن ٹھیک آدھا ہوا (نصف النہار ہے) اور آپؐ ان لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے (یعنی ٹھیک دوپہر ہونے کی وجہ یہ بات ہر شخص کے لئے ظاہر نہ تھی کہ آفتاب ڈھل چکا ہے۔ لیکن حضرت رسول خدا ﷺ سب سے بڑھ کر جاننے والے ہونے کے سبب جانتے تھے کہ آفتاب نصف النہار سے ڈھل چکا ہے) پھر جب کہ آفتاب (ابھی اچھی طرح) اونچا تھا آپؐ نے انہیں (بلالؓ کو) حکم فرمایا تو انھوں نے عصر کی اقامت کہی۔ پھر جب آفتاب غروب ہوگیا آپؐ نے انہیں حکم فرمایا تو مغرب کی اقامت کہی۔ پھر شفق غائب ہوئی اور آپؐ نے انہیں حکم فرمایا تو عشاء کی اقامت کہی۔ پھر دوسرے روز فجر (کی نماز) میں تاخیر کی یہاں تک کہ جب اُس (نماز) سے پلٹے تو کہنے والے نے کہا کہ بس آفتاب طلوع ہوگیا (یعنی طلوع ہوجانے کے بالکل قریب آگیا ہے) پھر آپؐ نے ظہر میں (بھی) تاخیر کی یہاں تک کہ (وقت)

کل کی عصر کے وقت کے قریب ہو چکا تھا۔ پھر آپؐ نے عصر میں (بھی) تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپؐ اُس سے پلٹے تو کہنے والے نے کہا کہ آفتاب سُرخ پڑگیا۔ پھر آپؐ نے مغرب میں (بھی) تاخیر فرمائی حتّٰی کہ (وقت) شفق ڈوب جانے کے قریب تھا۔ پھر آپؐ نے عشاء میں (بھی) تاخیر فرمائی حتّٰی کہ رات کا پہلا تہائی حصّہ ہو چکا تھا۔ پھر صبح کی تو (اُس وقت) سائل (دریافت کرنے والے) کو بُلایا۔ پھر فرمایا ''وقت اِن دونوں وقتوں کے درمیان ہے''۔

(مسلم نے اس کی روایت کی)

صاحبو! مغرب کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد سے شفق یعنی سفیدی غائب ہونے تک ہے اور عشاء کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے ایک تہائی رات تک۔ اس حدتک تو حضورؐ نے تاخیر فرمائی۔ مگر علمائے احناف نے پو پھٹنے سے پہلے تک اس کا وقت قراردیا مگر تہائی رات کے بعد سے مکروہ وقت شروع ہوتا ہے لہٰذا ان اوقات کا درمیانی حصّہ ہر نماز کے لئے مناسب قرار دیا گیا البتہ بارش کے دنوں میں کسی قدر تاخیر جائز قرار دی گئی ہے۔ خصوصاً مغرب میں تاکہ غروب کا پورا لحاظ ہوجائے۔ حضورﷺ کو عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا مرغوب خاطر تھا۔ مگر لوگوں کی تکلیف کا خیال کرکے کچھ عُجلت فرمالیتے تھے۔

حضرت امام شافعیؒ نے فجر، ظہر، عصر اور عشاء یعنی چاروں نمازوں کو اولِ وقت پڑھنے کو ترجیح دی۔ لیکن حضرت امامِ اعظمؒ نے انہیں تاخیر سے ادا کرنا افضل سمجھا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ چونکہ حضرت امامِ اعظمؒ نے تاخیر کو مناسب سمجھا تھا اس لئے حضرت امام شافعیؒ جو آپ کے بعد کے ہیں اُس اوّلیت کا بھی خیال رکھا جو حضورؐ نے اوپر کی حدیث میں سائل کے لئے پہلے دن نمازیں ادا کرکے بتادیا تھا۔ بھلا یہ بھی کوئی اختلاف ہے؟

وَعَنْ جَابِرٍ وَفِيْهِ: ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى كَادَ يَغِيْبُ بَيَاضُ النَّهَارِ (وَهُوَ الشَّفَقُ) ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْاَوْسَطِ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

لغات:- حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: جب آفتاب غروب ہوگیا۔ فَاَخَّرَهَا: پس اُس میں دیر کی۔ بَيَاضٌ: سفیدی، اُجالا۔

ترجمہ:- اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اور اس روایت میں ہے کہ ''پھر جب آفتاب غروب ہوگیا تو مغرب کے لئے اذان دی پس رسول اللہﷺ نے اس نماز میں تاخیر فرمائی، یہاں تک کہ دن کی سفیدی غائب ہونے کو تھی (اور وہی شفق ہے)۔

(اس کی روایت طبرانی نے ''اوسط'' میں کی۔ ہیثمی نے کہا کہ اس کی اسناد حسن ہے)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ "اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَابَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلَاۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا! فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ؟ فَالُوْا لَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ "۔ (رواہ البخاری ۔ مشکوۃ)

لغات :۔ اَجَلٌ : مدت ، وقت ، عرصہ ۔ قِیْرَاطٌ : اس کے تعین میں اختلاف ہے ۔ مکہ میں دینار کے چوبیسویں حصہ کو قیراط کہتے ہیں اور عراق میں بیسویں حصہ کو ۔ اَقَلُّ عَطَاءً : عطا اور بخشش میں کم ۔ فَھَلْ ظَلَمْتُکُمْ : تو کیا میں نے تم پر ظلم کیا ۔ فَضْلِیْ : میرا فضل ، میری مہربانی ۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) رسولِ اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا کہ (اے اُمتِ محمدی) تم سے پہلے جو اُمتیں گزر چکیں اُن کی مدتوں میں تمہاری مدت (صرف) ایسی ہے جیسی عصر کی نماز (سے) غروبِ آفتاب کے مابین ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جس نے چند مزدوروں سے کام لینا چاہا تو کہا کہ میرے لئے دوپہر تک (یعنی صبح سے دوپہر تک) ایک ایک قیراط پر کون کام کرے گا ؟ تو یہود نے دوپہر تک ایک ایک قراط پر کام کیا ۔ پھر کہا میرے لئے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کون کام کرے گا ؟ تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا ۔ پھر کہا کہ میرے لئے عصر کی نماز سے غروبِ آفتاب تک دو دو قیراط پر کون کام کرے گا ؟ ہوشیار ہو جاؤ ، کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو عصر کی نماز سے غروبِ آفتاب تک کام کر رہے ہو ۔ سُن لو ! کہ تمہارے ہی لئے دوہرا اَجر ہے ۔ تو یہود و نصاریٰ غصہ میں آگئے اور کہا کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور عطا میں کم (یعنی ایسا کیوں کیا گیا ؟) اللہ تعالیٰ نے فرمایا '' اچھا ! تو کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ ظلم کرکے کم کر دیا ہے ؟ '' تو انھوں (یعنی یہود و نصاریٰ نے) کہا ایسا تو نہیں کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا '' وہ تو میرا فضل ہے میں نے جسے چاہا عطا کیا '' ۔ (بخاری نے اس کی روایت کی اور مشکوٰۃ میں بھی ہے)

صاحبو ! اس حدیث سے کیا معلوم ہو رہا ہے ؟ ذرا سے غور و فکر کے بعد فجر و ظہر اور ظہر و عصر اور عصر و مغرب کی نمازوں کے درمیان کے فاصلہ کا اندازہ ہو رہا ہے ۔ فجر سے ظہر تک کام کرنے والوں کی اُجرت ایک قیراط بتائی گئی اور ان سے مراد قومِ یہود لی گئی ۔ اس طرح ظہر تا عصر کام کرنے والوں کی اُجرت بھی ایک قیراط بتائی گئی اور قوم نصاریٰ کی تشبیہ بتائی گئی ۔ اُمتِ محمدی کے لئے عصر تا مغرب (کم وقت) کام اور دوگنا معاوضہ !

کسی بھی موسم میں فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے ۔ بعض علماء یوں کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کا وقت رات کا ساتواں حصہ یعنی رات کے سات حصے کئے جائیں تو اس کا آخری حصہ ہوگا ۔ طلوع آفتاب کے بعد سے زوالِ آفتاب تک یہ وقت ایسا ہے جس میں فرض نمازوں کا کوئی وقت نہیں ۔ باقی چار نمازوں کا وقت ایسا ہے کہ ایک نماز کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ مابعد کی نماز کا وقت شروع نہ ہو ۔ پس فجر کے بعد یعنی طلوع آفتاب سے نصف النہار تک قریب چھ سات گھنٹوں کا وقت ہوتا ہے اور یہ سب سے بڑا فاصلہ ہے اور ظہر سے عصر تک کم و بیش تین چار گھنٹوں کا فاصلہ ۔ پھر سب سے کم فاصلہ عصر تا غروبِ آفتاب کا ہے جو تقریباً ایک یا سوا گھنٹے کا ہے ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ ۔ (رواہ الترمذی)

لغات :- اَشَدُّ : سخت ، نہایت شدید ۔ تعجیل : عُجلت ، جلدی کرنا ۔

ترجمہ :- حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) کہا کہ رسولِ مقبول ﷺ تمہاری بہ نسبت ظہر (کی نماز) میں بہت جلدی کرنے والے تھے اور تم (لوگ) آپ کی نسبت عصر (کی نماز) میں بہت جلدی کرنے والے ہو ۔ (روایت کی اس کی امام ترمذی نے)

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "اِسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْقَالَ لِاُجُوْرِكُمْ" ۔ (رواہ الحمیدی و اصحاب السنن و اسنادہ صحیح)

لغات :- سَفَرَ يَسْفُرُ سُفُوْراً : نکلا ، سفر کیا ، صبح کیا ، چہرہ دکھایا ، نمودار ہوا ۔ اِسْفِرْ : صیغہ ، امر واحد ، صبح کر ۔ اِسْفِرُوْا : جمع مذکر حاضر امر ، صبح کرو ۔ اَوْ : یا ۔

ترجمہ :- حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا ، صبح کی نماز روشنی ہونے کے بعد پڑھو ۔ کیوں وہ (یعنی روشنی کرنا) زیادہ بڑا ہے اجر میں ۔ یا آپ ؐ نے فرمایا کہ تمہارے اُجروں میں (راوی کو اس میں شبہ ہے) یعنی اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (بڑا ہے ثواب میں) فرمایا یا اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ (تمہارے اُجروں میں بڑا ہے)۔

صاحبو ! راویانِ حدیث نے جس احتیاط سے احادیث کی روایت کی ہے کسی اور مذہب میں اس کی مثال محال ہے۔ چنانچہ اس حدیث میں بھی راوی کو حضورؐ کے فرمائے ہوئے الفاظ میں شک ہورہا ہے تو راوی نے فوراً اپنے شک کو ظاہر کردیا۔ جس طرح حافظِ قرآنِ مجید آج بھی ہیں۔ اسی طرح پچھلے زمانے میں حافظِ حدیث بھی ہوتے تھے۔ اور ایک لاکھ یا کم سے کم دس ہزار احادیث (معہ روایت) یاد رکھنے والے کو "حافظ" کہا کرتے تھے۔ بعض حدیثیں "قولی" کہلاتی ہیں۔ یعنی حضورؐ نے اپنی زبانِ مبارک سے جو الفاظ فرمائے راویانِ موجود الوقت صحابہ نے انہیں ازبر کرلیا اور ان سے جو دوسروں نے سُنا اسی طرح حفظ کرلیا۔ اُن لوگوں کو قوتِ حافظہ تیز عطا ہوئی تھی۔ بلکہ اس زمانہ میں لوگ ہزاروں اشعار زبانی یاد رکھتے اور سنایا کرتے تھے۔

احادیث کے سلسلہ میں ہمارے علماء نے "علمِ رجال" کا ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔ اور اس فن میں اتنی ترقی کی کہ دنیا حیران ہے۔ ان حضرات کے پاس "کاذب" کی اصطلاح کا مفہوم یہ ہے کہ راوی حدیث کے کہے ہوئے الفاظ یاد نہ رکھ سکا بلکہ اُس کا مفہوم بیان کردیا۔ نادان لوگ ان اصطلاحات کے مفہوم سے ناآشنا، حدیث کے متن اور اس کے راوی اور محدثین میں اپنی کج فہمی سے کیڑے نکالنے کی سعیِ ناتمام کرکے پھولوں نہیں سماتے۔ العیاذ باللہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ (رواہ الشیخان)

لغات:- نَهٰی: منع کیا۔ غَرَبَ: غروب ہوا۔ طَلَعَ: نکلا، برآمد ہوا۔

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوجائے اور صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوجائے۔ (اس حدیث کو حضرات امام بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے)

صاحبو ! نمازِ فجر کے بعد نفل نماز یا اور کسی قسم کی نماز حتیٰ کہ اگر کوئی تلاوتِ قرآنِ مجید کررہا ہو اور اس اثناء میں آیتِ سجدہ، تلاوت میں آجائے تو سجدۂ تلاوت میں اُس وقت تک توقف کرے کہ آفتاب طلوع ہوکر نمودار ہوجائے۔ اس طرح نمازِ عصر کے بعد بھی ہر قسم کی نماز اور سجدۂ تلاوت غروبِ آفتاب تک منع ہے۔ جو حضرات بین العصر والمغرب تلاوت کرتے ہیں وہ بھی سجدۂ تلاوت نمازِ مغرب یا نمازِ عشاء کے بعد ادا کرلیا کرتے ہیں۔ یہی طریقہ مستحسن ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ

الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْئُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلَاۃَ مَشْهُوْدَۃٌ مَحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاۃِ حَتّٰی تَغْرُبَ بَیْنَ قَرْنَیِ شَیْطَانٍ وَحِیْنَ تَسْجُدُ الْکُفَّارُ ۔

(رواہ احمد و مسلم و اٰخرون)

لغات :- قَصَرَ یَقْصُرُ قَصْرًا : رکنا ، کم کرنا ، خطا کرنا ۔ اَقْصِرْ : رُک جا ، ٹھہر جا ۔ قرنٌ : سینگ ۔ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ : شیطان کے دونوں سینگ ۔ حِیْنَئِذٍ : اُس وقت ، تب ۔ ظِلٌّ : سایہ ۔ رُمْحٌ : نیزہ ۔ سَجَرَ یَسْجُرُ : بھڑکا ، روشن ہوا ۔ یَسْتَقِلُّ : مستقل ہوجائے ، قائم ہوجائے ۔ فَیْئٌ : ڈھلتی ہوئی چھاؤں ، سایۂ اصلی کے بعد یعنی زوالِ آفتاب کے بعد جو سایہ بڑھتا جاتا ہے اُسے ''فَی'' کہتے ہیں ۔ مستقل سایہ : کسی موسم میں سایہ کی وہ مقدار جس مقدار سے اُس موسم میں سایہ کم نہیں ہوتا جسے فقہا ''سایۂ اصلی'' کہتے ہیں ۔ طلوعِ آفتاب کے بعد جیسے جیسے آفتاب اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ کم ہوتا جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ جب آفتاب اپنا مشرقی سفر ختم کر کے مغرب کی طرف قدم رکھتا ہے تو پھر سایہ بڑھنا شروع ہوتا ہے ۔ اس بڑھنا شروع ہونے سے پہلے کسی چیز کا جو سایہ ہوتا ہے وہ اُس چیز کا ''سایۂ اصلی'' یا ''سایۂ مستقل'' ہے ۔

ترجمہ :- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ ''میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا یا رسول اللہ ! مجھے نماز کے متعلق خبر دیجئے ۔ فرمایا صبح کی نماز پڑھ پھر رُک جا یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے اور بلند ہوجائے ۔ کیوں کہ وہ (آفتاب) شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت اُس (آفتاب) کو کافر سجدہ کرتے ہیں ۔ پھر نماز پڑھ کیوں کہ نماز گواہی دی ہوئی اور حاضر کی ہوئی ہے ۔ (یعنی فرشتے اور وہ مقام جہاں نماز پڑھی گئی یا وہ وقت جس میں نماز پڑھی گئی گواہی دیں گے اور دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں حاضر و متوجہ رہے گا) یہاں تک کہ نیزہ کا سایہ مستقل ہوجائے (یعنی آخری کمی کے بعد بڑھنے لگنے سے پہلے ، نصف النہار) تو پھر نماز سے رُک جا کیوں کہ اس وقت جہنم بھڑکتی ہوتی ہے ۔ پھر جب ''سایۂ زوال'' آجائے تو نماز پڑھ ۔ کیوں کہ نماز گواہی دی ہوئی اور حاضر کی ہوئی ہے ۔ حتٰی کہ تو عصر پڑھ لے ۔ پھر نماز سے رُک جا حتٰی کہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوجائے اور (وہ وقت چلا جائے) جب کافر سجدہ کرتے ہیں ۔ (اس کی روایت امام احمد ، امام مسلم وغیرہ نے کی ہے)

تَتِمَّۃُ اَوْقَاتِ الصَّلٰوۃِ

اوقاتِ نماز کا تتمہ یا بقیہ حصہ

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الصَّلَاۃَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ ۔

(رواہ النسائی و اسنادہ صحیح)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نماز اس کے وقت پر پڑھا کرتے تھے، مگر مزدلفہ اور عرفات میں ۔ (روایت کی اسے امام نسائی نے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عرفات میں یوم حج ۹/ ذی الحجہ کو ظہر و عصر ملا کر پڑھنا لوازمات حج میں سے ہے ۔ اسی طرح عرفات میں اگر مغرب تک یا اس کے بعد بھی ٹھہرنا پڑے تو وہاں مغرب کی نماز نہ پڑھے ۔ بلکہ مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک ہی اذان اور اقامت سے پڑھنی چاہیے ۔ یعنی پہلے مغرب کے فرض ادا کر کے سلام پھیرنے کے بعد اسی وقت عشاء کے فرض بھی اسی جماعت سے ادا کرنا ہے ۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا شَیْئًا ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ :- اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں جو حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ پھر اذان دی ، پھر اقامت کہی ، پھر نماز پڑھی اور دونوں (نمازوں) کے درمیان کچھ نہ پڑھا (یعنی کوئی نماز نہ پڑھی) ۔ (اس حدیث کی روایت امام مسلم نے کی ہے)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَجَّ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَاَتَیْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِیْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذٰلِکَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَصَلّٰی بَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰی ثُمَّ اَمَرَ (اَرٰی) رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ (قَالَ عَمْرٌو لَا اَعْلَمُ الشَّکَّ اِلَّا مِنْ زُهَیْرٍ) ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یُصَلِّیْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ مِنْ هٰذَا الْیَوْمِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا اَتَی النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرِ حَتّٰی یَبْزُغَ الْفَجْرُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَفْعَلُهٗ ۔ (رواہ البخاری)

لغات :- اَتٰی : آیا ۔ حِیْنَ : اثناء ، دوران ۔ عَتَمَة : عشاء کی نماز ، شفق ڈوبنے کا وقت ، رات کا ثلث اول ۔ عَشَآء : رات کا کھانا ؛ تُحَوَّلُ : ہٹا دی جاتی ہے ۔ بَزَغَ : طلوع ہوا ، روشن ہوا ۔

ترجمہ :- حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہا انھوں نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو ہم عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے کچھ قریب مزدلفہ میں آئے تو انھوں نے (عبداللہ نے) ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان دی اور اقامت کہی ۔ پھر انھوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں (سنت) پڑھیں ۔ پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا ۔ پھر حکم دیا (راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ) کسی شخص کو ۔ پھر اس

نے اذاں دی اور اقامت کہی ۔ (عمرو نے کہا، میں تو یہ جانتا ہوں کہ شک زہیر ہی کو ہوا ہے جو اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہیں) پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں، پھر جب پو پھٹ گئی تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نہیں پڑھا کرتے تھے اس وقت مگر نماز اِسی مقام پر اور آج ہی کے روز ۔ عبداللہ نے کہا کہ وہ دونوں ایسی نمازیں ہیں کہ اپنے وقت سے ہٹا دی جاتی ہیں، لوگوں کے مزدلفہ آنے کے بعد نمازِ مغرب اور فجر کے خوب روشن ہونے تک نمازِ صبح ۔ اُنھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے ۔

(روایت کیا اسے امام بخاریؒ نے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَ يُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ ۔ (رواه الطحاوي و احمد و الحاكم و اسناده حسن)

ترجمہ:۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفرؔ میں ظہر کی نماز پڑھنے میں دیری فرماتے اور عصر (وقت سے) پہلے پڑھ لیتے اور مغرب میں تاخیر فرماتے اور عشاء کو (وقت سے پہلے) کردیتے تھے ۔

(اس حدیث کی روایت طحاوی، امام احمد اور حاکم نے کی ہے)

وَعَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ اَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلَاةَ قَالَ سِرْ سِرْ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعْتُ فَسَارَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ ۔

(رواه ابوداؤد والدار قطني واسناده صحيح)

لغات:۔غَابَ: غائب ہوا۔ مَسِيْرَةً: مسافت ۔

ترجمہ:۔حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد سے مروی ہے کہ ابنِ عمرؓ کے موذن نے "الصلوٰۃ" پکارا (یعنی نماز کو آؤ) تو ابنِ عمر نے کہا "چلو چلو"، یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے پہلے (یعنی غائب ہونے کچھ دیر تھی) اُتر پڑے (سواری سے) پھر مغرب کی نماز پڑھی ۔ پھر انتظار کیا حتّٰی کہ شفق غائب ہوگئی، پھر عشاء پڑھی، پھر کہا رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی کام جلدی سے کرنا ہوتا تو آپؐ ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ پھر ایک رات اور دن میں تین روز کی مسافت طے کرلی ۔

(اس کی روایت ابوداؤدؔ اور دارقطنیؔ نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

بَابُ الْمَسَاجِدِ

یہ باب مسجدوں کے بارے میں ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۔

(آیت ۲۹ ۔ سورۃ الاعراف)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر نماز کے وقت اپنے چہرے سیدھے کرو (یعنی اپنی توجہ کو راست کر ڈالو) اور اس کے لئے اطاعت کو خالص کر کے اُسے پکارو اور دُعائیں مانگو ۔

اس باب سے اس آیت کا تعلق اس طرح ہے کہ اگرچہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ ہے (یعنی جس طرف منہ کرلو اُدھر "وَجْهُ اللّٰہ" ہے) تاہم عبادت کے لئے کسی نہ کسی خاص جہت کی طرف رُخ ضروری ہے ، تو گویا یہاں مسجد حرام کی طرف توجہ کرنے کا استنباط بھی اس آیت سے کیا جارہا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۔ (آیت ۳۱ ۔ سورۃ الاعراف)

ترجمہ :- اے آدم کی اولاد ، اے لوگو! ہر وقت جب تم مسجد کے قریب (یعنی مسجد کو جاؤ) تو اپنی زینت لے لو (یعنی اپنے آپ کو آراستہ کرلو) ۔

صاحبو ! مشرکین کی یہ حالت تھی کہ مسجدِ حرام میں مرد تو مرد عورتیں تک ننگی طواف کرتی تھیں ۔ اسلام نے اس رسم قبیح کو مٹایا ۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ مسجد میں آؤ تو با زینت آؤ ۔ ''زینت'' کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ ستر پوشی ہے جس کا جواز اس آیت سے نکلتا ہے ۔ خاص کر مسجد جانے کے وقت ، جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اس کی اہمیت زیادہ ہوجاتی ہے ۔

صاحبو ! آج کل مسلمان نہ تو صورت مسلمانوں کی بنا رہے ہیں اور نہ لباس ۔ صورت سے مرد اور عورت کا امتیاز بھی اکثر مشکل ہوتا ہے ۔ لباس بھی وہی فرنگی ۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان آزاد ہوگیا اور انگریزوں نے ہندوستان چھوڑ دیا ۔ میں کہتا ہوں انگریزوں نے ہندوستان چھوڑا مگر انگریزیت ہر ہندوستانی کے خون میں سرایت کرگئی ہے ۔ لباس سے مقصود سردی گرمی سے حفاظت اور ستر پوشی ہے ۔ مگر خدا فیشن کا بھلا کرے اس کی بدولت ہر چیز اُلٹی ہوگئی ہے ۔

حضرت استاذ العلماء مولانا انوار اللہ صاحب فضیلت جنگ علیہ الرحمہ کی نسبت مشہور ہے جب حضور نظام کے دربار میں شاہی لباس ، دستار ، عبا پہن کر جانے لگے تو نماز کے وقت بھی اسی طرح دستار و عبا پہن کر نماز ادا فرماتے ۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا کہ جب دنیا کے بادشاہ کے روبرو شاہی لباس سے جاؤں تو پھر دین و دنیا کے شہنشاہ کے سامنے بے ڈریس کیسے حاضری دوں؟

ایک اور بزرگ تھے جنھوں نے نماز کے لئے ایک خاص لباس مختص کرلیا تھا۔ نماز ادا کرتے ہی اُسے اُتار کر رکھ دیتے تھے۔ اس میں بڑا اہتمام کرتے تھے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آج کل کے مسلمان اگر مسجد میں اپنے "یونیفارم" میں نہ آئیں تو پھر ان کا حشر کیا ہوگا؟ (یونیفارم سے مراد وہ لباس اور اس کی تمام قسمیں جو مسلمانوں کا شعار ہے یا رہا ہے) اگر کوئی اللہ کا بندہ جمعہ یا عید کی نماز کو آئے بھی تو وہی کوٹ پتلون بلکہ قمیص اور پتلون، ننگے سر۔ مسجد میں آکر بیٹھے۔ اِدھر اُدھر نگاہ ڈالی، دیکھا ہر ایک کا سر کسی نہ کسی طرح ڈھکا ہوا ہے تو مجبوراً دستی نکالی اور سر پر بری طرح باندھ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی میں شمار ہوگا۔ ایک فوجی بغیر صحیح ڈریس کے اپنی جماعت (رجمنٹ) میں شریک نہیں ہوسکتا۔ ڈریس تو بڑی بات ہے، کوئی بٹن برابر نہ ہو، بیلٹ (belt) ٹھیک نہ ہو یا ڈریس کا کوئی حصہ بھی مَیلا ہو تو ریمارکس ہوتے ہیں۔ ایک ہندو اپنے شعار دھوتی، چُٹیا، کم سے کم ایک سکھ دنیا کے کسی کونے میں ہو اور کسی تہذیب میں اپنی داڑھی اور پگڑی سے نہیں شرماتا۔ یہ مسلمان ہی ہے کہ نماز ہو یا روزہ ان میں اسلام کے شعار کا لحاظ رکھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا۔ آہ افسوس! صد افسوس!! جس مذہب نے پانی پینے بلکہ سانس لینے تک کے قواعد اور ضابطے سکھائے ہیں آج اس کے پیروؤں نے اُن سب سے آزادی حاصل کرلی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۔ (آیت ۱۸۔ سورۃ التوبۃ)

لغات:- یَعْمُرُ: تعمیر کرتا ہے، آباد کرتا ہے۔ لَمْ یَخْشَ: ہرگز نہیں ڈرا۔

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی مسجدوں کو تو وہی شخص معمور (آباد) کرتا ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لاچکا ہو اور نماز قائم رکھتا ہو (یعنی اُس کا پابند ہو اور جس طرح اُس کو ادا کرنا چاہیے اُسی طرح ادا کر رہا ہو) اور جس نے زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

فِیْ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ : اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ (سورۃ فاتحہ)

ترجمہ:- سورۃ فاتحہ میں ہے: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد کے خواہاں ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ چلا۔

صاحبو! سورۃ فاتحہ کی اوپر کی دونوں آیتوں میں نَعْبُدُ، نَسْتَعِیْنُ اور اِهْدِنَا جمع کے صیغے ہیں اور ہر نمازی کو ان آیتوں کا ہر نماز میں پڑھنا ضروری ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرض نمازیں جماعت ہی سے ادا کی جانی چاہیے اور حضورؐ کے زمانہ سے جماعت کی اہمیت ثابت ہے اور جماعت کے لئے مسجد کی اہمیت ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ :- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا
"جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ نے (بھی) اس کے لئے اس کے جیسا (محل) جنت میں بنایا۔
(اس حدیث کی روایت ترمذی نے کی)

صاحبو! عربی میں ماضی کا صیغہ اس وقت آتا ہے جب کہ مستقبل میں اس کام کے ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو۔ اس حدیث میں بھی اللہ تعالیٰ کے محل بنوا دینے کو فعلِ ماضی میں اس لئے کہا گیا ہے کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ خلافِ وعدہ، (یعنی وعدہ خلافی کرنا) اللہ کی شان نہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذَالِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ"، وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ۔

(رواہ مسلم و فی معناہ فی البخاری)

لغات :- تُضَعَّفُ : اضافہ کردیا جاتا ہے، دُگنا کردیا جاتا ہے۔ سُوْقٌ : بازار۔ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا : پچیس (۲۵) گنا زیادہ۔ تَوَضَّاَ : وضو کیا۔ لَمْ يَخْطُ : قدم نہیں اُٹھایا۔ خُطْوَةٌ : قدم، اس کی جمع خُطُوات ہے۔ رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعًا : اٹھانا۔ رَفُعَ يَرْفُعُ رِفْعَةً : بلند ہونا، بلند کرنا۔ حَطَّ يَحُطُّ حَطًّا : گرنا، اُتارنا، زائل ہونا۔ خَطِيْئَةٌ : خطا، گناہ، ایک خطا۔ لَمْ تَزَلْ : کم نہیں کئے، زائل نہیں کئے (یعنی ہمیشہ) مَادَامَ : جب تک کہ، اس وقت تک۔ مُصَلّٰى : جائے نماز، نماز کی جگہ۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرد کی نماز (جو) جماعت میں ہو دوگنی ہوتی ہے بہ نسبت اس کی نماز کے (جو) اس کے گھر میں ہو اور اس کے بازار میں پچیس (۲۵) گنا زیادہ اور وہ اس لئے کہ جب اُس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا (حالانکہ) اُسے (گھر سے) نماز کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں نکال رہی ہے تو اس نے کوئی قدم نہیں ڈالا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگیا اور اس (قدم) کی وجہ سے اُس کا ایک گناہ زائل کردیا گیا۔ پھر جب اس نے نماز پڑھی تو ہمیشہ فرشتے اُس پر صلوات بھیجتے رہتے ہیں (دُعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ) "اے اللہ! اس پر رحمت و برکت نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما" اور جب تک تم میں

کا کوئی شخص نماز کے انتظار میں ہو تو وہ نماز میں ہے۔ (یعنی نماز میں جتنی دیر رہنے کا جو اُجر ہوگا اُسے نماز کے انتظار میں رہنے کا وہی اُجر ملے گا۔)

(اس حدیث کو مسلم نے ان الفاظ میں روایت کیا اور بخاری میں بھی اسی معنی میں یہ حدیث مروی ہے)

صاحبو! اس حدیث میں گھر کی نماز کے مقابل جماعت کی نماز اور بازار کی نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے ہماری دلیل کو مزید تقویت ہوتی ہے کہ فرض نمازیں جماعت ہی سے ادا کی جانی چاہئیں، اور اسی لئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ، نَسْتَعِیْنُ اور اِھْدِنَا جمع کے صیغے آئے ہیں۔ اصل نماز دراصل فرض نماز ہی ہے۔ سنتیں اور نوافل تو اس لئے ہیں کہ ان کا ثواب مل کر اچھے درجے پر پہنچائے۔ جیسے کہ طالب علم کو مضامین اختیاری (Optionals) کے نمبرات اچھے اور امتیازی درجہ کی کامیابی میں مدد دیتے ہیں۔ پس نمازی کو چاہئے فرض کے ساتھ سنت و نوافل بھی پڑھے۔ اطمینان سے وضو کرے، کپڑوں اور نماز کی جگہ کی پاکی کا خیال رکھے۔ نماز کی ادائی کے وقت فضول وسوسوں اور پریشان خیالی سے بچ کر اللہ کے حضور میں حاضری کے خوف اور خشیت سے نماز ادا کرے۔ جماعت میں جو فرض ادا ہو اس کا ثواب ۲۵ گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح جماعت میں مصلی جس قدر زیادہ ہوں ثواب کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ جماعت کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ پانچ وقت محلّہ کے سارے مسلمان مسجد میں جمع ہو کر ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں۔ جمعہ کو ہفتہ واری اجتماع جامع مسجد میں ہوتا ہے۔ سال میں دو دفعہ سالانہ کانفرنس عیدگاہ میں ہوتی ہے۔ عمر میں کم از کم ایک بار بین الممالک موتمر اسلامی حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر منعقد ہوتی ہے اور اس نظم و ضبط کے ساتھ کہ دنیا میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ اس سے اسلام میں مرکزیت کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْ مَاسِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (رواهُ الشیخان)

ترجمہ:- یہ حدیث بھی حضرت ابوہریرہؓ سے (روایت کی گئی ہے) کہا اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز اس (مسجد) کے سوا (دوسری مسجدوں) میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے، بجز مسجدِ حرام (کعبۃ اللہ شریف) کے۔ (اس کی روایت بھی حضرات شیخان نے کی ہے)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

(قال الترمذی هذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ)

لغات:- لَا تُشَدُّ: نہ باندھی جاتیں۔ رِحَالٌ: سواریاں، کوچ، منزل۔ جمع ہے رِحَلٌ رَحِیْلٌ کی۔ اَقْصٰی: دور، کنارا۔

المسجدالاقصیٰ : بیت المقدس کی مسجد جو فلسطین میں ہے۔ چونکہ کعبۃ اللہ شریف سے مسجد اقصیٰ کافی فاصلے پر ہے اس لئے "مسجد اقصیٰ" یعنی بہت دور کی مسجد اس کا نام پڑ گیا۔

ترجمہ :- حضرت ابو سعید خدریؓ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے، فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے: "سواریاں باندھی نہیں جاتیں (یا باندھی نہ جائیں گی) مگر تین مسجدوں کی طرف، مسجدِ حرام (کی طرف) اور میری اس مسجد (کی طرف) اور مسجدِ اقصیٰ (کی جانب)۔ (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ ۔ (رواہ ابوداؤد و اسنادہ حسن)

لغات :- وَجِّهُوْا : صیغہ جمع امر ہے۔ رُخ کرو، منہ کرلو۔ لیکن جب عَنْ حرف عطف آئے تو معنی بدل جاتے ہیں۔ وَجِّهُوْا عَنْ : منھ پھیر لو، رُخ پلٹالو۔ اسی طرح "رَغِبَ" کے معنی رغبت کیا، خواہش کیا لیکن اس فعل کے ساتھ عَنْ حرف عطف آیا تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں۔ رَغِبَ عَنْ : بے رغبتی کیا، انکار کیا۔ لا اُحِلُّ : میں حلال نہیں کرتا، میں دُرست نہیں سمجھتا۔ حَـائِض : جسے حیض جاری ہو۔ عربی میں یہ لفظ خود مونث ہے۔ مرد کو حیض تو آتا نہیں۔ لہذا "حائضہ" نہیں کہا جاتا۔ البتہ اُردو میں حائضہ کہتے ہیں۔ جُنُبٌ : جنبی، جسے غسل کی ضروری حاجت ہو۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) کہا انھوں نے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان گھروں کے رُخ (دروازے) مسجد سے دوسری جانب پھیر دو کیونکہ میں حائض اور جنبی کے لئے مسجد میں (داخلہ) حلال نہیں کرتا۔ (جائز نہیں سمجھتا)۔

صاحبو! مسجد نبوی کے اطراف جو مکانات صحابہ نے تعمیر کر لئے تھے اُن کے دروازے مسجد میں آنے کی سہولت کے مدنظر مسجد کے اندر کی طرف ہی تھے۔ اور جب کسی گھر کا دروازہ مسجد میں ہو تو گھر میں آنے جانے والوں کے لئے ناگزیر ہوتا ہے کہ خواہ وہ کسی حالت میں ہوں مسجد ہی سے ہو کر گزریں۔ اس لئے آپؐ نے مسجد کے اطراف کے ان سارے گھروں کے دروازے جو مسجد کے اندر تھے بند کردیئے اور دوسرے رُخ سے اُن کے دروازے قائم کرلینے کا حکم دیا۔ البتہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے کو قائم رہنے دیا۔ چنانچہ آج تک حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اوّل کے مکان کی یادگار "باب ابوبکر" کے نام سے مسجد نبوی کے داہنی جانب یعنی مغربی سمت میں جدھر "باب الرحمت" نامی دروازہ ہے اسی کے بازو "باب ابوبکر" بھی ہے۔ آپ کا مکان توسیع میں آگیا صرف دروازے کا نام باقی رہ گیا۔ مسجدِ نبوی کی جہت کعبہ جنوب کی طرف ہے۔

(اس حدیث کی روایت ابوداؤد نے کی اور اس کی اسناد "حسن" ہے)

وَعَنْ جابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ ۔ (رواہ الشیخان)

لغات:- اَکَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا وَمَاْکَلًا ؛ کھانا۔ اَلْمُنْتِنَۃُ ؛ بدبودار۔ تَتَأَذّٰی ؛ تکلیف، اذیت محسوس کرتے ہیں۔ اَذیٰ، اَذِیَّۃٌ ؛ تکلیف، ضرر۔

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اس بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے آدمی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (اس حدیث کی روایت حضرات شیخین نے کی ہے)

صاحبو! شجرِ منتنہ سے مراد لہسن کا درخت ہے۔ یعنی جو شخص لہسن کھائے اُسے مسجد میں داخلے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا۔ لہسن کی بو نہایت تیز اور بُری، بساند ہوتی ہے۔ اس ممانعت سے دو باتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعتِ مبارکہ کس قدر نفیس تھی کہ لہسن کی بدبو بھی ناگوار تھی۔

۲۔ مسجد میں ملائکہ کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ مسجدِ حرام میں تو ہمیشہ ستر ہزار فرشتے اُتر کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ جب یہ اپنا طواف پورا کر لیتے ہیں تو اُن کی جگہ دوسری جماعت ملائکہ کی اُترتی ہے۔ اور یہ جماعت اوپر چلی جاتی ہے۔ اس طرح رات دن چوبیس گھنٹے مسلسل نزولِ ملائکہ ہوتا رہتا ہے۔ جس طرح زمین پر کعبہ کے اطراف طواف کیا جاتا ہے اسی طرح کعبہ کی اس عمارت کے عین اوپر آسمان پر ''بیت المعمور'' ہے اور وہاں بھی اسی طرح فرشتوں کی ٹولیاں طواف میں مصروف ہیں اور اسی طرح مسجدِ نبوی میں بھی ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور اُن کی ٹولیاں حضور اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر پر درود و سلام کا تحفہ پیش کرتی رہتی ہیں۔ باری باری سے فرشتوں کی ٹولیاں آتی جاتی رہتی ہیں۔ عام مساجد میں بھی جب ذکرِ الٰہی، قرآن، حدیث اور دینی اذکار ہوں تو فرشتوں کی جماعتیں نزول کرتی رہتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتّٰی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُھَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ ۔ (رواہ ابوداؤد و اٰخرون و صَحَّحَہُ ابنُ خُزَیمۃ)

لغات:- عُرِضَتْ ؛ پیش کی گئی۔ عَلَیَّ ؛ مجھ پر۔ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ ؛ میرے سامنے اُجور، ثواب پیش کئے گئے۔ جب جمع مکسر (اُجور) آتی ہے تو فعل واحد مونث لایا جاتا ہے۔ اُجُوْرٌ ؛ اجر کی جمع۔ کیوں کہ اَجر کے حروف کو جوں کا توں باقی نہیں رکھا گیا بلکہ ''ج'' اور ''ر'' کے درمیان واؤ شامل کر اُسے توڑ دیا گیا یعنی ''مکسور'' بنا دیا گیا۔ برخلاف مُسْلِمٌ۔ مُسْلِمُوْنَ۔ اس جمع میں ''مسلم'' کے لفظ کو جوں کا توں رکھ کر ''ون'' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں ''مسلم'' کا لفظ سالم محفوظ ہے۔ ایسی جمع کو جمعِ سالم کہتے ہیں۔ اَلْقَذَاۃُ، قَذًی ؛ کوڑا کرکٹ، باریک مٹی۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے میری اُمت کے ثواب پیش کئے گئے حتی کہ اُس کچرے کا ثواب بھی جس کو کوئی شخص مسجد سے نکالتا ہے۔

(اس حدیث کی ابوداؤد اور دوسروں نے روایت کی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے)

صاحبو! مسجد کے اندر یا صحن مسجد سے کچرا، کوڑا صاف کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔ اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ملاحظہ میں پیش ہوکر ہم غلاموں کے نامۂ اعمال میں شامل کیا جاتا ہے۔ جب گنہگار اُمت کے ایسے چھوٹے چھوٹے کاموں کا معاوضہ، اُجر وثواب حضورؐ کے سامنے پیش ہوتا ہے اور سرکارؐ ملاحظہ فرماتے ہیں تو ہمارا بھی یہ فریضہ ہونا چاہئے کہ ایسے اعمال کریں جن کا اُجر حضورؐ کے ملاحظہ میں پیش ہو اور حضورؐ کی خوشنودی کا موجب ہو سکے۔

حضرت غوث الاعظمؓ سے ایک حدیث مروی ہے۔ لَا يُشَاكُ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةٍ اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَهَا۔

ترجمہ:- تمہارے پاؤں میں کانٹا نہیں چبھتا مگر میں اس کا درد محسوس کرتا ہوں۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ۔۔ (''خود تم میں ایسا رسول آیا ہے جس پر وہ تمام چیزیں جو تم کو تکلیف دہ ہیں، دشوار گزرتی ہیں''۔) اس کا کیا مطلب؟ جب تک ہمارے حال سے حضورؐ واقف نہ ہوں، ہمارے تکلیفیں اس ذاتِ گرامی پر کس طرح شاق گزرتی ہیں۔ افسوس بعض خشک مزاج روکھے پھیکے حضرات اپنی تنگ نظری کا مظاہرہ کرتے ہیں مثل اس چمگادڑ کے جو سورج کی روشنی کی تاب نہ لا کر اُسے کوسنے لگتی ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

(اگر دن میں چمگادڑ کی آنکھ اُسے نہیں دیکھتی تو آفتاب کے چشمۂ نور کا اس میں کیا قصور ہے؟)

مقامِ غور ہے۔ کانٹا چبھے یہاں ہمارے پاؤں میں اور اُس چبھن کی اذیت ہمیں محسوس ہونے سے پہلے وہاں اُس رحمتِ دو عالم کو کیسے پہنچتی ہے۔ یہ لاسلکی اطلاعیں کس طرح آن کی آن میں ہوجاتی ہیں، اُن سے پوچھو جن کے پاس یہ لاسلکی نظام ہے، اور چالو ہے۔

کشش تو دیکھیے مجنوں کے عشقِ کامل کی　　　اِدھر خیال بندھا اور اُدھر چلی لیلیٰ

میاں! اس راہِ محبت میں مجنوں بن تو لیلیٰ خود چلی آئے گی۔

مسجد جو دراصل اللہ کا گھر ہے وہ بہت قابلِ احترام مقام ہے۔ وہاں جب تک رہیں اللہ رسول کی باتیں، دینی مسائل، قرآن، حدیث کے معنی پڑھتے سنتے رہیں۔ دنیا کی بیہودہ بکواس اور غلط گفتگو، گپ شپ، ہنسی مذاق، غیبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ۔ (رواہ الشیخان)

ترجمہ:- حضرت ابوقتادہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اُس کو چاہئے کہ دو رکعت پڑھ لے۔ (اس کی روایت شیخین نے کی ہے)۔

اس نماز کو ''صلوٰۃ تحیۃ المسجد'' کہتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ وَ اَبِیْ اُسَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ : "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" وَ اِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ"۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ:- حضرات ابوحمید اور ابو اُسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اُن دونوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیئے کہ "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" کہے (یا اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر آئے تو چاہیئے کہ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ" کہے۔ (یا اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا خواہاں ہوں)۔

(اس کی روایت حضرت مسلمؒ نے کی)

عَنْ ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ وَلْیَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و ابنُ خُزیمۃ و اسنادہ حسنٌ)

لغات:- اَمَۃٌ: لونڈی، کنیز۔ اس کی جمع۔ اِمَاءٌ۔ تفلٌ: تھوک۔ تفِلات: میلی کچیلی (یعنی بغیر عطر لگائے، بغیر خوشبو کے)۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو اور اُنھیں (یعنی آنے والی عورتوں کو) چاہیئے کہ میلے کچیلے لباس میں آئیں (یعنی بناؤ سنگھار کر کے ٹھاٹ باٹ کے لباس سے ملبوس ہو کر نہ آئیں۔ خوشبو، عطر لگا کر نہ آئیں۔ میلے کچیلے کپڑوں سے مراد وہ عام لباس ہے جو عورتیں گھروں میں پہنے رہتی ہیں)۔

(اس کی روایت امام احمد، ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے کی اور اس کی اسناد حسن (بہتر) ہیں)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : لَوْ اَدْرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ (اخرجہ الشیخانُ)

لغات:- اَدْرَکَ: پایا۔ لَوْ اَدْرَکَ: اگر وہ پاتا۔ اِحْدَاثٌ: کسی نئی بات کا جاری کرنا۔ اَحْدَثَ: نئی بات پیدا کی۔

ترجمہ:- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اگر نبی اکرم ﷺ ان حالات کو پاتے (یعنی دیکھتے) جن کو عورتوں نے نکالا ہے (یعنی حجاب کی کوتاہیوں اور زینت کی نمائش کا جو رواج اپنایا ہے) تو آپ انھیں مسجد جانے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

(اس کی روایت حضرات شیخینؒ نے کی)

صاحبو! بی بی عائشہ کیا فرمائے: (یعنی اُن کے فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ) مقدمہ حرام کا حرام، مقدمہ واجب کا واجب، مقدمہ سنت کا سنت اور مقدمہ مکروہ کا مکروہ ہے (اُصولِ فقہ) جو نئی باتیں پیدا کی گئی ہیں اُس پر توجہ دلائے ہیں۔

نماز فرض ہے اور وضو کرنا اُس کا مقدمہ ہے اس لئے وضو بھی فرض ہے۔ ہر وہ چیز کہ اصل چیز ہو نہیں سکتی بغیر اُس کے تو وہ بھی اصل جیسا حکم رکھتی ہے۔

مقدمہ بے حیائی کا بے حیائی ہے۔ مَردوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا حرام ہے۔ اس واسطے اس کا مقدمہ خوشبو لگانا حرام ہے۔

صاحبو! رسولِ مقبول ﷺ کے زمانہ میں مسجدِ نبوی میں عورتوں کو نماز ادا کرنے کی اجازت تھی۔ مگر یہ یاد رہے کہ حضورؐ نے اُن عورتوں کے آنے جانے اور نماز کی ادائی کے لئے مسجدِ نبوی کا بایاں حصّہ مختص فرمایا تھا۔ اُن کے آنے جانے کا دروازہ بھی الگ تھا جس کا نام "باب النساء" آج تک قائم اور وہ دروازہ موجود ہے۔ اس دروازہ سے مَردوں کو اجازت نہ تھی۔ پھر یہ کہ جیسا ابو ہریرہؓ کی حدیث گزری حضورؐ نے انھیں میلے کچیلے اور معمولی کپڑوں میں آنے کی اجازت دی تھی، نہ کہ زینت اور حجاب کے نقائص کے ساتھ۔

حضور نبی اکرمؐ کے بعد ایک تو یوماً فیوماً (دن بدن) اسلام پھیلتا گیا۔ عرب کے علاوہ عجم میں بھی غیر مسلم جوق در جوق مشرف بہ اسلام ہوتے گئے اور ماحول بھی بدلتا گیا۔ ان حالات کا اندازہ کر کے حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطابؓ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے روک دیا ہے تو اس وقت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے وہی الفاظ فرمائے جو اوپر درج ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اب وہ حالات نہیں رہے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں تھے۔ اس لئے عمرؓ نے اچھا کیا جو دَرِ فتنہ کو بند کر دیا۔ اگر حضورؐ خود بھی ان حالات کو ملاحظہ فرماتے تو عورتوں کے داخلۂ مسجد کو منع فرما دیتے۔ یہ حکیمانہ ارشاد بی بی عائشہؓ نے فرمایا۔ ظاہر ہے ایک عورت ہی عورت کے حالات کا صحیح جائزہ لے سکتی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کی ممانعت کے بعد عورتوں نے بی بی عائشہؓ ہی سے اپنی شکایت کی تھی۔ مگر ام المؤمنین نے اپنے ماں پن کا صحیح حق ادا فرما دیا۔

مسلمانو! حضورؐ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تقریباً تین سال فرائض خلافت انجام دیئے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کل مدّت پندرہ بیس سال ہو سکتی ہے۔ (یعنی عورتوں کو حضورؐ کی اجازت مل کر) اس اثناء میں حالات جو بدلے تو حضرت عمرؓ نے انھیں بھانپ کر ممانعت کر دی۔ حالاں کہ وہ زمانہ خیر القرون ہی تھا۔ ابھی صف اوّل کے صحابہ موجود تھے۔ دُرّہ عمرؓ (یعنی حضرت عمر کے کوڑوں کے ڈر) سے شیطانی قوتیں غائب تھیں۔ اس پر بھی حضرت عمرؓ نے منع فرما دیا۔ کس کام سے؟ خانہ خدا میں آ کر ادائی نماز سے۔

آج جو لوگ عورتوں کے پردے کے خلاف ہنگامہ آرائی کرتے ہیں اس پر ذرا غور کریں۔ دراصل بھولی بھالی عورتوں کو اپنا کھلونا بنانے کی خاطر مَردوں ہی نے چیخ پکار کی۔ عورتیں ان ہتھکنڈوں سے ناواقف تھیں، ان کے جھانسے میں آ گئیں۔ انہوں نے مَردوں کو اپنا خیر خواہ سمجھا۔ بعد کے عواقب پر غور نہیں کیا۔ پس پھر کیا تھا شیطان کامیاب ہو گیا۔ یہ سچ ہے کہ ہر وہ عورت جو پردہ کی مخالف ہے بدچلن نہیں۔ مگر یہ تو سوچو کہ آگ اور پھوس کا ساتھ کیسے مناسب ہو سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں جس فتنہ کا سدِ باب ضروری سمجھا آج اُس دور اندیشی کی داد غیر مسلم بھی دینے پر مجبور ہیں۔ آج بے پردگی کے بُرے اثرات کا رونا یورپ اور امریکہ کے دانش مند رو رہے ہیں۔ آہ! مرحوم اکبر (الٰہ آبادی) نے کیا خوب کہا تھا۔

یہ پردہ ذرکو سوئے قوم کس نے بھیجا ہے ÷ کہ جس کی بحث سے مجروح ہر کلیجا ہے

یہی ترقیٔ تہذیب ہو تو پھر اک دن ÷ ازار بند کو کہہ دیں گے ظبس بے جا ہے

خود فقیر نے بھی کچھ اشعار پردہ کے سلسلہ میں لکھے تھے جو بہ ظاہر طنزیہ ہیں مگر چشم بینا کے لئے حقائق ہیں ۔ ان کے منجملہ چند اشعار یہ ہیں ۔

سلکشن ہے نوشاہ کا سینما میں — ہوئیں دور شادی کی دشواریاں ہیں
نہ شوفر سے پردہ نہ بٹلر سے پردہ — تو آپا کی بھی ناز برداریاں ہیں
اگر آپ کے باغ کا پھول سونگھیں — بُرا کیا ہے ؟ یہ تو رواداریاں ہیں
ادھر تم بھی خوش ہو ادھر ہم بھی خوش ہیں — یہ آزادیوں کی مزے داریاں ہیں
ہر اک اپنی ماں کا ہے بیٹا یقیناً — اب آگے خدا ہی کی ستاریاں ہیں
کٹیں چوٹیاں سب کی فیشن کے ہاتھوں — بس اب ناک کٹنے کی تیاریاں ہیں
حیا سوز ہیں سینما کے تماشے — یہ قہر خدا کی شرر باریاں ہیں
مَعاذ اللہ! مَعاذ اللہ! — یہ کیا جہل ہے ، کیا غلط کاریاں ہیں ؟

(حسرت صدیقی)

عَنْ اَبِی هُرَیرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنْ اِئْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا (رواہ الترمذی)

لغات :- اِذَا اُقِیْمَتْ : جب قائم ہوجائے ، کھڑی ہوجائے ۔ (نماز عربی میں مونث ہے اسی لئے فعل تانیث "اُقِیْمَتْ" لایا گیا ۔ عربی میں جن کلموں کے آخر "ۃ" ہو وہ مونث ہوتے ہیں) ۔ لا تَاْتُوْهَا : تم اُس کے پاس مت آؤ ۔ تَسْعَوْنَ : جمع حاضر مضارع ۔ سَعٰی یَسْعٰی سَعْیًا : کوشش کرنا ، دوڑنا ، یہاں تیزی سے چلنا مراد ہے ۔ بعض وقت "سعی" بمعنٰی چلنے کے بھی آتے ہیں ۔ جیسے قرآنِ مجید میں ارشادِ باری ہے ۔ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ (سورۃ الجمعۃ) جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم یادِ خدا کی طرف چل پڑو ۔ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ : تم پر بُردباری ، اطمینان لازم ہے ۔ تا پر زبر ، کیوں کہ یہ مفعول ہے ۔ دراصل اَلْزِمُوْا السَّكِیْنَةَ ہے یعنی اطمینان و سکون لازم سمجھو ۔ اسی لئے تا مفتوح ہے (زبر ہے) ورنہ اگر مبتدا اور خبر کا لحاظ ہوتا تو السکینۃ کی تا مضموم ہوتی (پیش ہوتا) ۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب نماز ہو رہی ہو تو اُس کے پاس (یعنی اس کے لئے) دوڑتے ہوئے مت آؤ ، بلکہ چلتے ہوئے آؤ کہ تم پُروقار اور پُرسکون ہو پھر جس قدر تمھیں ملے پڑھ لو اور جس قدر تم سے چھوٹ جائے اسے پوری کرلو (یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد) ۔

(اس کی روایت ترمذی نے کی ہے)

صاحبو ! مسجد کا احترام بہت ضروری ہے وہ اللہ کا گھر ہے ۔ وہاں ذرا بھی سوء ادبی نہ ہونے پائے ۔ دنیا کی باتیں، فضول بکواس ہرگز نہ ہو ۔ خصوصاً جب جماعت کھڑی ہوجائے تو بعد آنے والے چپ چاپ قدم آہستہ آہستہ اُٹھا کر شامل ہوں ۔ دھپ دھپ کرتے آنا تمام جماعت کے مصلیوں میں خلل اندازی کا موجب ہے ، اس لئے منع ہے ۔ اور اس کی بھی احتیاط ضروری ہے کہ مسجد میں جماعت کھڑی ہوجائے تو بعد آنے والے پوری احتیاط کریں ۔ بعض لوگ مسجد میں وضو کرتے وقت خصوصاً نماز فجر میں وضو سے پہلے منہ دھوتے اور حلق میں انگلیاں ڈال کر زور زور کی آواز سے صفرا خارج کرتے ہیں ۔ یہ طریقہ احترامِ مسجد کے منافی ہے ۔ خصوصاً جب کہ مسجد میں کچھ لوگ سنتیں پڑھتے ہوں یا تلاوتِ قرآن مجید میں مصروف ہوں ۔ بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ گھر سے وضو کرکے چلیں (جیسا کہ حدیث گزری کہ ہر قدم پر ایک نیکی ملتی اور ایک خطا معاف ہوتی ہے) نیز فرض سے قبل کی سنتیں گھر پر ادا کرکے نکلیں ۔

ایک اور احتیاط بھی ضروری ہے کہ اگر امام رکوع میں ہو تو نیت کرکے (نیت جماعت کے قریب آتے ہوئے کرسکتے ہیں) تکبیر تحریمہ کے بعد کچھ دیر (کم سے کم رکوع یا سجدہ کی ایک تسبیح کے برابر) وقفہ کرتے کھڑے ہوں ۔ یہ قیام ہے اور قیام فرض ہے ۔ اس کے بعد رکوع میں ملنے کا موقع نہ ملے تو یہ رکعت بعد میں پوری کرلیں ۔ **مگر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رکوع میں چلے جانے سے قیام ترک ہوگیا جو فرض تھا ۔ لہذا نماز فاسد ہوگئی اور پھر سے ادا کرنا ہوگا ۔**

بابُ الاذان

یہ باب اذان کے بارے میں ہے

قال اللّٰہُ تعالٰی : یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (آیت ۹ ۔ سورۃ الجمعہ)

ترجمہ :- اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ اے ایمان والو ! جب جمعہ کے روز نماز کے لئے پکارا جائے (اذان ہو) تو اللہ کی یاد (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف چل پڑو اور (خرید و) فروخت چھوڑ دو ۔ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اگر تمہیں علم ہو (تو تم اُسے جانو گے) ۔

عَنْ عبدِ اللّٰہِ بنِ زَیدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عنہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْھَمَّ بِالْبُوْقِ وَاَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ فَاُرِیَ عبدُاللّٰہِ بنُ زیدٍ فِی الْمَنَامِ قَالَ رَاَیْتُ رَجُلاً عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ یَحْمِلُ نَاقُوْسًا فَقُلْتُ لَہٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! اَتَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِہٖ ؟ فَقُلْتُ " اُنَادِیْ بِہٖ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَیْرٍ مِنْ ذٰلِکَ ؟ قُلْتُ وَمَا ھُوَ ؟ قَالَ تَقُوْلُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَـمَّـدًا رَّسُـوْلُ اللّٰهِ ـ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ـ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَـلَاحِ ـ اَللّٰـهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَ بِمَا رَاٰى ـ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! "رَاَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا" فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَاٰى رُؤْيَا ـ فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ وَاَلْقِهَا عَلَيْهِ وَلْيُنَادِ بِلَالٌ، فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ" قَالَ خَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ اِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيْ بِهَا ـ قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى ـ

(رواه ابنُ ماجه و ابوداؤد و احمد وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِيْمَا حَكَاهُ عَنْهُ التِّرْمِذِيُّ فِى الْعِلَلِ)

لغات :- قَدْ : تحقیق ، یقینا ـ هَمَّ : ارادہ کیا ـ بُوْق : نرسنگھا ، قرنا ـ نَاقُوْس : لکڑی یا لوہے کا بڑا ٹکڑا جس کو دوسرے چھوٹے ٹکڑے سے مار کر بجاتے ہیں ، گھنٹہ ـ نَحَتَ يَنْحَتُ نَحْتًا : چھیلنا ، تراشنا ـ ثَوْبٌ : کپڑا ـ ثَوْبَانِ : دو کپڑے ـ اَخْضَر : سبز ـ بَاعَ يَبِيْعُ بَيْعًا : بیچنا ـ اَتَبِيْعُ : کیا تو فروخت کرے گا ـ مَاتَصْنَعُ بِهٖ : تو اس سے کیا کرے گا ؟ اُنَادِيْ : میں ندا دوں گا ، بلاؤں گا ، اذان دوں گا ـ اَدُلُّكَ : تجھے بتاؤں ، دلیل دوں ـ رُؤْيَا : خواب ـ فَاَلْقِهَا : پس اُسے سکھا ـ

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز کے اعلان کے لئے) نرسنگھے کا ارادہ فرمالیا اور ناقوس (تیار کرنے) کا حکم فرما چکے تھے اور تراش لیا گیا تھا ـ پھر عبداللہ بن زید کو خواب میں دکھایا گیا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ـ انھوں نے کہا ، میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جس پر دو سبز کپڑے ہیں اور وہ ایک ناقوس اُٹھایا ہوا ہے ـ میں نے اس سے کہا ، اے خدا کے بندے کیا تو اس ناقوس کو بیچے گا ؟ اُس نے کہا تم اس سے کیا کرو گے ؟ میں نے کہا نماز کی طرف (حاضر ہونے کے لئے) اس کے ذریعہ اطلاع دوں گا" ـ اس نے کہا کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں ؟ میں نے کہا وہ کیا ہے ؟ اس نے کہا ، (تم اس طرح کہو) اَللّٰـهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰـهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ـ حَيَّ عَلَى الْفَـلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ـ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ (راوی نے کہا کہ) عبداللہ

بن زید نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور جو کچھ دیکھا تھا اس سے آپ کو مطلع کیا۔ انھوں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے ایک شخص کو (خواب میں) دیکھا جس پر دو سبز کپڑے ہیں اور وہ ایک ناقوس اُٹھائے ہوئے ہے۔ پھر آپ سے پورا ماجرا بیان کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہؓ سے) فرمایا تمہارے دوست نے ایک خواب دیکھا ہے (پھر حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن زید سے فرمایا) تم بلال کے ساتھ مسجد کو جاؤ اور ان (الفاظ) کو انہیں سکھاؤ۔ اور انہیں (بلالؓ کو) چاہیئے کہ وہ پکار کر کہیں، کیوں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔ (عبداللہ نے) کہا کہ میں بلال کے ساتھ مسجد کو گیا۔ پھر میں اُن کو وہ (الفاظ) سکھاتا جاتا تھا اور وہ انھیں بلند آواز سے بولتے تھے۔ (حضرت عبداللہ نے) کہا کہ عمر بن الخطابؓ اس آواز کو سُن کر نکلے اور کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا جیسا انھوں نے دیکھا۔

(اس حدیث کی روایت ابن ماجہؒ اور ابوداؤدؒ اور امام احمدؒ نے کی اور اس کو صحیح قرار دیا، ترمذیؒ، ابن خزیمہ اور بخاری نے بھی کی جس طرح ترمذیؒ نے "علل" میں اُن سے نقل کیا ہے)

عن الاسود بنِ یَزید اَنَّ بِلالًا یُثَنِّیَ الاَذَانَ وَیُثَنِّیَ الْاِقَامَۃَ وَکَانَ یَبْدَأُ بِالتَّکْبِیْرِ وَیَخْتِمُ بِالتَّکْبِیْرِ۔ (رواہ عبدالرزّاق والطحاویؒ وَالدَّارقُطنِی وَاسِنَادُہ صحیحٌ)

ترجمہ:- حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال اذاں اور اقامت میں (الفاظ) دو دو بار کہا کرتے تھے۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَر سے شروع کرتے اور اَللّٰہُ اَکْبَر پر ختم کرتے تھے۔

(اس کی روایت عبدالرزاقؒ، طحاویؒ اور دارقطنیؒ نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ "مِنَ السُّنَّۃِ اِذْ قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ (رواہ ابن خزیمۃ وَالدَّارقطنی والبیھقی قَالَ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ صبح کی اذاں میں جب موذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سنّت ہے کہ (اس کے بعد) "اَلصَّلٰوۃ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" (نماز بہتر ہے نیند سے) کہے۔ (اس کی روایت ابن خزیمہؒ اور دارقطنیؒ اور بیہقیؒ نے کی اور کہا کہ اس کی اسناد "صحیح" ہے)

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔ (رواہ الجماعۃ)

ترجمہ:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو جس طرح موذن کہتا جائے تم بھی کہو۔ (اس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے)

عَنْ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ فَإِذَا قَالَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ قَالَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ فَإِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رواہ مُسلمٌ و ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب موذن نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور تم میں سے (بھی) کسی نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، پھر اس نے اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو اس نے بھی اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا، پھر اس نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا تو اس نے بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا، پھر اس نے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو اُس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا، پھر اُس نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو اُس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا، پھر اُس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو اُس نے (بھی) اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، پھر اُس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو اُس نے بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دل سے کہا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(اس کی روایت مسلم اور ابوداؤد نے کی)

عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّداً الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ"۔ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواہ البخاری)

لغات:- حِيْنَ: وقت، دوران۔ سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا و سَمَاعَةً: سُننا۔ نِدَاءٌ: آواز۔ بَعَثَ يَبْعَثُ بَعْثًا: بھیجا، ظاہر کیا، بنایا۔ اِبْعَثْ: کھڑا کر۔ اٰتِ: دے۔ قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا: قائم عربی میں بہت سے معنوں کے لئے آتا ہے۔ اس لئے ہم نے ترجمہ میں وہی "قائم" کا لفظ رکھ دیا ہے۔ قام: کھڑا ہوا، نصب ہوا، ٹھہر گیا۔ قَامَ الْمَآءُ: پانی جم گیا۔ قَامَ الْاَمْرُ: معتدل ہوگیا، دُرست ہوگیا۔ قَامَتِ السُّوْقُ: بازار بھر گیا۔ قَامَ الْحَقُّ: حق ثابت ہوگیا، ظاہر ہوگیا۔ قَامَ عَلٰى

الْاَمْرِ : کسی کام پر مداومت کی ، جما رہا ۔ قَامَ بِالْاَمْرِ : کسی کام کی سرپرستی کی ، اس کا انتظام کیا ۔ قَامَ عَلٰی غَرِیْمِہٖ : قرض دار سے مطالبہ کیا ۔ قَامَ فِیْہِ : اسے شروع کیا ۔ قَامَ یَفْعَلُ : کرنے لگا ، وغیرہ وغیرہ ۔ اِن کے علاوہ اور بھی کئی معنی ہیں لیکن ہم نے یہاں وہی معنی بیان کئے ہیں جن میں سے ہر ایک معنی نماز کے ساتھ کچھ نہ کچھ مناسبت رکھتا ہے ۔ حَلَّتْ : حلال ہوگئی ، لازم ہوگئی ، جائز ہوگئی ۔

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبداللہؓ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذاں سُننے کے وقت (یعنی ساتھ ساتھ نہیں بلکہ فوراً بعد) ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ تا وَعَدْتَہٗ'' کہا تو قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت (سفارش) حلال ہوگئی ۔ (اس کی روایت بخاری نے کی ہے)

دُعا کا ترجمہ :- اے اللہ اس پوری تبلیغ اور قائم (کھڑی ہونے والی) نماز کے پروردگار ! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما ۔ اور آپ کو مقامِ محمود میں کھڑا کر جس کا تُو نے آپ سے وعدہ کیا ہے ۔

صاحبو ! اس حدیث میں دُعائے اذاں کے سلسلہ میں ''وسیلہ'' کا لفظ آیا ہے ۔ اس کی نسبت کچھ تشریح ضروری ہے ۔ ''وسیلہ'' کا لفظ قرآنِ مجید میں دو جگہ آیا ہے ۔ ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ۔

(آیت ۳۵ ۔ المائدہ)

اس آیت کا ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے فرمایا ہے ۔ '' اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اُس کی وسیلہ'' ۔ مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے کیا کہ '' اے ایمان والو ! ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ'' اور '' موضح القرآن'' میں اس کی مزید تشریح یوں فرمائی ہے ''یعنی رسول کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کے عقل سے کرو سو قبول نہیں'' ۔ بعض حضرات نے یوں معنٰی کئے ہیں '' اے ایمان والو ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو'' ۔

گویا اِن حضرات نے ''وسیلہ'' کے معنی '' قرب'' کئے ہیں ۔ فقیر نے اس کے معنی یوں کئے ۔ '' اے ایمان والو ! تقویٰ یعنی پرہیزگاری ، خدا ترسی اختیار کرو اور اُس سے ملنے کے ذریعے ڈھونڈو'' ۔ یعنی جتنے باطل کے نقوش لوحِ دل پر ہیں مٹادیں ، محرمات و مکروہات سے بچیں ۔ خواہشاتِ نفسانی کے دیوتاؤں کو دل کے مندر سے نکالنے کے بعد فلاح و نجاح یقینی ہے ۔ خود اللہ تعالیٰ نے یقین دلایا ہے ۔ بشرطیکہ اس کے راستہ میں جہد بلیغ اور سعی پیہم کی جائے اور یہ جہد اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقوں سے ہونی چاہئے ۔ ورنہ اس میں شیطانی راستے اور پگڈنڈیاں ایسی پیدا ہوتی ہیں جن سے بچ نکلنا آسان نہیں ۔ اس صحیح راستہ کا یقین کون کرے ؟ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ۔ ہر پارٹی اپنے راستہ اور طریقے پر نازاں ہے ۔ یہ زعمِ خودی ، یہ انانیت کا گھمنڈ انسان کو '' اسفل السّافلین '' میں پہنچا دیتا ہے ۔ اس لئے یہاں ''ہادی'' کی ضرورت ہے ۔ پیر طریقت سالکِ راہِ ہدایت ہوتا ہے ۔ وہ اپنے مُرید کو بحفاظتِ تمام صحیح راستہ پر لگا دیتا ہے ۔ پیر کا انکار آج کل مرض متعدی کی طرح بعض نوجوانوں میں پھیل رہا ہے ۔ حالاں کہ تجربہ بتاتا ہے کہ ہر علم و فن کی تحصیل کے لئے اُس فن کے ماہر کی

ضرورت ہے۔ تاوقتیکہ اس کے سامنے زانوئے ادب تہ نہ کریں فن میں مہارت ناممکن ہے۔ کیا یہ عقل مندی ہے کہ خیاطی (یعنی درزی) کا فن کسی بڑھئی سے سیکھنے کی کوشش کی جائے؟

یہی حال اُن لوگوں کا ہے جو بعض دوکان دارقسم کے پیروں کے پھندے میں اپنی حقلمندی سے پھنس کر سارے مشائخین کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔ بہرحال نبی اکرمؐ کی محبت کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی اور حضورؐ کی سچی محبت اولیائے کرام سے عقیدت میں منحصر ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ (آدمی (آخرت میں) اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی اور تُو اس کے ساتھ ہے جس سے تُو نے محبت کی) خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ (آیت ۶۹۔ سورۂ نساء) (یہ وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ یہ انبیاء ہیں، صدیقین ہیں، شہداء اور صالحین ہیں۔ یہ کیا ہی اچھے رفیق اور ساتھی ہیں)

''وسیلہ'' کا لفظ دوسری جگہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۵۷ میں آیا ہے۔''اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الْوَسِیْلَۃَ۔۔۔'' اس کا بھی مولانا شاہ رفیع الدینؒ نے یہ ترجمہ کیا ہے۔''یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں، ڈھونڈتے ہیں طرف پروردگار اپنے کی وسیلہ'' اور مولانا شاہ عبدالقادرؒ نے کیا کہ''وہ لوگ جن کو وہ پکارتے ہیں ڈھونڈتے ہیں اپنے رب کی طرف وسیلہ''۔ بعض حضرات نے یوں کیا ہے''وہ لوگ جن کو مشرکین پکار رہے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں''۔ فقیر نے (یعنی حضرت بحرالعلومؒ نے) یوں کیا ہے۔''وہ لوگ جو غیر خدا کو پکارتے ہیں اور اُنھیں خدا کی طرف وسیلہ ٹھہراتے ہیں''۔ یہاں سبھوں نے ''وسیلہ'' کے معنی وسیلہ ہی کے لئے ہیں۔''ذریعہ'' کا مفہوم بھی ''وسیلہ'' ہی ہے۔

یہاں حدیث کی دُعا میں ''وسیلہ'' اسمِ خاص ہے یعنی خاص مقام کا نام ہے۔ اس کے بارے میں خود حضور نبی اکرمؐ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت میں فرمایا:''جب تم موذن کو (اذان دیتا ہوا) سنو تو جس طرح وہ کہتا جاتا ہے تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ کیوں کہ جس نے مجھ پر دُرود پڑھا اللہ نے اس پر دس مرتبہ درود پڑھا۔ پھر اللہ سے میرے لئے ''وسیلہ'' طلب کرو، کیوں کہ وہ جنت میں ایک منزل ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے سوا دوسرے کے لئے سزاوار نہیں، اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی رہوں گا۔ پس جس نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگئی''۔

اسی طرح ''مقامِ محمود'' بھی ایک منزلت کا نام ہے۔ تمام انبیاء جب نفسی نفسی پکار اُٹھیں گے اُس وقت محمد رسول اللہؐ شفاعت کے لئے بڑھیں گے اور ''اَنَا لَھَا'' یعنی میں اس کام کے لئے مخصوص ہوں'' فرمائیں گے۔ اور عرش مجید کے روبرو سجدہ میں گر پڑیں گے۔ بارگاہِ رب العزت سے سر اُٹھانے کا حکم ہوگا اور ارشاد ہوگا۔''یا محمد! اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَسَلْ تُعْطَہْ''۔ (اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور مانگو، جو تم مانگو گے دیا جائے گا)''اِشْفَعْ تُشَفَّعْ'' (اور ہاں سفارش کرو تمہاری سفارش سُنی جائے گی)۔

وَعَنْ ابنِ مَسْعَودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُم اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمُكُمْ۔

(اخرجه الشيخان)

لغات:۔ لَا يَمْنَعَنَّ : نہ منع کرے، نہ روکے۔ مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا : روکنا۔ سُحُوْرٌ : سَحر کی جمع، روزہ کے لئے پچھلی رات کا کھانا صبح سے کچھ پہلے کا وقت۔ سِحْرٌ : جادو۔ نَائِمُكُمْ : تمہارا سونے والا۔ قَائِمُكُمْ : تمہارا قیام کرنے والا یعنی نماز پڑھنے والا۔ نَبَّهَ ، يُنَبِّهُ تَنْبِيهًا وَ نَبْهًا : نیند سے جگانا، جاگنا۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے کسی کو بلال کی اذاں اُس کی سَحر سے نہ روکے، کیوں کہ وہ رات ہی سے اذاں دیتے ہیں، پکارتے ہیں تا کہ نماز میں کھڑا ہوا لوٹ جائے (یعنی نماز ملتوی کر کے سَحر کرلے) اور سونے والا جاگ اُٹھے۔

(اس کی روایت شیخین نے کی ہے)

صاحبو! حضرت بلال رضی اللہ عنہ عموماً نماز فجر کے لئے کچھ پہلے سے اُٹھ جاتے اور لوگوں کو "صَلَاة صَلَاة" کہہ کر جگاتے۔ یا یہ کہ بعض دفعہ اذاں بھی کچھ پہلے دے دیا کرتے (سہواً صبح ہوجانے کے اندیشہ پر) جیسا کہ آئندہ حدیث میں ذکر آرہا ہے۔ بہر حال حضورؐ نے فرمایا کہ سَحر کا وقت صبح صادق تک ہے۔ اس وقت تک جو شخص روزہ رکھنا چاہے سَحری کھا سکتا ہے۔ اس وقت کوئی موذن اذاں کہہ بھی دے تو سحری کھانے والا اس خیال سے کہ فجر کی اذاں ہوچکی ہے کھانا چھوڑ نہ دے۔ اذاں کے جلد یا بہ دیر کہنے سے سَحر کے وقتِ مقررہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذَالِكَ؟" فَقَالَ "اِسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا وَسْنَان فَظَنَنْتُ اَنَّ الْفَجْرِ طَلَعَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَادِيَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا" اَنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ۔ ثُمَّ اَقْعَدَ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ۔

(رواه البيهقي وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ)

لغات:۔ مَا حَمَلَكَ : کس چیز نے تمہیں شک میں ڈالا۔ حَمَلَ : گمان، شبہ، شک۔ حَمَلَ يَحْمِلُ حَمْلًا وَحُمْلَانًا : گمان کرنا، بوجھ اُٹھانا۔ اِسْتَيْقَظْتُ : میں بیدار ہوا، جاگا۔ وَسَنٌ : اُونگھنا۔ ظَنَنْتُ : میں نے گمان کیا، میں سمجھا کہ۔ جَنْبٌ : بازو، پہلو۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے پَو پھٹنے سے پہلے اذاں دی تو نبی ﷺ نے فرمایا "تم نے ایسا کیوں کیا؟" عرض کیا "میں بیدار ہوا اس حال میں کہ اُونگھ رہا تھا، تو

میں نے خیال کیا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے"۔ تو نبی کریم ﷺ نے اُنھیں حکم فرمایا کہ مدینہ میں تین دفعہ پکارو کہ "بندہ سو گیا تھا"۔ پھر طلوع فجر تک اِنھیں (بلال کو حضورؐ نے) اپنے بازو بٹھالیا۔

(اس کی روایت بیہقی نے کی اور اس کی اسناد حسن ہے۔ یعنی یہ حدیث صحیح کے درجہ میں ہے)

صاحبو! حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع کیا ہے۔ اس کی سند اس حدیث سے بھی ملتی ہے۔

عَنْ مَالِكِ بنِ الْحُوَيرِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ۔ (رواه الشيخان)

لغات:- اَتٰی: آیا۔ رَجُلَانِ: دو مرد (تثنیہ کا صیغہ)۔ یُرِیْدَانِ: دونوں چاہتے تھے، ارادہ رکھتے تھے۔ اِذَا: جب، جس وقت۔ اَنْتُمَا: تم دونوں۔ اَنْتُمْ: تم سب مرد۔ اَذِّنَا: دونوں اَذاں دو۔ اَقِیْمَا: دونوں اقامت کہو۔ اَکْبَرُکُمَا: تم دونوں میں کا بڑا۔

ترجمہ:- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اُنھوں نے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس آئے جو سفر کرنا چاہتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا۔ جب تم دونوں سفر پر نکلو تو اذاں دیا کرو، پھر اقامت کہا کرو۔ پھر تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (اس کی روایت شیخین نے کی)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَاللّٰهِ فِي دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ قُلْنَا لَا ۔ قَالَ "قُوْمُوْا فَصَلُّوْا" وَلَمْ يَاْمُرْ بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ۔ (رواه ابن ابی شيبة واسنادهٗ صحيح)

لغات:- خَلْفَ: پیچھے، پُشت، پیٹھ۔ خَلَفٌ: اچھا بیٹا۔ خُلْفٌ: وعدہ خلافی۔ قُوْمُوْا: کھڑے ہو جاؤ۔ لَمْ یَاْمُرْ: نہیں حکم دیا۔ (مضارع پر لَمْ آجائے تو آخر کو ساکن کردیتا ہے اور معنی نفی تاکید ماضی کے ہو جاتے ہیں)

ترجمہ:- حضرت اسودؔ اور علقمہؔ رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ ہم عبد اللہ کے پاس اُن کے مکان میں آئے تو انھوں نے کہا۔" آیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا، "اُٹھو اور نماز پڑھ لو"۔ نہ اذاں کا حکم دیا نہ اقامت کا۔

(اس کی روایت ابن آبی شیبہ نے کی اور اس کی اِسناد حسن ہے)

بَابُ الْقِبْلَةِ

یہ باب قبلہ کی نسبت ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا ۠ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ ۔ (آیت ۱۴۴ ۔ سورۂ بقرہ)

لغات:- فَلَنُوَلِّیَنَّکَ : پس ہم تم کو پھیر دیں گے ، ہم تمہیں حکم تحویل دیں گے ۔ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا : اس قبلہ کی طرف جس سے تم راضی ہو ، جسے تم چاہتے ہو ۔ (کیوں کہ شانِ محمودیت کعبہ میں ہونے والی تھی) ۔ فَوَلِّ وَجْھَکَ : پس اب تم اپنا منہ پھیر لو ۔ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ : مسجد الحرام یعنی باحرمت مسجد کی جہت ۔ شَطْرٌ : جہت ۔ (حرم کعبہ باحرمت ہے وہاں درخت کاٹنا ، شکار کرنا درست نہیں ۔ جنگ و جدل تو بالکل حرام ہے ۔) حَیْثُ : جہاں ۔ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ : تم جہاں کہیں ہو ۔ فَوَلُّوْا : پس منہ پھیر لو ۔

ترجمہ:- پس ہم ضرور تمہیں اسی طرف پھیر دیں گے جس قبلہ کو تم پسند کرتے ہو ۔ پس (نماز میں) مسجد حرام کی طرف اپنا منہ کرلیا کرو اور (مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو (نماز میں) اسی کی طرف منہ کرلیا کرو ۔

صاحبو! تحویلِ قبلہ میں دو احتمال ہیں ۔ کیوں کہ تحویلِ قبلہ دو دفعہ ہوئی ، اوّل کعبہ سے ، دوم بیت المقدس سے ۔ مختار یہی ہے کہ یہاں بیت المقدس مراد ہے ۔ کعبہ قبلۂ دائمی ہے ۔ قبلۂ آدم و ابراہیم و محمد ﷺ ہے ۔ امتحاناً چند روز کے لئے بیت المقدس قبلہ بنایا گیا تھا ۔ چونکہ اب نہ یہودی و نصرانی ہدایت پر ہیں اور نہ مرکزِ ہدایت بیت المقدس ۔ مسلمان خیر اُمّت ہیں اور کعبہ مرکزِ ہدایت ۔ یہودی و نصرانی بھی تو باہم قبلہ کے متعلق مختلف الرائے ہیں ۔ لہذا انھیں مسلمانوں کے قبلہ سے متعلق اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ بُت پرستوں کے قبلے تو سیکڑوں ہزاروں ہیں ۔ پھر انھیں منہ کھولنے کا حق کہاں؟ مسلمانوں کے لئے کچھ کعبہ کے سامنے ہونا شرط نہیں ۔ جہت مل جائے تو کافی ہے ۔ جہت مشتبہ ہو تو جدھر منہ کرکے نماز پڑھو ہو جاتی ہے ۔ البتہ کوشش ضرور کرنی چاہئے جہت کا اندازہ لگانے کی ۔ اگر خدانخواستہ کعبہ کی عمارت ٹوٹ جائے تو مسلمانوں کی نماز بند نہیں ہوتی ۔ کیوں کہ قبلہ سے مقصد صرف جہتِ جامع (جمع کرنے والی سمت) ہے نہ کہ کعبہ کی دیواریں ۔ مدینہ والوں کے لئے مشرق و مغرب کے درمیان (یعنی جانبِ جنوب) قبلہ ہے ۔ ہم اہلِ ہند کے لئے شمال و جنوب کے درمیان (یعنی جانبِ مغرب) اور حیدرآباد والوں کے لئے قبلہ نما مغرب سے ۱/۲ ۱۲ درجے شمال کی جانب مائل ۔ الغرض حضرت نبی کریم ﷺ ہجرت سے قبل جب تک مکہ میں تھے تو اس ترکیب سے نماز ادا فرماتے تھے کہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں کی طرف منہ ہو جاتا تھا ۔ مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد سولہ سترہ مہینہ آپؐ نے خدائے تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف بیت المقدس کی طرف ہی منہ کرکے نماز ادا فرمائی ۔ مگر آپؐ کے

دل میں بار بار یہی خیال ہوتا تھا کہ کاش کعبہ شریف کی طرف ہی رُخ کر کے نماز کا حکم ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیبؐ کی یہ ادا، یہ آرزو پسند آئی اور تحویلِ قبلہ کا حکم ایسے وقت آیا جب کہ آپؐ ۱۵/ شعبان ۲ھ کو نمازِ عصر ادا فرما رہے تھے اور آپ کا رُخ بیت المقدس ہی کی طرف تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے آ کر عرض کیا حضور! اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ "آپ اسی حالتِ نماز میں اپنا رُخ بیت اللہ یعنی کعبہ شریف کی طرف پھیر لیں۔ ہمیں بار بار آسمان کی طرف رُخ کر کے تمنا کرنا بہت بھایا"۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے نماز ہی کی حالت میں اُدھر رُخ پھیر لیا اور آپؐ کے ساتھ جتنے صحابہ نماز میں شامل تھے اُن سبھوں نے بھی اپنا رُخ سرکارؐ کے ساتھ پھیرلیا۔ جس مقام پر آپؐ نے یہ نماز ادا فرمائی تھی اُسے "مسجدِ قبلتین" کہتے ہیں، اور یہ اُحد کے پہاڑ سے قریب میں بلندی پر واقع ہے۔ اس مسجد میں پرانے قبلہ کا نشان بھی دیوار پر ہے (شمالی دیوار پر) اور نئے قبلہ کا محراب جنوبی دیوار میں بنا ہوا ہے۔ ☆

عن الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا تَقَدَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ ۔ وَ اَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ ۔ وَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ، وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ! لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ ۔ (رواہ البخاری)

لغات:- تَقَدَّمَ: آگے آئے، پہنچے۔ اَجْدَادِهٖ: اپنے ددھیال یا ننھیال۔ اَخْوَالِهٖ: آپ کے خالہ ماموں کا خاندان۔ قِبَلَ: طرف، رُخ۔ كَانَ يُعْجِبُهٗ: آپ کو پسند آتا تھا۔ رَاكِعُوْنَ: نماز پڑھتے ہوئے۔ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ: میں اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔ دَارُوْا: گھوم گئے، پلٹ گئے وہ سب۔ كَمَا هُمْ: جس حال میں کہ وہ تھے۔

ترجمہ:- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ پہلے جب مدینہ تشریف لائے تو انصار میں سے اپنے ننھیال یا (راوی نے کہا) اخوال (یعنی خالہ ماموں کا گھرانہ) (راوی کو الفاظ میں شک ہے) کے یہاں ٹھہرے اور یہ کہ آپؐ نے (تبدیلی قبلہ) کے بعد پہلی نماز جو پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپؐ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی۔ حضورؐ کے ساتھ جنھوں نے نماز پڑھی اُن میں سے ایک شخص نکلا۔ پس اس کا گزر ایک مسجد والوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر اس شخص نے کہا "میں خدا کی قسم کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کے رُخ نماز پڑھی ہے۔ پس وہ لوگ

☆ نئی توسیع کے بعد اب پرانے قبلہ کو ظاہر کرنے کے لئے مسجد کے باب الداخلہ کے اوپر محراب بنا دیا گیا ہے۔ (اکیڈمی)

جس حال میں تھے بیت اللہ (مکہ) کی طرف گھوم گئے۔

(اس کی روایت بخاری نے کی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(رواه الشيخان)

لغات:- يُسَبِّحُ؛ نماز پڑھتا ہے۔ رَاحِلَةٌ؛ سواری کی اونٹنی۔ اَيِّ وَجْهٍ؛ کسی رخ بھی۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ جس طرف بھی وہ سواری پھر جائے اور وتر بھی پڑھتے تھے اُسی پر سوائے اس کے حضور اُس پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (اِنُ کی روایت دونوں شیخین بخاری ومسلم نے کی ہے)

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَالِكَ۔ (رواه مسلم)

لغات:- وَضَعَ؛ رکھا۔ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ؛ کجاوہ کا پچھلا حصہ۔ لَا يُبَالِ؛ وہ پرواہ نہ کرے۔ وَرَاءَ؛ آگے، پرے۔

ترجمہ:- حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جب تم میں کا کوئی اپنے سامنے کجاوہ کے پچھلے حصے کے برابر (اونچا) کچھ رکھ لے تو پھر نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے کہ اُس کے پَرے کون گزرا۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ ۔ ☆ (رواه البزار و اسناده صحيح)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) نبی ﷺ نے فرمایا کہ "کتا، گدھا اور عورت نماز قطع کردیتے ہیں (یعنی توڑ دیتے ہیں سامنے آکر)۔ (اس کی روایت بزار نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

☆ قُلْتُ مُرَادُهٗ ﷺ "يقطعُ الصلوٰة عند مرور المراة والحمارِ والكلبِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَطْعُ الْحضورِ فِي الصَّلٰوةِ وَاِحْدَاثُ التَّشْوِيْشِ ۔ (ع ق)

ترجمہ:- میں کہتا ہوں کہ عورت، گدھے اور کتے کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز قطع ہونے سے حضور ﷺ کی مُراد نماز میں حضوری (خشوع وخضوع) کا ٹوٹنا اور خیال میں تشویش وگڑبڑ پیدا ہونا ہے۔ (عبدالقدیر)

عَنْ الْفَضْلِ بنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ "اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءٍ، لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَ كَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذَالِكَ ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائیُ نحوہ و إسنادہ صحیح)

لغات :- اَتَانَا ؛ ہمارے پاس آئے ۔ بَادِيَةٌ ؛ جنگل ۔ صَحْرَاءٌ ؛ میدان ۔ سُتْرَةٌ ؛ سُترہ ، وہ آڑ جو نمازی اپنے سامنے رکھ لیتا ہے ۔ حِمَارَةٌ ؛ گدھی ۔ كَلْبَةٌ ؛ کتیا ۔ تَعْبَثَانِ ؛ دونوں کھیل کود کرتے ہیں ۔ مَابَالٰى ؛ پرواہ نہ کی ۔

ترجمہ :- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا کہ ہم اپنے جنگل (یعنی گاؤں) میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور اُن کے ساتھ عباسؓ بھی تھے ۔ پھر حضورؐ نے میدان میں نماز پڑھی (اس حال میں کہ) اُن کے سامنے کوئی سُترہ نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا دونوں سامنے کھیل کود کر رہے تھے پس اس کی کوئی پرواہ نہ کی ۔

(اس حدیث کی ابوداؤد اور نسائی نے ایک جیسی روایت کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

بَابُ صِفَةُ الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز کی صفت کے بارے میں ہے

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔ (آیت ۵ ۔ البیّنۃ)

لغات :- مُخْلِصِيْنَ ؛ اخلاص والے ۔ اُمِرُوْا ؛ اُن کو حکم دیا گیا ۔ (صیغہ جمع ماضی مجہول)

ترجمہ :- اور انھیں حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ (خلوصِ دل سے) اللہ کی بندگی کریں ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ۔ (آیت ۱۰۳ ۔ النساء)

لغات :- كِتَابًا ؛ فرض ۔ مَوْقُوْتًا ؛ معین اوقات پر ۔

ترجمہ :- بے شک نماز ایمان داروں پر معیّن اوقات میں فرض ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔ (آیت ٦ ۔ المائدہ)

لغات :- قُمْتُمْ ؛ تم کھڑے ہو ۔ مَرَافِق ؛ کہنیاں ۔ كَعْبَيْنِ ؛ دونوں ٹخنے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! جب تم نماز کے لئے اُٹھو (ارادہ کرو) تو (پہلے) اپنے منہ کو اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ

دھولیا کرو اور اپنے سر پر مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۔ (آیت ۶ ۔ المائدہ)

لغات :- جُنُبًا : جنبی ، ناپاک ۔ فَاطَّهَّرُوْا : خوب طہارت سے ہو جاؤ ، نہالو۔

ترجمہ :- اور اگر تم جنبی (ناپاک) ہو تو خوب طہارت کرو (غسل کرلو) ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ ۔ (آیت ۴ ۔ المدثر)

ترجمہ :- اور تم اپنے کپڑوں کو طہارت کے ساتھ (یعنی پاک صاف) رکھو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ۔ (آیت ۳۱ ۔ الاعراف)

لغات :- زِیْنَتَکُمْ : تمہارا بناؤ سنگھار ، آراستگی ۔ خُذُوْا : لے لو ، کرلو۔

ترجمہ :- جب بھی تم مسجد میں جاؤ تو اپنے آپ کو آراستہ کرلو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۔ (آیت ۳۱ ۔ النور)

لغات :- لَا یُبْدِیْنَ : عورتیں ظاہر نہ کریں ۔ زِیْنَتَهُنَّ : اُن عورتوں کا بناؤ سنگھار ۔

ترجمہ :- اور (وہ عورتیں) ظاہر نہ کریں اپنے بناؤ سنگھار کو مگر ان اعضا کو جو ہمیشہ کھلے رہتے ہیں ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ (آیت ۱۴۴ ۔ البقرۃ)

لغات :- فَوَلِّ : تو پھیرلے (امر کا صیغہ) شَطْر : طرف ، جانب ۔

ترجمہ :- پس نماز میں تو مسجد حرام کی طرف اپنا منہ پھیرلے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ ۔ (آیت ۱۴۴ ۔ البقرہ)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا " اور تم جہاں کہیں (بھی) ہو اُسی کی (کعبہ کی) جانب (نماز کے وقت) اپنے رُخ کرلیا کرو ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ (آیت ۴ ۔ سورۃ فاتحہ)

لغات :- عَبَدَ یَعْبُدُ عِبَادَۃً : اللہ کی عبادت ، بندگی کرنا ۔ اِسْتِعَانَتْ : مدد چاہنا ۔ نَعْبُدُ : ہم عبادت کرتے ہیں ۔ نَسْتَعِیْنُ : ہم مدد چاہتے ہیں ۔ اِیَّاکَ : تیری ہی ، تجھ ہی سے ، تجھ ہی کو ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے یہ بھی فرمایا (کہ تم کہو اے اللہ !) ہم تیری ہی پرستش ، عبادت ، بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ (آیت ۲۳۸ ۔ البقرۃ)

لغات :- قُوْمُوْا : کھڑے ہو جاؤ، کھڑے رہو (صیغۂ امر جمع) اس کا ماضی و مضارع قَامَ يَقُوْمُ ہے ۔ قٰنِتِيْنَ : خاموش، چُپ چاپ، با ادب ۔

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (جب بھی نماز شروع کرو) اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۔ (آیت ۳ ۔ سورۂ مدثر)

ترجمہ :- اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے (اے مخاطب !) اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔

(آیت ۹۸ ۔ سورۂ النحل)

لغات :- اِسْتِعَاذَةٌ : پناہ طلب کرنا، کسی کی حمایت میں چلا جانا ۔ شَيْطٰن : شیطان : شیطان چھپ کر آتا ہے، جس طرح جسم کی رگوں میں خون دوڑتا ہے اُسی طرح ۔ شیطان کا اصلی نام ابلیس، اور لقب استاذ الملٰئکہ ہے ۔ شیطان کا مادّہ شَطَنَ سے ہے جس کے معنی ہیں لمبی رسّی، پچھاڑی دور ہونا ۔ اس لئے اُسے شیطان کہا جاتا ہے کہ پل بھر میں ہزاروں میل نکل جاتا ہے ۔ حالتِ نماز میں بھی یہ کم بخت ذہنوں پر مسلط ہونے کی کوشش کرتا ہے ۔ نئے نئے وسوسے ڈالتا ہے ۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے "تـعـوُّذ" پڑھنے کا حکم دیا ۔ خاص طور سے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا جائے تو ضرور پڑھ لینا چاہیے ۔ یہی حکم اس آیت میں ہے ۔ نہ پڑھا جائے تو فرضیت کی عدم تعمیل کہلائے گی ۔

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے مخاطب !) جب کبھی تو قرآنِ شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لے شیطان مردود سے ۔ (اس کی شرارتوں اور وسوسوں سے بچنے کے لئے ۔ شیطان کی شرارتوں کے باعث اُسے مردود کہا گیا ہے ۔ جنت سے پتھر مار کر نکال دیا گیا) ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۔ (آیت ۱۵ ۔ سورۂ اعلیٰ)

ترجمہ :- اور ارشادِ باری ہے : اور اپنے پروردگار کا ذکر کیا اور نماز پڑھ لی ۔ (تسبیح پڑھی، نماز پڑھ لی)

صاحبو ! نماز بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور اُس کی تعریف و توصیف کرنے کا ذریعہ ہے ۔ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، سجدہ ریز ہو کر، اُس کی حمد و ثنا، اُسی کی بڑائی بیان کرتا ہے ۔ اے میرے رب ! تُو پاک اور اعلیٰ و عظیم ہے ۔ تیرے ہی لئے ہے سب تعریف، ساری بندگی، ہر عبادت ۔ جس طرح قرآن پڑھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ اُس نے اللہ سے باتیں کیں، اُسی طرح نماز پڑھنے والا کہہ سکتا ہے کہ اُس نے صلوٰۃ ادا کی ۔ صلوٰۃ کے معنی نماز پڑھنا، درود ذکر کرنا اور دُعا کرنا تینوں کے ہوتے ہیں ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ ۔

(آیت ۱۹۱ ۔ سورۃ ال عمران)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وہ لوگ) جو اُٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں پر (کروٹ لیتے ہوئے) اللہ کی یاد کرتے ہیں ۔

صاحبو! لیٹے ہوئے یا سوتے سوتے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوجانا اچھی عادت ہے ۔ بقول ۔

میں سوجاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے　　　کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے

اُس کے رسول کا ذکر بھی اللہ ہی کا ذکر ہے ۔ کیوں کہ رسول کی ہر حرکت اللہ کے حکم کی تعمیل میں تھی ۔ پس رسول کو یاد کریں تو اُن کی کسی نہ کسی حرکت کے ساتھ یاد کیا جائے گا ۔ وہاں تو ہر ادا "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن" تھی ۔ پس حبیب اور محبوب کا ذکر الگ نہیں ۔ جہاں لیلیٰ کا ذکر ہوگا مجنوں اُس کے ساتھ لا محالہ شامل رہے گا ۔

بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے تلاوتِ قرآنِ مجید تو کرتے ہی ہیں ۔ لیکن لیٹ کر قرآنِ مجید کی تلاوت سُوءِ ادبی ہوگی ۔ البتہ زبانی تلاوت میں مضائقہ نہیں ۔ قرآن کو سینے پر یا بازو کھلا رکھ کر تلاوت میں سُوءِ ادبی شامل ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ۔

(آیت ۸۷ ۔ الحجر ۔ پ ۱۴)

لغات :- سَبْعًا : سات ۔ مَثَانِیْ : بار بار آنے والی ، دُہرائی جانے والی ۔ سورۂ فاتحہ کے کئی نام ہیں ۔ اَلفاتحہ ، نور ، شِفَاء ، رُقیہ ، شافیہ ، کافیہ ، اُمُّ الْقُرْاٰن ۔ ان کے منجملہ سبع مثانی بھی اسی کا نام ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورت نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے ۔ اور دوسری سورتوں کی بہ نسبت زیادہ پڑھی جاتی ہے اور سب کو آسانی سے یاد ہوتی ہے ۔ تسمیہ خوانی کے موقع پر بھی بچے کو اسی سورت اور سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیتوں کی تلاوت کرواتے ہیں ۔ آسانی سے یاد ہونے اور "خلاصۂ قرآن" ہونے کے باعث فاتحہ خوانی میں سورۂ فاتحہ ایک بار کے ساتھ سورۂ اخلاص تین بار کو شامل کرلیا جاتا ہے ۔ کیوں کہ سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ ایک قرآن کا ثواب عطا فرماتا ہے ۔ اور سورۂ اخلاص جس میں صرف توحید باری تعالیٰ کا ذکر ہے ، پڑھنے والے کو ایک ثلث (یعنی ۱/۳) قرآن کا ثواب ملتا ہے ۔ اس لئے اسے تین دفعہ پڑھنے سے ایک مکمل قرآن کا ثواب ملتا ہے ۔ گویا اس طرح فاتحہ پڑھنے والے کو دو قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے ۔ یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کا ترک کرنا کتنے عظیم نقصان کا باعث ہوگا ۔

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ (اے مخاطب!) ہم نے تجھے بار بار پڑھنے کے قابل آیات (دہرائی جانے والی آیتوں) میں سے سات آیتیں اور عظمت والا قرآن عنایت فرمایا ۔

صاحبو! یاد رہے کہ پورے قرآن کے مخاطب اوّل بلاشک رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ دنیا میں بھی کم درجے کے ملازم کے تقرر، تبدل، معطلی یا بحالی وغیرہ کا حکم اُس ملازم کے نام نہیں بلکہ تحت کے عہدہ دار (آفیسر) ہی کے نام آتا ہے اور مخاطب اوّل وہ عہدہ دار ہی ہوتا ہے۔ گو کہ مقصد، ملازم تحت کو آگاہ کرنا ہوتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاقْرَءُ وْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ (آیت ۲۰۔ سورۂ مزمل)

لغات :- اِقْرَءُ وْا : تم سب پڑھو (امر بصیغۂ جمع ہے)۔ تَیَسَّرَ : میسر ہو۔

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : پس قرآن میں سے جو میسر ہو یعنی آسان ہو پڑھو۔

(جو آیتیں یا سورتیں تمہیں آسانی سے یاد ہوں یا بآسانی پڑھ سکتے ہوں یا جس قدر تم سے ہو سکے، ایک پارہ، آدھا پارہ، کم از کم ایک دو چھوٹی سورتیں، بہر حال اپنے کاروبار اور مصروفیات کا لحاظ کرتے کچھ قرآن بھی پڑھ لیا کرو۔ صرف زیارت، چہلم میں ورق گردانی کے لئے قرآن نہیں ہے۔ وہ تو زندگی کا مکمل نظام العمل ہے)۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔

(آیت ۲۰۴۔ سورۂ اعراف)

لغات :- قُرِئَ : پڑھا گیا۔ (صیغۂ مجہول) اِسْتَمِعُوْا : تم سب سُن لو (صیغۂ امر) اَنْصِتُوْا : چُپ چاپ رہو۔ لَعَلَّ : شاید۔ لَعَلَّکُمْ : شاید کہ تم۔ تُرْحَمُوْنَ : تم سب رحم کئے جاؤ۔ (صیغۂ مجہول)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : پس جب قرآن پڑھا جائے تو کان دھرو (غور سے سنو) اور چپ چاپ رہو۔ (شور پکار یا اور کسی قسم کی گفتگو وہاں اُس وقت نہ ہو) شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

صاحبو! اس آیت کی تعمیل میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے نماز باجماعت میں مقتدیوں کو قرأتِ سورۂ فاتحہ اور ضمِ سورہ سے منع کیا۔ اور چپ چاپ کھڑے ہو کر قرأتِ امام سُننے کو لازمی کر دیا۔ اس سلسلہ میں دیگر ائمہ میں کچھ اختلاف ہے، مگر یہ ضمنی ہے۔ ہر ایک نے اپنی حد تک احکامِ خدا اور رسول کو سمجھنے اور اس پر تفقہ سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔

حضرت امام شافعیؒ کے پاس سورۂ فاتحہ کی قرأت مقتدیوں پر ضروری ہے۔ آپ کے پیشِ نظر وہ حدیث ہے جس میں ارشاد ہے۔ ''لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ'' (نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے نہیں ہوتی)

حضرت امام احمد حنبلؒ نے ان دونوں اساتذہ اور ائمہ کے ارشادات کا اس طرح تطابق فرمایا (تطابق یعنی مطابقت اور باہمی مناسبت پیدا کرنا) کہ امام سورۂ فاتحہ پڑھ کر کچھ وقفہ کرتا ہے۔ اس اثناء میں مقتدی حضرات سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ ۔

(آیت ۷۷۔ سورۂ حج)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(آیت ۷۳ ۔ سورۂ ھود)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (اے ابراہیم کے) گھر والو ! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں ۔ (کیا تم اللہ کی قدرت و حکمت پر تعجب کرتے ہو) بے شبہ وہ بڑا قابلِ تعریف اور بڑی شان والا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔

(آیت ۴۰ ۔ سورۂ ابراہیم)

لغات :- اِجْعَلْنِیْ : مجھے بنادے ۔ مُقِيْمَ : قائم کرنے والا ۔ ذُرِّيَّةٌ : بال بچے ، اولاد و نسل ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے (بزبانِ ابراہیم علیہ السلام) فرمایا ، اے میرے پروردگار ! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا (پابندی سے اور جس طرح سے ادا کرنا ہے ویسا ادا کرنے والا) بنادے ۔ اے ہمارے رب ! اور میری دُعا قبول فرما ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

(آیت ۴۱ ۔ سورۂ ابراہیم)

ترجمہ :- اللہ فرماتا ہے (بزبانِ ابراہیم علیہ السلام) : اے ہمارے رب ! قیامت کے دن میری ، میرے ماں باپ اور تمام ایمانداروں کی مغفرت فرما ۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۔ (آیت ۶۱ ۔ سورۂ النور)

ترجمہ :- پس اپنے لوگوں پر سلام کہو دُعا کے طور پر جو اللہ کی طرف سے برکت اور خوبی کا باعث ہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ۔ (رواہ الشیخان)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے ، فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ "جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اچھی طرح سے وضو کرلو ، پھر قبلہ کی طرف رُخ کرلو پھر تکبیر کہو ۔

(اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ۔ (رواہ الشیخان)

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز شروع کرتے (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے برابر اُٹھاتے۔ (شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کی روایت کی)

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ - (رواه مسلم) ☆

ترجمہ:- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے (نماز کے لئے) تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے محاذی (برابر) اُٹھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے، یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں کے اوپری حصہ کے محاذی (برابر) کردیتے تھے۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ تَحْتَ السُّرَّةِ - (رواه ابن ابی شیبۃ إسناد صحیح)

ترجمہ:- حضرت علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد سے (روایت کرتے ہیں) انھوں نے کہا، میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی۔ اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ثُمَّ قَرَءَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" فَقَالَ اٰمِيْن "فَقَالَ النَّاسُ "اٰمِيْن" وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رواه النسائی وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ و إسناده صحيح)

☆ اور دونوں حدیثوں یعنی ابن عمر اور مالک ابن حویرث کو ملانے کی صورت یہ ہے کہ نمازی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھائے اس طرح کہ اس کی انگلیوں کے کنارے دونوں کانوں کے اوپری سروں کے برابر اور انگوٹھے کانوں کی لووں کے مقابل اور اس کی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہوں۔ پس ہمارے اور شافعیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اور جان لو کہ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اُٹھانے کے بعد نماز کے ارکان کی تبدیلی کے وقت ہاتھ اٹھانا ایک الگ حدیث سے ثابت ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے پھر اسے ترک فرما دیا اور عمل نہیں کیا۔ پھر یہ صحابہ سے ثابت نہیں کہ انھوں نے ایسا کیا اور بعض نے تو اس سے منع کیا ہے۔ اس پر تمیم بن طرفہ کی جابر بن سمرہؓ سے روایت کی حدیث دلالت کرتی ہے۔ (المجهود فی حل ابی داؤد)

لغات :- اُمُّ الْقُرْاٰنِ : سورۂ فاتحہ (اس کے اور کئی ناموں میں سے یہ بھی ایک نام ہے) جُلُوْس : بیٹھی ہوئی حالت۔ کُلَّمَا : جب کبھی۔ اَشْبَہُ : زیادہ مشابہ۔ اِثْنَیْنِ : دو عدد (مراد دو رکعت)۔

ترجمہ :- حضرت نعیم المجمر ؒ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ "میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس انھوں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا پھر سورۂ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ جب "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ " پر پہنچے تو آمین کہا پھر لوگوں نے بھی آمین کہا اور جب کبھی سجدہ کرتے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ " کہتے اور جب دو رکعت کی بیٹھک سے اُٹھتے تو کہا "اَللّٰہُ اَکْبَرُ " اور جب سلام پھیرا تو فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک میں تمہارے لئے نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہ ہوں۔

(اس کی روایت نسائی، طحاوی، ابن خزیمہ، ابن الجارود، ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ"، ثُمَّ یَتَعَوَّذُ۔

(رواہ الدار قطنی و اسنادہ صحیح)

ترجمہ :- حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تکبیر تحریمہ) پھر کہتے "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ " کہتے۔ (اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَجْھَرُ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"۔

(رواہ النسائی و آخرون)

لغات :- خَلْفَ : پیچھے۔ لَمْ اَسْمَعْ : میں نے نہیں سُنا۔ یَجْھَرُ : آواز سے پڑھتا ہو۔

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اُن میں سے کسی کو میں نے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" آواز سے پڑھتے نہیں سُنا۔ (اس کی روایت نسائی نے اور دوسروں نے کی ہے)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَقْرَاَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَمَا تَیَسَّرَ۔

(رواہ ابوداؤد و احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان و اسنادہ صحیح)

ترجمہ:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے "فاتحۃ الکتاب" (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھیں اور (اس کے علاوہ) جو آسان ہو۔

(اس کی روایت ابو داؤد، امام احمدؒ، ابو یعلیؒ اور ابن حبانؒ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

رَوَىٰ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ "مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، غَيْرُ تَمَامٍ" فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيْثِ اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ۔ (رواہ الترمذی)

لغات:- اُمٌّ: ماں، سب سے بڑی چیز۔ اُمُّ الْقُرْاٰن: قرآن میں سب سے بڑی اور اہم (یعنی سورۂ فاتحہ)۔ خِدَاجٌ: ناتمام، ناقص۔ حَامِلٌ: بوجھ لے جانے والا، اُٹھانے والا۔ حَامِلُ الْحَدِيْث: حدیث روایت کرنے والا، راوی۔ اَحْيَانًا: کبھی، اتفاق سے۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا، جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ ناقص ہے، پوری نہیں۔ (ابوہریرہؓ سے روایت کرنے والے) راوی نے اُن سے کہا کہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (یعنی ایسی صورت میں بھی سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے؟) کہا (ابوہریرہؓ نے) کہ ایسی صورت میں اُسے اپنے دل میں پڑھ لے۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔ ☆ (رواہ ابن منیع و محمد بن الحسن فی المؤطاء و الطحادی والدار قطنی و اسنادہ صحیح)

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

(اس کی روایت ابن منیعؒ اور محمد بن الحسنؒ نے موطا میں اور طحاویؒ اور دار قطنیؒ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

☆ رواہ ابوحنیفۃ و سفیانُ وَ شریکٌ عَنْ موسٰی ابن ابی عَائشۃ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بنِ شَدَّادٍ عَنْ جابر مرفوعًا۔

ترجمہ:- اس حدیث کو امام ابوحنیفہ اور سفیانؒ اور شریکؒ نے موسیٰ ابن عائشہ سے اور انھوں نے جابرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

مرفوعؔ: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو راویوں کے تسلسل کے ساتھ نبی اکرمؐ سے پہنچی ہے۔

موقوفؔ: ایسی حدیث جو کسی صحابی تک پہنچی ہو۔ یعنی کسی صحابی نے حضورؐ کے کسی قول یا عمل کو اپنی طرف سے بیان کیا ہو۔

مقطوعؔ: جو کسی تابعی پر ختم ہو۔ یعنی راویٔ اوّل کوئی تابعی ہو۔ تابعی وہ ہے جسے کسی صحابی کی صحبت نصیب ہو اور جسے کسی تابعی کی صحبت ملی ہو اُسے تبع تابعی کہتے ہیں۔

مخفی مبادکہ احادیث کے معیار کے اعتبار سے اُن کے اصطلاحی ناموں کی فقہا نے تقریباً اکتالیس (۴۱) قسمیں قرار دی ہیں، جن کی تفصیل اسی کتاب کے مقدمہ میں دی گئی ہے۔ (ملاحظہ کیجئے الدین حصہ اول کتاب العلم)

عَنْ اَبِی موسیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ۔ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلْیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ وَاِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا ۔ (رواہ احمد و مسلم و هو حدیث صحیح)

ترجمہ :- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی۔ فرمایا " جب تم نماز (فرض) کو کھڑے ہو تو تم میں کا ایک تمہاری امامت کرے اور جب امام قراءت کرے (پڑھے) تو تم خاموش رہو۔ (اس کی روایت امام احمدؒ اور مسلمؒ نے کی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے)

عَنْ وَائِلِ ابنِ حُجْرٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَءَ " غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ " قَالَ " امین " وَاَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی وَسَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ ۔ (رواہ احمدؒ و الترمذیؒ و ابوداؤدؒ و الطیالسیؒ و الدار قطنی و الحاکمؒ)

لغات :- فَلَمَّا : پس جب ۔ اَخْفٰی : خفیف کیا، کم کیا ۔ اَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ : اس نے اپنی آواز پست کی ۔ وَضَعَ : رکھا ۔ یَدَهُ الْیُمْنٰی : اس کا سیدھا ہاتھ ۔ یَمِیْن : سیدھا ؛ یَسَار : بایاں ۔ یَمِیْنٌ وَیَسَارٌ : دائیں بائیں ۔

ترجمہ :- حضرت وائل بن حجرؓ سے (روایت ہے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی ۔ پھر جب آپؐ نے " غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ " پڑھا تو " آمین " کہی اور اس کے ساتھ آواز پست کی اور آپؐ نے اپنا سیدھا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور سلام کیا اپنی سیدھی جانب (پہلے) (اور پھر بعد اپنی بائیں جانب ۔ (اس کی روایت امام احمدؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، طیالسیؒ، دار قطنیؒ اور حاکمؒ نے کی)

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ سَکْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْکَرَ ذَالِکَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فَکَتَبَا اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ بِالْمَدِیْنَةِ ۔ فَکَتَبَ اُبَیٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِیْدٌ مَاهَاتَانِ السَّکْتَتَانِ ؟ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَالِکَ وَاِذَا قَرَءَ " وَلَا الضَّآلِّیْنَ " قَالَ وَکَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ اَنْ یَسْکُتَ حَتّٰی یَتَرَادَّ اِلَیْهِ نَفَسُهٗ ۔ (رواہ الترمذی)

لغات :- سَکْتَةٌ : وقفہ، ٹھہرنا، ساکت ہونا ۔ سَکْتَتَانِ : دو سکتے ۔ حَفِظْتُهُمَا : اُن دونوں کو میں نے یاد کرلیا، حفظ کرلیا ۔ اَنْکَرَ : انکار کیا، نہیں مانا ۔ حَتّٰی یَتَرَادَّ : یہاں تک کہ واپس لوٹے ۔

ترجمہ :- حضرت حسنؓ سے بواسطہ حضرت سَمُرۃ بن جُندبؓ (روایت ہے) کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے تھے ۔ عمران بن حصینؓ نے اُن کا انکار کیا (اسے غلط ٹھہرایا) تو دونوں (یعنی سمرۃ بن جندب اور عمران بن حصین نے) حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس جو مدینہ میں تھے خط لکھا تو حضرت اُبیؓ نے جواباً لکھا کہ سَمُرۃ نے (صحیح) یاد رکھا ہے ۔ سعید نے کہا کہ ہم نے قتادہؓ سے کہا کہ " یہ دو سکتے کیا ہیں ؟" کہا کہ جب نماز میں داخل ہوتے (یعنی نماز کی ابتداء کے بعد) ایک سکتہ (فرماتے تھے حضورؐ اور دوسرا) جب قرأت سے فارغ ہوتے ۔ پھر اس کے بعد (قتادہؓ نے) کہا " اور جب " وَلَا الضَّآلِّیْن " پڑھتے ۔ انھوں نے

کہا کہ آپؐ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب آپ قرأت سے فارغ ہوں تو خاموش ہو جائیں یہاں تک کہ آپ کی سانس آپ کی طرف لوٹے (یعنی باطمینان سانس لینے لگیں)۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

صاحبو! یہ امر واضح رہے کہ یہ سکتے تجوید کے نہیں بلکہ بحالت نماز وقفہ کرنا ہے۔ حضرت اُبی بن کعبؓ اُن پانچ صحابہ میں سے ہیں جن سے تجوید یعنی قرآن مجید کو صحیح طریقہ پر پڑھنے کی روایت ملی ہے۔ یوں تو قرآنِ مجید کو صحیح اُصول پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار محمد مصطفےٰ ﷺ سے سُنا۔ لیکن عام طور پر جو قرأتِ کلام مجید کا سلسلہ پھیلا وہ حسب ذیل پانچ صحابہ سے ہے۔

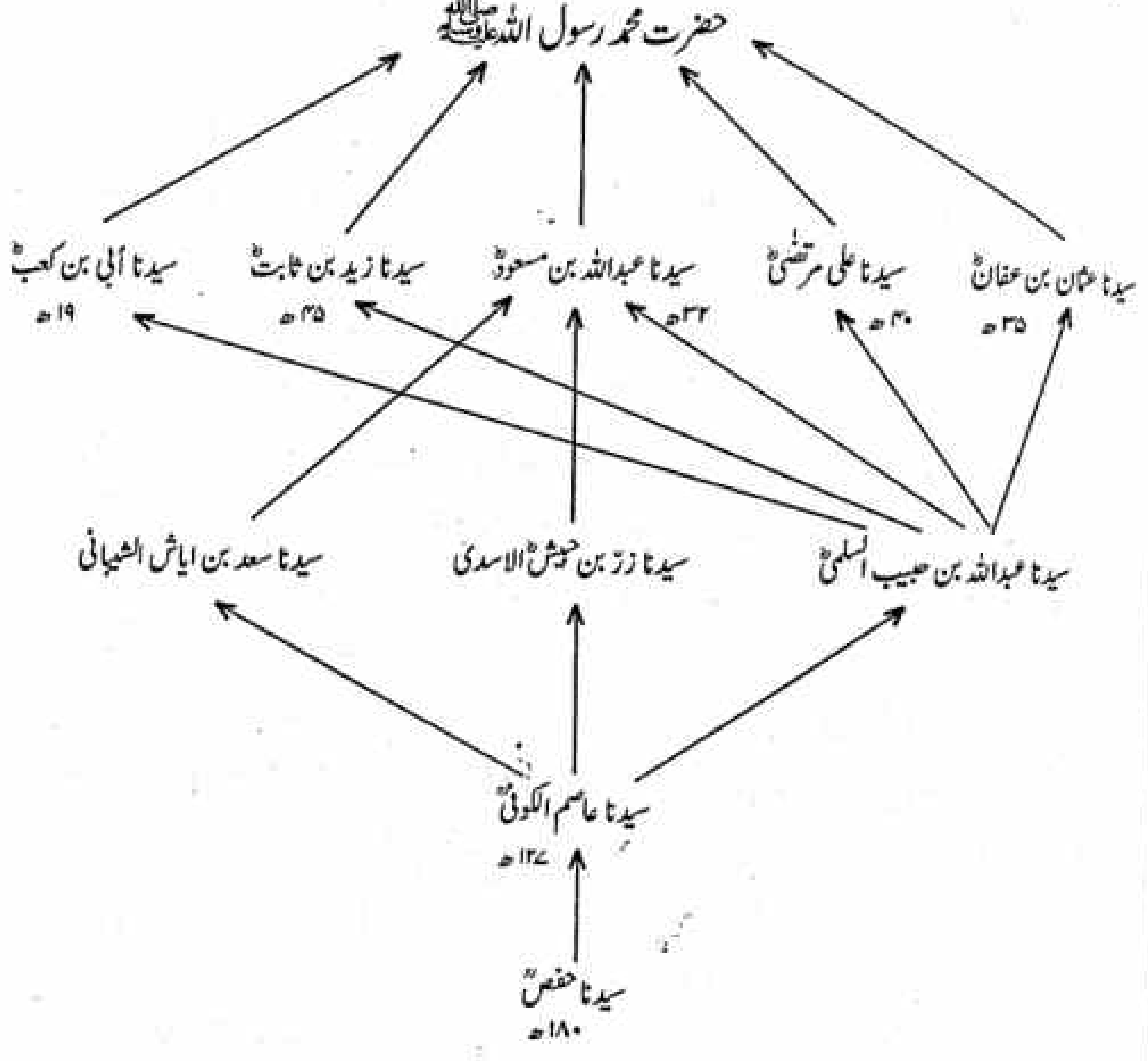

اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ ان پانچ صحابہ سے تجویدی سلسلہ ساری دنیا میں پھیلا۔

اس علمِ تجوید کے سات امام ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے دو راوی یا شاگرد ہیں۔ یہ سب امام حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت نافع مدنی۔ حضرت عمر ابن الخطابؓ کے فرزند حضرت اسلمؓ کے غلام تھے مگر علمِ تجوید کے اُستادِ اوّل ہیں، اور اپنے زمانہ کے محدث اور عالمِ باعمل تھے۔ آپ کا مدفن بھی جنت البقیع میں ہے، حضرت امام مالک کی قبر کے بازو ہی آرام فرما ہیں۔ آپ حضرت امام مالک کے بھی اُستاد تھے۔ آپ کے راوی اوّل حضرت ''قالونؒ'' اور راوی دوّم ''ورشؒ'' ہیں۔

(۲) دوسرے امام حضرت ابن کثیر مکیؒ ہیں۔ آپ کے راوی اوّل حضرت ''بزّیؒ'' اور راوی دوّم ''قنبلؒ'' ہیں۔

(۳) تیسرے امام حضرت ابوعمرو بصریؒ ہیں۔ آپ کے خلیفہ اوّل ''دوریؒ'' اور راوی دوّم ''سوسی ابوشعیبؒ'' ہیں۔

(۴) چوتھے امام حضرت ابن عامر شامیؒ آپ کے راوی اوّل حضرت ''ہشامؒ'' اور راوی دوّم حضرت ابن ذکوانؒ ہیں۔

(۵) پانچویں امام حضرت عاصم کوفیؒ۔ آپ کے راوی اوّل حضرت شعبہؒ اور راوی دوّم حضرت حفصؒ ہیں۔

(۶) چھٹے امام حضرت حمزہ کوفیؒ۔ آپ کے راوی اوّل حضرت خلفؒ اور راوی دوّم حضرت خلادؒ ہیں۔

(۷) ساتویں امام حضرت علی کسائیؒ۔ آپ کے راوی اوّل حضرت دوری کوفی اور راوی دوّم حضرت ابوالحارثؒ لیث ہیں۔

---

(۸) حضرت ابوجعفر یزید قعقاع مدنیؒ۔ آپ کے راوی اوّل حضرت ابنؒ وردان اور راوی دوّم حضرت ابنؒ جماز ہیں۔

(۹) حضرت یعقوب بصریؒ۔ آپ کے راوی اوّل حضرت رویسؒ اور راوی دوّم حضرت رَوحؒ ہیں۔

(۱۰) حضرت خلف کوفیؒ۔ آپ کے راوی اوّل حضرت اسحاقؒ اور راوی دوّم حضرت ادریسؒ ہیں۔

ہندوستان اور اکثر اسلامی ممالک میں حضرت عاصم کوفیؒ کی قرأت ہی کا رواج ہے۔ خود حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ بھی آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ حضرت عاصم کوفیؒ کے دوسرے راوی حضرت حفصؒ کی روایت کے لحاظ سے عام طور پر موجودہ مطبوعہ قرآن مجید پر اعراب وحرکات لگائے گئے ہیں۔ اور آپ ہی کا سلسلۂ قرأت زیادہ اور عام طور پر رائج ہے۔

فقیر بھی اسی سلسلہ میں اپنے چھوٹے ماموں حضرت مولانا سید عمر صاحب قبلہؒ سے تجوید کی تکمیل کی اور ہر سال ماہِ صیام میں روزآنہ ایک پارہ کے حساب سے اسی روایت سے پورا قرآن تکمیل کرواکر اپنے شاگردوں کو سند بھی دیتا ہے۔ حضرت حفصؒ سے فقیر کو (۲۷) واسطوں سے علم تجوید پہنچا۔

اس علم کی تفصیلات کے لئے قرأت سبعہ مولانا ابومحمد قاسم الشاطبیؒ کی ''متن الشاطبیہ فی قراءت السبعہ'' عربی میں، اور قرأتِ عشرہ میں (۱) النشر فی قرأت العشر اور (۲) مقدمۃ الجزری، مولانا ابوالخیر محمد شمس الدین الجزری کی بزبانِ عربی مشہور مقبول کتب ہیں۔ فارسی میں مولانا عبدالحقؒ محدث دہلویؒ کی ''شرح جزری'' اور مولانا قاری کرامت علی جونپوریؒ کی فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں ''شرح جزری'' اور مولانا محمود بن صبغۃ اللہ مدراسی کی ''شرح شاطبیہ'' اُردو میں بہت مشہور ہیں۔

حیدرآبادیوں میں قاری میر روشن علی صاحب نے ''جزر الصبیان فی طلب تجوید القرآن'' کے نام سے دو مختصر مگر جامع رسالے اور قاری منیر علی صاحب نے ''خلاصۃ التجوید'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اب تو ہر جگہ اور ہر زبان میں اس فن پر کتابیں لکھی جارہی ہیں۔ اور لوگوں میں قرآن شریف کو صحیح طریقہ سے پڑھنے کا کچھ شوق ہوتا جارہا ہے۔ عام طور پر جو طریقہ قرآن مجید پڑھنے کا رائج ہے وہ غیر صحیح ہے اور بعض مقامات پر معنی ومفہوم بدل کر کفر بن جاتے ہیں۔

تجوید میں حسبِ ذیل پانچ امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) مخارج حروف : ہر حرف کا ایک خاص مخرج اور طریق ادا ہے۔ ذرا سی تبدیلی سے کبھی معنی بدل جاتے ہیں۔

(۲) صفات حروف : مخرج سے ادا ہوتے ہوتے چند اور امور کا لحاظ رکھنے کے بعد حروف مُنہ سے باہر نکلتے ہیں۔

صفات حروف (۱۷) ہیں۔
(۳) ان حروف کی ابتداء کس طرح ہونی چاہیے ؟
(۴) ان کا وصل یعنی باہمی ملاپ کیسے کیا جائے ؟
(۵) وقف : ٹھہرتے وقت کن امور کا لحاظ ضروری ہے۔

قراءت عام طور پر تین طریقوں سے کی جاتی ہے۔ اسے رفتار کہتے ہیں۔ (۱) ترتیل : ہر حرف کو اطمینان سے ادا کر کے دوسرے حرف سے ملانا اور لفظ کی ترکیب کا لحاظ رکھنا، جوڑ بندی۔ (۲) تدویر : تیز رفتاری سے پڑھنا، مگر اصول و ضوابط کی پابندی کے ساتھ۔ حَتّٰی یَتَرَادَّ نَفَسُہٗ۔ یہاں تک کہ سانس لوٹے۔ یعنی اطمینان سے سانس آنے لگے۔ (۳) تحدیر : یعنی آہستہ آہستہ پڑھنا۔

تجوید میں "سکتہ" تلاوت کلام مجید میں پڑھتے پڑھتے سانس لئے بغیر کچھ دیر رُک جانے کا نام ہے۔ پورے قرآن مجید میں صریح سکتہ کے مقامات صرف چار ہیں۔

عَنْ عبداللّٰہِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَّ قُعُوْدٍ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ۔ (رواہ الترمذی)

لغات :- کَبِرَ یَکْبَرُ کِبَراً : عمر میں بڑا ہونا۔ کَبُرَ یَکْبُرُ کِبْرًا : جسامت یا قد یا مرتبہ میں بڑا ہونا۔ کَبَّرَ یُکَبِّرُ تَکْبِیْراً : اللہ اکبر کہنا۔ کَانَ یُکَبِّرُ : تکبیر کہا کرتا تھا (ماضی استمراری)۔ خَفْض : عیش، آسانی، پستی ؛ رَفْع : بلندی۔ قِیَام وقُعُوْد : اُٹھنا بیٹھنا۔ (نماز میں)۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ ہر پستی و بلندی اور اُٹھنے بیٹھنے کے وقت (نماز میں) تکبیر فرمایا کرتے تھے اور اسی طرح ابوبکرؓ و عمرؓ بھی کیا کرتے تھے۔
(اس کی روایت ترمذی نے کی)

عَنْ مَالِکِ بنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ یُحَاذِیْ بِھِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ۔ (رواہ النسائی و اسنادہ صحیح)

لغات :- رَفَعَ یَرْفَعُ رَفْعًا : اٹھانا، بلند کرنا۔ رَفُعَ یَرْفُعُ رِفَاعَۃً : قدر میں، مرتبہ میں، بلند کرنا۔ رَفَعَ یَدَیْہِ : اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔ یُحَاذِیْ بِھِمَا : ان دونوں کو مقابل کرتے۔ اُذُنَیْہِ : اپنے دونوں کان۔

ترجمہ :- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ انھوں نے حضور کو اپنی نماز میں اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے دیکھا اور جب رکوع فرمایا اور جب رکوع سے سر بلند فرمایا اور جب سجدہ فرمایا اور جب سجدہ سے

سر بلند فرمایا۔ (یعنی ان حالتوں کی تبدیلی میں بھی ہاتھ اُٹھاتے دیکھا) یہاں تک کہ انھیں (یعنی دونوں ہاتھوں کو) اپنے کانوں کے اُوپری حصہ کے مقابل فرماتے۔ (اس کی روایت نسائی نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ؟ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذی و النسائی وَھُوَ حَدِیْثٌ صحیح)

ترجمہ:- حضرت علقمہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا "کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انھوں نے نماز پڑھی اور دونوں ہاتھ نہیں اُٹھائے سوائے پہلی بار کے۔ ☆ (اس کی روایت ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے کی اور وہ صحیح حدیث ہے)

☆ حَکَی ابنُ عُیَیْنَةَ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ اجْتَمَعَ مَعَ الْاَوْزَاعِی بِمَکَّةَ فِیْ دَارِالْحَنَّاطِیْنَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِی مَالَکُمْ لَا تَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَکُمْ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَ عِنْدَ الرَّفْعِ فَقَالَ لِاَنَّهُ لَمْ یَصِحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْهِ شَیْءٌ۔ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ کَیْفَ لَمْ یَصِحَّ وَقَدْ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ فَقَالَ اَیْ اَبُوْ حَنِیْفَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ لِشَیْءٍ مِنْ ذَالِکَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اُحَدِّثُکَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ وَتَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ۔ فَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ کَانَ حَمَّادٌ اَفْقَهَ مِنْ سَالِمٍ وَعَلْقَمَةُ لَیْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْفِقْهِ وَاِنْ کَانَ لِاِبْنِ عُمَرَ فَضْلُ صُحْبَةٍ وَلِاَسْوَدَ فَضْلٌ کَثِیْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ۔

ترجمہ:- حضرت ابن عیینہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو حنیفہ مکہ میں گیہوں کے بیوپاریوں کے گھر میں اوزاعی سے ملے تو اوزاعی نے کہا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اپنے ہاتھ رکوع اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد اُٹھاتے نہیں، تو حضرت ابو حنیفہ نے کہا، اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہوا۔ اوزاعی نے کہا کیوں ثابت نہیں ہوا؟ حالانکہ زہری نے سالم سے اور (انھوں نے) اپنے والد (عمر بن الخطابؓ) سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے اور جب رکوع کرتے اور اس سے اُٹھتے وقت اپنے ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے، تو انھوں نے کہا کہ حماد نے ابراہیم سے اور (انھوں نے) علقمہ اور اسود سے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ بجز ابتدائے نماز کے اپنے ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے۔ پھر کسی وقت اس کی تکرار نہ فرماتے۔ تو اوزاعی نے کہا کہ میں زہری، سالم اور اُن کے والد کی روایت سے آپ کو حدیث سُنا رہا ہوں اور آپ مجھے حماد اور ابراہیم کی حدیث سُنا رہے ہیں؟ تو ابو حنیفہ نے سُن کر جواباً کہا کہ حماد سالم سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور علقمہ بھی فقہ میں ابن عمر (یعنی حضرت سالمؒ) سے کم نہ تھے۔ اور اگرچہ ابن عمر کو صحابی ہونے کی فضیلت حاصل تھی تو پھر اسود کو تو بہت زیادہ فضیلت تھی (عمر میں سالم سے بڑے ہونے کی وجہ سے) اور عبداللہ (ابن مسعود) تو عبداللہ ہی تھے۔ (یعنی اُن کا جواب نہیں)

صاحبو! ماہِ صیام ۱۳۴۸ھ میں فقیر حج اور زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے سلسلہ میں بغداد شریف حاضر ہوا۔ وہاں روضۂ حضرت غوث الاعظم کی مسجد میں فرض نماز احناف، حنفی امام کی اقتداء میں اور حنابلہ، حنبلی امام کی اقتداء میں الگ الگ ادا کرتے۔ مغرب کی نماز میں (چونکہ جہری قرأت ہوتی) جب دو امام کی اقتداء الگ الگ ہوتی تو عام طور پر یہ جاننا مشکل ہوتا تھا کہ حنفی امام کی تکبیر کونسی ہے اور حنبلی امام کی کونسی؟ مجھے انتہائی تعجب اور افسوس ہوا کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی باتوں اور جزئی مسائل میں اس قدر اختلاف رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ فقہ کا متفقہ مسئلہ ہے کہ حنفی ہوں کہ شافعی، مالکی ہوں یا حنبلی کسی ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

صاحبو! یہ چار ائمہ اپنے اپنے دَور کے انتہائی پاکباز، دیانت دار اور عالم و فقیہ تھے۔ اِن حضرات کا احسان ہے کہ دین کے مسائل کو قرآن و حدیث اور تعاملِ صحابہ سے مطابقت کر کے چھان بین کے بعد ان دشواریوں کو واضح کر دیا جن سے عامۃ المسلمین ناواقف تھے۔ ان ائمہ پر یہ الزام بے بنیاد ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی رائے سے کوئی فیصلہ کیا ہے۔ حاشا و کلّا ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ فقیر نے اِن اختلافی مسائل کی تفہیم اپنے ایک مختصر رسالہ "اختلافاتِ ائمہ" میں کسی قدر وضاحت سے کی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بعض اُمور میں حالاتِ حاضرہ کا لحاظ فرما کر کوئی خاص حکم دیا اور حدیث ان ائمہ میں سے کسی کو تحقیق میں ہاتھ لگی، اُنھوں نے اُس پر عمل کیا۔ اور بعض دفعہ قرآنی الفاظ کے معنی و مفہوم میں اپنے ماحول کا لحاظ کیا۔ یہاں میں بطور مثال "مسحِ راس" اور "لمسِ نساء" کا مختصر تذکرہ کروں گا۔ قرآن میں ہے "اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ"۔ آیت ۶۔ سورۂ مائدہ۔ پ ۶)۔ (ترجمہ:- جب بھی تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ (یعنی تیار ہو جاؤ تو اس سے پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں (سمیت) ہاتھ اور سر کا مسح اور پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو) اس حکم کی تعمیل میں چاروں ائمہ مسح کر رہے ہیں، البتہ مسح سر کے کتنے حصے تک کیا جائے، ہر امام نے اپنے تفقہ سے کام لیا ہے۔ حضرت امام مالکؒ پورے سر کو چھونا ضروری سمجھتے ہیں۔ حضرت امامِ اعظمؒ نے پاؤ سر کا مسح فرض لیکن پورے سر کا مسح سُنّت قرار دیا۔ حضرت امام شافعیؒ نے مسح کے عام معنی چھونے کی تعبیر کر کے بھیگے ہاتھوں سے سر کے کسی حصے کو چھو لینا ضروری سمجھا۔ بھلا کوئی بتلائے کہ مسح سر سے انکار کس کے پاس ہے؟ البتہ "تعینِ حصۂ سر" (سر کے حصے کا تعین کرنا) میں ہر ایک کا نقطۂ خیال الگ ہے۔

اسی طرح "لمسِ نساء" کا مسئلہ ہے۔ قرآن میں ہے "اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ"۔ آیت ۸۳۔ سورۂ نساء۔ پ ۵۔ (ترجمہ:- یا تم میں سے کوئی بیت الخلا سے آئے یا عورتوں کو چھوئے ۔۔۔") "لمسِ نساء" کے لفظی معنی عورتوں کو چھونا ہے۔ اس چھونے کے مفہوم میں حضرت امام شافعیؒ نے کسی غیر محرم کا عورت کو چھو لینا نقضِ وضو کا باعث قرار دیا"۔ "لمسِ نساء" کا مطلب قُربت ہوتا ہے۔ ہماری زبان اُردو میں بھی ہاتھ لگانے کا مفہوم قُربت یا مُجامعت ہوتا ہے۔ کسی عورت کے ساتھ کوئی مرد مقاربت کرے تو وہ یہ نہیں کہے گی کہ مرد نے صحبت کی، بلکہ یوں کہے گی کہ فلاں نے مجھے ہاتھ لگایا۔ اسی مفہوم کے لحاظ سے حضرت امامِ اعظمؒ نے صحبت کی شرط لگائی، انزال ہو کہ نہ ہو۔ آپ کے پیشِ نظر وہ

احادیث بھی تھیں کہ آں حضرت ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور بی بی عائشہؓ آپ کو ہاتھ لگا دیتیں ۔ بی بی عائشہ اپنے حجرہ میں آرام کررہی ہوتیں اور آنحضرت ﷺ نماز تہجد ادا فرماتے رہتے ۔ کمرہ کی جگہ مختصر تھی ۔ سرکارؐ کو سجدہ کرنا ہوتا تو بی بی عائشہ کے پیر کو ہاتھ سے ذرا ہٹا دیتے اور بی بی اپنے پیر سکوڑ لیتیں ۔ احادیث میں یوں بھی آیا ہے کہ سرکارؐ بحالت روزہ مسجد کو جاتے ہوئے کبھی کسی بی بی کا بوسہ لے کر چلے جاتے اور مسجد میں نماز ادا فرما لیتے (اور کوئی تازہ وضو نہ فرماتے) حضرت امام احمد حنبلؒ چونکہ حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں ، اور امام شافعیؒ حضرت امام محمدؒ کے شاگرد ہیں اور حضرت امام محمدؒ کے اُستاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں ۔ لہٰذا حضرت امام احمد حنبلؒ نے ایسے مسائل جہاں احناف اور شوافع میں کچھ اختلاف ہے انھیں مربوط اور قریب کرنے کی کوشش کی ہے ۔ چنانچہ "لمسِ نساء" کے مسئلہ میں آپ نے یہ شرط بھی ضروری قرار دی ہے کہ مرد کا کسی عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانا " ناقضِ وضو" ہے ۔ اسی طرح " مسح راس" کے مسئلہ میں بھی اتحاد پیدا کیا ۔ الغرض ان ائمہ کے اختلافات فروعی ہیں ، ان سے فرائض و واجبات پر اثر نہیں پڑتا ۔ فرض کی تکمیل ہر امام نے ضروری قرار دی ۔

بعض جدت پسند حضرات ایک امام کی پیروی ایک مسئلہ میں کرتے ہیں تو دوسرے مسئلہ میں دوسرے امام کی تقلید کر لیتے ہیں ۔ یہ بھی نامناسب ہے ۔ تقلید کا مطلب یہ ہے کہ جس امام کی تقلید کی جائے پہلے اُس پر اپنا یقین کامل ہو ، ورنہ تقلید نہ ہوگی ، امداد باہمی کا ادارہ ہوگیا ۔ جس طرح کہ کسی مقدمہ میں ایک ہی وکیل مقرر کرتے اور مریض کے علاج کے لئے ایک ہی طریقۂ علاج کے معالج (ڈاکٹر یا طبیب) سے رجوع ہوتے ہیں اسی طرح تقلید بھی ایک ہی امام کی ہونی چاہیے ۔ وما توفیقی الا باللّٰہ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالِي اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَذْنَابِ خَيْلٍ شُمْسٍ ۔ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ ۔

(رواہ مُسْلِمٌ وَكَذَالِكَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ فِيْ مسندِهٖ وَالنَّسَائِيُّ)

لغات :- اَذْنَابٌ : جمع ذَنَبٌ : دُم ۔ کَاَذْنَابِ : دُموں کی مانند ۔ خَیْلٌ : ٹکڑی ، گروہ ، گھوڑوں کا گلہ ۔ خَیْلِ شُمُسٍ : قبیلہ شُمس کے گھوڑے ۔ شُمُسٌ : عرب کا ایک قبیلہ ۔ اُسْکُنُوْا : سکون پیدا کرو ، اطمینان سے رہو ۔

ترجمہ :- حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے ، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے پھر فرمایا " مجھے کیا ہوگیا (یعنی کیا سبب ہے ؟) کہ میں تمھیں گھوڑوں کی دُموں کی طرح اپنے ہاتھ اُٹھائے دیکھتا ہوں ۔ نماز میں سکون سے رہو ۔

(اس کی روایت مسلم نے کی اور امام احمد نے اپنے مُسند میں اور نسائی نے اسی طرح لکھا ہے)

عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ وَكِيْعٌ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ ۔

(رواہ ابن ابی شیبۃ و اسنادہ صحیح)

ترجمہ :- ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ حضرت عبداللہؓ کے ساتھ رہنے والے اور حضرت علیؓ کے ساتھ رہنے والے، بجز ابتدائے نماز کے اپنے ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے۔ وکیع نے کہا کہ پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے (یعنی ''رفعِ یدین'' کی تکرار یا اعادہ نہیں کرتے تھے سوائے ابتداء کے)۔

(اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَطَبَّقْتُ بَیْنَ کَفَّیَّ ثُمَّ وَضَعْتُہُمَا بَیْنَ فَخِذَیَّ فَنَہَانِیْ اَبِیْ وَ قَالَ کُنَّا نَفْعَلُہٗ فَنُہِیْنَا عَنْہُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَّضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی الرُّکَبِ۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی وابن ماجہ)

لغات :- جَنْبٌ : پہلو، بازو۔ اَبِی : میرے باپ۔ طَبَّقْتُ : منطبق کیا میں نے، ایک پر ایک رکھا میں نے۔ کَفٌّ : ہتھیلی۔ فَخِذٌ : ران۔ نَہَانِی : مجھے منع کیا۔ نُہِیْنَا : ہمیں منع کیا گیا ہمکو اُمِرْنَا : ہمیں حکم دیا گیا۔ رُکَبٌ : گھٹنے۔

ترجمہ :- حضرت مُصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ میں نے اپنے والد کے بازو نماز پڑھی تو میں نے اپنی ہتھیلیاں ایک دوسرے پر رکھیں اور انھیں اپنی رانوں کے درمیان رکھا تو میرے والد نے مجھے منع کیا اور کہا کہ ہم (پہلے) ایسا کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔ (اس کی روایت ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے کی)

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَکَعَ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" وَفِیْ سُجُوْدِہٖ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی"۔

(رواہ النسائی و اٰخرون و اسنادہ صحیح)

ترجمہ :- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے رکوع کیا اور اپنے رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" فرمایا (یعنی میرا عظمت والا پروردگار (ہر عیب سے پاک ہے) اور اپنے سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" فرمایا (یعنی میرا برتری والا پروردگار پاک ہے)۔ (اس کی روایت نسائی وغیرہ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِجْعَلُوْھَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ" فَلَمَّا نَزَلَتْ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" قَالَ اجْعَلُوْھَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ :- حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ جب یہ آیت اُتری "سَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ" (اے مخاطب! اپنے عظمت والے ربّ کی پاکی بیان کر) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس (تسبیح) کو تم اپنے رکوع میں کرو (یعنی لے لو) پھر جب یہ آیت اُتری "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" (اے مخاطب! اپنے برتری والے پروردگار کی پاکی بیان کر) تو فرمایا اس (تسبیح) کو تم اپنے سجدہ میں کرو (لے لو)۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

(۱) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ" ۔ سورۂ واقعہ کی آخری آیت ۔

(۲) "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" ۔ سورۂ اعلیٰ کی پہلی آیت ۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" فَقُوْلُوْا "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ (رواه الشيخان)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" (اللہ نے اس کی بات سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہے تو تم (یعنی مقتدی) کہو۔ "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" (اے ہمارے پروردگار، اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے) کیوں کہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافق ہوگیا، اس کے جو گناہ پہلے ہوچکے ہیں وہ سب ڈھانک دیئے گئے۔ (بخش دیئے جاتے ہیں)۔ (اس کی روایت حضرات شیخین بخاری و مسلم نے کی)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ ۔

(رواه ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابنُ ماجه و ابنُ خُزیمة و ابن حبان و ابن السکن و حسنه)

لغات :- رُکْبَةٌ : گھٹنہ ۔ رُکْبَتَیْهِ : اس کے دونوں گھٹنے ۔ وَضَعَ : رکھا ۔

ترجمہ :- حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپؐ نے سجدہ کیا اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب اُٹھے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھائے۔

(اس کی روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ و ابن سکن نے کی اور اسے "حسن" کہا)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ

عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی اَنْفِهٖ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفُتَ الثِّیَابَ وَ الشَّعْرَ۔ (رواہ الشیخان)

لغات:- عَظْمٌ: ہڈی، جمع عِظَامٌ وَاَعْظُمٌ ۔ جَبْهَةٌ: پیشانی ۔ اَنْفٌ: ناک ۔ لَا نَکْفُتُ: ہم نہ سمیٹیں، نہ روکیں ۔ ثِیَابٌ: جمع ثَوْبٌ، کپڑے ۔ شَعْرٌ: بال ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں (جوڑوں) پر سجدہ کروں، پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں (یعنی انگلیوں) پر اور حکم دیا کہ ہم کپڑوں اور بال کو نہ روکیں (نہ سمیٹیں) (یعنی کپڑوں اور بالوں کی دُرستی میں نہ لگ جائیں)۔ ☆
(اس کی روایت شیخین نے کی)

☆ وَفِی الْخِزَانَةِ، وَکَانَتِ السُّنَّةُ فِی السُّجُوْدِ وَضْعُ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ جَمِیْعًا وَلَوْ وَضَعَ اَحَدَهُمَا، اِنْ کَانَ مِنْ عُذْرٍ لَا یُکْرَهُ وَاِنْ کَانَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ اَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ دُوْنَ اَنْفِهٖ جَازَ وَیُکْرَهُ اِنْ وَضَعَ اَنْفَهٗ دُوْنَ جَبْهَتِهٖ، کَذٰلِکَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا لَا یَجُوْزُ ۔ وَرَوٰی اَسَدٌ عَنْهُ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَعَلَیْهِ الْفَتْوٰی ۔ قَالَ فِی الْبَدَائِعِ اَلْاَمْرُ یَتَعَلَّقُ بِالسُّجُوْدِ مُطْلَقًا مِنْ غَیْرِ تَعْیِیْنِ عُضْوٍ ثُمَّ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَعْیِیْنِ بَعْضِ الْوَجْهِ فَلَا یَجُوْزُ تَعْیِیْنُ غَیْرِهٖ، وَلَا یَجُوْزُ تَقْیِیْدُ مُطْلَقِ الْکِتَابِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ، فَتَحْمِلُهٗ عَلٰی بَیَانِ السُّنَّةِ عَمَلًا بِالدَّلِیْلَیْنِ ۔ اِنْتَهٰی ۔ وَفِیْ بَذْلِ الْمَجْهُوْدِ وَلَوْ سَجَدَ وَلَمْ یَضَعْ قَدَمَیْهِ عَلَی الْاَرْضِ لَا یَجُوْزُ سُجُوْدُهٗ وَلَوْ وَضَعَ اِحْدَاهُمَا جَازَ کَمَا لَوْ قَامَ عَلٰی قَدَمٍ وَاحِدَةٍ ۔ اِنْتَهٰی

ترجمہ:- اور ''خزانہ'' میں یوں بیان کیا ہے کہ سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں کا ٹکنا مسنون ہے اور اگر کسی نے صرف ایک کو ٹکایا اور یہ فعل کسی عذر کے باعث ہو تو کراہت نہیں اور اگر بلا عذر ایسا کیا گیا تو ناک چھوڑ کر صرف پیشانی رکھنا جائز ہے اور اگر پیشانی چھوڑ کر صرف ناک رکھی تو مکروہ ہوگا ۔ امامِ اعظم حضرت ابوحنیفہؒ کے پاس اسی طرح ہے ۔ اور امام صاحب کے دونوں شاگردوں (امام محمد اور امام یوسف) نے کہا کہ جائز نہیں اور اسد نے امام صاحب سے روایت کی ہے کہ بلا عذر کے جائز نہیں اور فتویٰ اسی پر ہے ۔ بدائع میں لکھا ہے کہ ''امر'' تعبیر تعیین عضو کے مطلق سجدے سے متعلق ہے ۔ پھر چہرے کے بعض کی تعیین پر اجماع ہوا ۔ بس اس کے سوا دوسرے کی تعیین جائز نہیں ۔ اور نہ مُطلق کتاب (یعنی فرض حکم مندرجۂ قرآن کریم) کو خبرِ احاد کے ذریعہ مقید کرنا جائز ہے ۔ پس اسے سنّت کے بیان پر حمل کیا جائے گا تا کہ دونوں دلیلوں پر عمل باقی رہے ۔ (بدائع کا بیان یہاں ختم ہوا) ''بذل المجہود'' (شرح ابوداؤد) میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے سجدہ کیا اور دونوں پاؤں زمین پر نہ رکھے تو اس کا سجدہ جائز نہ ہوگا ۔ اور اگر دونوں میں سے ایک بھی رکھے تو جائز ہوگا ۔ جس طرح کہ اگر کوئی ایک پاؤں پر کھڑا ہو (تو جائز ہے اُسی طرح) ۔ (ختم ہوا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْرُشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقَبَةِ الشَّيْطٰنِ۔ (اخرجه المسلم)

لغات:- كَانَ يَفْرُشُ : بچھا دیتا تھا وہ ایک مرد۔ (فعل ماضی سے پہلے اگر "كَانَ" لایا جائے تو اُس کے معنیٰ ماضی بعید کے ہوجاتے ہیں۔ جیسے كَانَ فَعَلَ ، کیا تھا اُس ایک مرد نے (بزمانہ ماضی بعید)۔ اور اگر فعل مضارع سے پہلے کان لایا جائے تو اس کے معنے ماضی استمراری یعنی فعل کا بزمانہ ماضی جاری رہنا۔ مثلاً كَانَ يَفْعَلُ : کیا کرتا تھا وہ ایک مرد۔ فَرَشَ يَفْرُشُ ، فَرْشًا و فِرَاشًا : فرش یا بستر بچھانا۔ فِرَاش : بستر۔ فَرَاش : پروانہ، پتنگا۔ رِجْلٌ : پاؤں۔ اَلرِّجْلُ الْيُسْرٰى : بایاں پاؤں۔ اَلرِّجْلُ الْيُمْنٰى : سیدھا پاؤں۔ رَجُلٌ : مرد۔ عَقَبٌ : پیچھے، گھاٹی۔ كَانَ يَنْهٰى : منع کرتے تھے۔ عَقَبَةِ الشَّيْطٰنِ : شیطان کی گھاٹی۔ نَصَبَ يَنْصِبُ نَصْبًا : قائم کرنا۔

ترجمہ:- اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) آپ کہتی ہیں، حضور رسولِ خدا ﷺ (نماز کے قعدے میں) اپنا بایاں پاؤں بچھا دیتے تھے اور اپنا سیدھا پاؤں قائم رکھتے اور شیطان کی گھاٹی سے منع فرماتے تھے۔ (یعنی دونوں پاؤں کھڑے رکھے جائیں تو دونوں پاؤں کے درمیان جو جگہ کھلی رہتی ہے وہ شیطان کی گھاٹی ہے لہذا اس طرح دونوں پاؤں صرف انگلیاں ٹکا کر قائم کرکے ایڑیوں کی پشت پر نہ بیٹھیں)۔

(اس حدیث کی روایت مسلمؒ نے کی ہے)

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْءَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخْرٰى فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا عَلٰى فَخِذَيْهَا كَانَ سِتْرَ مَا يَكُوْنُ لَهَا۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، يَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ غَفَرْتُهَا۔ (رواه البيهقي و ابن عدى فى الكامل)

لغات:- مَرْفُوْع : اصطلاح میں ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی روایت کسی صحابی یا تابعی سے حضور نبی اکرم ﷺ تک یہ سلسلہ پہنچا دیں۔ پس اس حدیث کے راوی بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور انھوں نے اس روایت کے حکم کو رسول اللہ ﷺ سے منسوب کیا ہے۔ وَضَعَتْ : رکھی۔ فَخِذٌ : ران (افخاذ جمع)۔ اَلصَقَ يُلْصِقُ اِلْصَاقًا : چپکانا۔ سَتَرَ يَسْتُرُ سَتْرًا : چھپانا، ڈھانکنا، ستر پوشی کرنا۔ سُتِرَ : چھپ گیا، ستر پوشی ہوئی۔ مَا يَكُوْنُ لَهَا : جس طرح اُس عورت کے لئے ممکن ہوسکے۔ كَانَ سُتِرَ : تاکہ چھپ جائے (ستر پوشی ہوجائے)۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً (روایت ہے) (یعنی وہ اپنی طرف سے بیان کرتے ہوئے اس واقعہ کو حضور رحمتِ دوعالم سے منسوب کر رہے ہیں) کہ اس طرح حضورؐ نے فرمایا، جب کوئی عورت نماز میں (جلسہ کی حالت میں) بیٹھے تو اپنی ایک ران اپنی دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی

رانوں پر اس طرح چسپاں رکھے کہ اس کی ستر پوشی ہو جائے جس قدر کہ اس سے ممکن ہو سکتا ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا ہے، وہ فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ رکھتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو ڈھانک لیا (بخش دیا)۔ (اس کی روایت بیہقی نے اور ابن عدی نے کامل میں کی ہے)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ۔ (رواه الترمذی)

لغات:- نَهَضَ یَنْهَضُ نَهْضًا و نُهُوْضًا: کھڑا ہونا، اُٹھنا۔ عَلٰی قَدَمَیْهِ: اپنے دونوں پاؤں پر۔ صُدُوْرٌ: صَدْرٌ کی جمع: اوپری حصہ۔

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اپنے پاؤں کے پنجوں پر اُٹھتے تھے۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّـهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّی فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔ (رواه الترمذی) ☆

ترجمہ:- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا جب آپؐ اپنی نماز کی طاق (رکعتوں) میں ہوتے تو آپؐ بہ یک وقت کھڑے نہ ہو جاتے یہاں تک کہ آپؐ اچھی طرح بیٹھ جاتے۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَقُوْلَ "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"۔ (رواه الترمذی)

☆ قَالَ الْاِمَامُ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِی، اَلْخِلَافُ فِی الْاَفْضَلِ حَتّٰی لَوْفَعَلَ الْمُصَلِّی کَمَا هُوَ مَذْهَبُنَا لَا بَاْسَ بِهٖ عِنْدَ الشَّافِعِیِّ وَ اِنْ فَعَلَ کَمَا هُوَ مَذْهَبُهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ عِنْدَنَا فِی الظَّهِیْرِیَّةِ۔

ترجمہ:- امام شمس الائمہ حضرت حلوانیؒ نے کہا کہ ایسا اُٹھنے کے خلاف عمل میں فضیلت ہے۔ حتی کہ اگر نماز پڑھنے والا اس طرح کرے جس طرح ہمارا مذہب ہے تو امام شافعیؒ کے پاس کوئی حرج نہیں۔ اور کوئی اس طرح کرے جس طرح امام شافعیؒ کا مذہب ہے (یعنی اُٹھتے وقت بیٹھ کر اُٹھے) تو ہمارے پاس کوئی حرج نہیں ایسا ظہیریہ میں لکھا ہے۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم دو رکعتوں میں (یعنی دو رکعتوں کے بعد قعدہ میں) بیٹھیں تو کہیں " اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ " ۔ (ساری زبان سے ادا ہونے والی عبادتیں (ذکر اذکار وغیرہ) اور ساری بدن سے ہونے والی عبادتیں اور ساری مال کے ذریعہ ہونے والی عبادتیں (صدقہ، خیرات، زکوٰۃ وغیرہ) اللہ ہی کے لئے ہیں ۔ اے نبی آپ پر سلامتی، سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور برکتیں شامل ہوں ۔ سلامتی ہو ہم سب پر اور اللہ کے نیک بندوں پر ۔ میں گواہی دیتا / دیتی ہوں کہ معبود سوا اللہ تعالیٰ کے نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا / دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں) ۔ (اس حدیث کی ترمذی نے روایت کی) ۱

" صلوٰۃ " کے معنی " قُرب " کے ہیں ۔ اللہ اپنے تقرب کو کیسے کردے گا؟ رحمت سے ۔ بندے کی قُربت کیا ہے؟ اس کے دربار میں حاضری ۔ اور اس کی کیا صورت ہے؟ اللہ کا اپنے بندے کو قربت دینا کیسا ظاہر ہوتا ہے؟ رحمت سے ۔ بندہ اللہ کے قُرب کو چاہے گا تو کیسے؟ دُعا سے اور عبادت سے ۔ "یَصْلٰی نَارًا" کے معنی آگ کے قریب ہوا ۔ رحمت اور دُعا، " صلوٰۃ " کے معنی نہیں ہیں، بلکہ قرب کے ظاہر ہونے کی صورتیں ہیں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ اِذَا قَعَدَ فِی التَّشَھُّدِ وَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثَـلَاثًا وَخَمْسِیْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ ۔ (رواہ المسلم) ۲

---

۱ وَمَعْنَی التَّحِیَّاتُ، اَلْعِبَادَاتُ الْقَوْلِیَّۃِ ۔ وَالصَّلَوٰتُ الطَّاعَاتُ الْبَدَنِیَّۃِ ۔ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلْخَیْرُ الْمَالِیَّۃِ ۔

ترجمہ :- اَلتَّحِیَّات کے معنی زبانی اور قولی عبادتیں ۔ اور صَلَوٰت کے معنی بدنی عبادتیں اور طَیِّبَات کے معنی مالی عبادتیں یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ۔

۲ صُوْرَۃُ ثَلٰثَۃ وَخَمْسِیْنَ اَنْ یَعْقِدَ الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ وَالْوُسْطٰی وَیُرْسِلُ الْمُسَبِّحَۃَ وَیَضُمُّ الْاِبْھَامَ اِلٰی اَصْلِ الْمُسَبِّحَۃِ وَتَلَقُّفُھَا فِیْ کَیْفِیَّتِہٖ وُجُوْہ اِحْدٰھَا ھٰذَا وَالثَّانِیْ اَنْ یَضُمَّ الْاِبْھَامَ اِلَی الْوُسْطٰی الْمَقْبُوْضَۃِ کَالْقَابِضِ ثَلٰثًا وَّعِشْرِیْنَ فَاِنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَوَاہُ کَذَالِکَ وَالثَّالِثُ تُقْبَضُ الْخِنْصِرُ وَالْبِنْصِرُ وَیُرْسَلُ الْمُسَبِّحَۃَ وَ یُحَلِّقُ الْاِبْھَامَ وَالْوُسْطٰی کَمَا رَوَاہُ وَائِلُ ابْنُ حُجْرٍ وَھُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَہٗ ۔ وَالظَّاھِرُ اَنَّ جَمِیْعَ الْوُجُوْہِ صَنَعَھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۔ فَفَعَلَ مَرَّۃً ھٰکَذَا وَمَرَّۃً ھٰکَذَا ۔

ترجمہ :- ترپن (۵۳) کا عدد ظاہر کرنے کی صورت یہ ہے کہ چھوٹی انگلی اور اس کے بازو کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو بند کیا جائے اور انگشتِ شہادت کو کھلا چھوڑ دیا جائے اور انگوٹھے کو انگشتِ شہادت کی جڑ سے ملایا جائے ۔ یہ ایک شکل ہے ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انگوٹھے کو بیچ والی بند انگلی سے ملایا جائے ۔ جس طرح (۲۳) کے عدد کے لئے کیا جاتا ہے ۔ ابن زبیرؓ کی روایت اسی طرح ہے ۔ تیسری صورت یوں ہے کہ چھوٹی انگلی اور اس کے بازو کی انگلی کو بند کیا جائے اور بیچ والی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنایا جائے اور انگشتِ شہادت کو کھلا چھوڑ دیا جائے ۔ جیسا کہ وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ۔ اور وہی ہمارے پاس "مختار" (اختیار کردہ) ہے ۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر طرح عمل فرمایا ۔ کبھی ایسا اور کبھی ویسا ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ جب ''تشہد'' میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن (۵۳) کا عقد کرتے ۔ (یعنی انگلیوں کو (۵۳) کی شکل میں بند کرتے) (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی ، قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ ، فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ ۔ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

(رواہ البخاری)

لغات:- لَقِیَنِیْ : مجھ سے ملاقات کی ۔ لَقِیَ یَلْقٰی لِقَاءً و لِقَاءَۃً و لِقَایَۃً : ملنا ۔ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ : کیا میں تحفہ (ہدیہ) نہ دوں تمہیں؟ ۔ اَھْلَ الْبَیْتِ : گھر والے، بال بچے جن کا نفقہ صاحبِ خانہ کے ذمہ ہو ۔ یعنی کم عمر اولاد بھی اہلِ بیت میں داخل ہے ۔ نبی کریمؐ نے سیدہ فاطمہ زہراؓ حضرت علیؓ مشکل کشا ، سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین کو اپنے ساتھ لے کر ایک چوخانہ دار چادر ان سب پر اُڑھائی اور فرمایا ''ھٰٓؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ'' یعنی یہ بھی میری اہلِ بیت ہیں ۔ اس لئے ''اہلِ بیت'' یہ چاروں بزرگوار بھی ہیں ۔

ترجمہ:- حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ سے (روایت ہے) کہ انھوں نے کہا ، مجھ سے کعب بن عجرہؓ ملے تو انھوں نے کہا کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں ! وہ ہدیہ مجھے ضرور دیجئے ۔ تو کہا ، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ۔ ہم نے کہا '' اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ لوگوں پر کس طرح درود بھیجا جائے اے (شرافت کے گھرانے کے خاص لوگو ! بے شک اللہ نے ہم کو یہ تو سکھایا ہے آپؐ پر کیسے سلام بھیجیں ۔ فرمایا (حضورؐ نے) (یوں) کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ - - - - - الخ ۔ (اے اللہ ! محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج (رحمت نازل فرما) جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ، (رحمت نازل فرمائی) بے شک تو قابلِ ستائش اور بڑی شان والا ہے ۔ اے اللہ ! محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر برکتیں نازل فرما جس طرح تُو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں۔

بے شک تُو سراہا ہوا (ہر قسم) کی برتری رکھنے والا ہے۔

(اس حدیث کی روایت امام بخاری نے کی)

عَنْ نَعِيْمِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ـ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى الِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ (رواهُ السراجُ واسنادُهُ صحيح)

ترجمہ:- حضرت نعیم المجمرؒ سے بذریعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (روایت ہے) کہ (لوگوں نے) کہا اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں؟ فرمایا (یوں) کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى الِ مُحَمَّدٍ ـ ـ ـ ـ الخ ـ یا اللہ محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر رحمت فرما جس طرح ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر تُو نے رحمت و برکت نازل فرمائی ہے۔ بے شک تُو قابلِ تعریف عظمت والا ہے۔

(سراج نے اس کی روایت کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ـ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ ـ

(رواه مسلم و ابوداؤد و النسائي و الترمذي و ابن ماجه و صَحَّحَهُ الترمذيُّ)

لغات:- يَمِيْنٌ: سیدھا۔ يَسَارٌ: بایاں۔ حَتّٰى: یہاں تک۔ بَيَاضٌ: سفیدی، کوری کتاب یا کاپی۔ بيضة: انڈا، خود، جنگی ٹوپی۔ اس کی جمع بيض، بيوض، بيضات ہے۔ خَدٌّ: گال، رُخسار۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ دائیں اور بائیں سلام پھیرا کرتے تھے اور فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ـ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ـ تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ یہاں تک کہ (اپنا چہرہ اتنا پلٹاتے کہ) آپ کے رخسارِ مبارک کا گورا پن دیکھا جاتا (یعنی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے والے دیکھ سکتے تھے)۔

(اس کی روایت مسلمؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے کی اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ عَنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ـ

(رواه الجماعة الاالبخاري)

لغات :- اِنصَرَفَ : (باب انفعال سے) پلٹنا ۔ اِنصراف : پھرنا ، لوٹ آنا ۔

ترجمہ :- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے پلٹتے (یعنی سلام پھیر لیتے) تو تین بار استغفار پڑھتے اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَـاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھتے ۔ اے اللہ تُو ہی سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے ، اے شان اور بزرگی والے تُو برکت والا ہے ۔ (اس حدیث کی ایک جماعت نے روایت کی سوائے بخاری کے)

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۔ قَالَ "مُعَقِّبَاتٌ لَا یُخَیَّبُ قَـائِلُھُنَّ اَوْفَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ ثَـلَاثًا وَ ثَلٰثِیْنَ تَسْبِیْحَۃً" وَ ثَـلَاثًا وَ ثَلٰثِیْنَ تَحْمِیْدَۃً وَاَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ تَکْبِیْرَۃً"۔ (رواہ مسلم)

لغات :- مُعَقِّبَاتٌ : ایک کے بعد ایک آنے والی ۔ مُعَقِّبٌ : پیچھے آنے والا ۔ عَقِبٌ : پیٹھ ، پیچھے ۔ خَیَّبَ ، خَیْبًا : ناکام ہونا ، فریب دینا ، محروم رہنا ۔ قَائِلُھُنَّ : ان چیزوں کو کہنے والا ۔ دُبُرَ : بعد ، پیچھے ، پیٹھ ۔ صَـلَاۃٌ مَکْـتُوْبَۃٌ : فرض نماز ۔ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ : ۳۳ ۔ اَرْبَعًا وَّ ثَـلَاثِیْنَ : ۳۴ ۔

ترجمہ :- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے (روایت ہے) کہ آپؐ نے فرمایا (چند) ایک کے بعد ایک آنے والے کلمات ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ان کا کہنے والا یا عمل کرنے والا محروم نہیں ہوتا ۔ ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ (پڑھنا) ۔
(اس کی مسلم نے روایت کی)

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا"۔

(رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ و الترمذی و حسنہ وقال الحافظ فی الفتح سندہ جیّد)

لغات :- یَسْتَحْیِیْ : شرماتا ہے ۔ (باب استفعال سے اِسْتِحْیَا) ۔ صِفْرًا : خالی (جمع صِفار ، اَصفار) الحافظ : راوی حدیث حافظ سے مراد امام الحدیث حافظ ابن حجر مراد ہیں اور "فتح" سے ان کی کتاب "فتح الباری" مراد ہے ۔ کریم ، اس کو بولتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہوں تو اُسے معاف کر دے ۔ چھوٹی سے چھوٹی بھلائی کا ثواب دینا ۔ ایک معنی یہ ہیں کہ دینے کو جیتا ہے تو بلا استحقاق دینا ۔

ترجمہ :- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے ، فرمایا حضور رسولِ مقبول ﷺ نے کہ تمہارا پروردگار با حیا اور سخی ہے ، اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ (اس کی جانب

دُعا کے لئے اُٹھائے) تو خالی پھیر دے۔

(اس حدیث کی روایت ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے کی اور اسے "حسن" کہا اور حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب "فتح الباری" میں کہا کہ اس کی اِسناد "جید" ہے)

صاحبو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے، جب وہ اپنی عاجزی کا اظہار کر کے اپنی تمنا اپنے مولیٰ کے دربار میں پیش کرتے ہیں تو بہت خوش ہوتا ہے اور اُن کی دُعا کو قبول کرتا ہے۔ ہاں اگر کوئی دُعا فوری طور پر پوری ہوتی دکھائی نہ دے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ رَد کردی گئی۔ بلکہ بعض دُعائیں اگر فوری طور پر قبول ہو جائیں تو اس کا ردِعمل دُعا مانگنے والے پر سخت ہوجاتا ہے۔ اس لئے ہر دُعا قبول ضرور ہوتی ہے، یعنی جو دُعا یہاں قبول نہیں ہورہی ہے اس کا ثواب ضرور مل جاتا ہے۔ رباعی

تو میرا خدا میں ہوں تیرا بندہ حاجت مجھ میں ہے اور تجھ میں غِنا
جب ہو صفتِ ذات کا اظہار کمال میں مانگتا جاؤں اور تُو دیتا جا (حسرتؒ)

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى"۔

(رواه الطبراني في الكبير - وقال الهيثمي اسناده حسن)

ترجمہ:- حضرت سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوگیا۔

(طبرانی نے اپنی "معجم الکبیر" میں اس کی روایت کی ہیثمیؒ نے کہا کہ اس کی اسناد حسن ہے)

صاحبو! امام حسنؓ جوان نہیں تھے مگر چونکہ سمجھ دار تھے، جوان جتنی ہشیار بات کرتا ہے اُس سے بڑھ کر ہشیار بات کرتے تھے اس واسطے ان کی روایت لی گئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ"۔ (رواه الترمذي)

لغات:- ثَابَرَ: پابندی کی۔ اِثنَا عَشَرَ: بارہ۔ رَكْعَتَيْنِ: دو رکعتیں۔

ترجمہ:- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) کہا کہ رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا، جس نے پابندی کی بارہ رکعت سُنّت کی، اللہ نے اُس کے لئے جنت میں گھر بنایا۔ چار رکعتیں ظہر (فرض) سے پہلے اور دو رکعتیں اُس کے (ظہر کے) بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور

دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (ترمذی نے اس کی روایت کی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔ (رواه الشيخان)

ترجمہ:- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ذریعہ حضور نبی ﷺ سے (روایت ہے) فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز کو "وتر" بناؤ۔ (اس کی روایت شیخین نے کی)

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔ (رواه النسائي واخرون واسناده صحيح)

لغات:- حَدَّثَ: بات کی، بیان کیا۔ حَدَّثَتْهُ: اس عورت نے اس مرد سے کہا۔ لَا يُسَلِّمُ: سلام نہیں پھیرتا ہے۔

ترجمہ:- حضرت زرارہ بن ابی اوفی، سعد بن ہشام سے (روایت کرتے ہیں) کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(اس کی روایت نسائی وغیرہ نے کی اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ؟ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَعَشْرَةٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَلَا اَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ۔

(رواه احمد وابوداؤد والطحاوی و اسناده حسن)

لغات:- بِكَمْ: کتنے؟۔ كَانَ يُوْتِرُ: وتر پڑھتے تھے۔ اَكْثَرَ: زیادہ۔ اَنْقَصَ: کم۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے (روایت ہے) کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کتنے (رکعت) وتر پڑھتے تھے؟ (بی بیؓ) نے فرمایا، چار اور تین اور چھ اور تین، اور آٹھ اور تین اور دس اور تین اور تیرہ سے زیادہ وتر میں نہ پڑھتے تھے اور نہ سات سے کم۔

(اس کی روایت احمد، ابوداؤد اور طحاوی نے کی اور اس کی اسناد حسن ہے)

وَعَنْ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْبَعْدَهُ؟ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ

كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلَى قَوْمٍ مُّشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ ۔

(رواه الشيخان وفي رواية يَدعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ ۔ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ ۔ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَفِي رواية الطحاوي فَلَمَّا ظَفَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْقُنُوْتَ)

لغات :- قُنُوْت : دُعائے قنوت ۔ قَنَتَ : دُعائے قنوت پڑھی ۔ اُرَاهُ : میرا خیال ہے کہ ۔ اَلْقُرَّاءُ : قرآن پڑھنے والے ، حافظِ قرآن ۔ زُهَاءَ : قریب (نحو) ۔ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ : اُن پر بددُعا کرتے ہوئے ۔ عُصَيَّةُ : نافرمان جماعت ۔ ظَفَرَ : فتح پایا ۔

ترجمہ :- حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے دُعائے قنوت کے بارے میں پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ دُعائے قنوت پڑھی جاتی تھی ۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ تو کہا کہ رکوع سے پہلے۔ راوی نے حضرت انس سے پوچھا کہ فلاں نے آپ سے سُن کر بتایا کہ آپ نے کہا کہ رکوع کے بعد تھی تو جواب دیا کہ جھوٹ کہا بس اتنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دُعائے قنوت) رکوع کے بعد ایک مہینے تک پڑھی میں خیال کرتا ہوں (یہ اس لئے تھا کہ) آپؐ نے چند لوگوں کو جنھیں "قُرَّاء" (قرآن کے حافظ) کہا جاتا تھا اور جو قریب ستر (۷۰) کی تعداد میں تھے ۔ مشرکین کی طرف اُن کے پاس (رہ کر تعلیم و تبلیغ کے لئے) بھیجا اور (اس بات پر) مشرکین اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہوا تھا ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اُن پر بددُعا کرتے ہوئے ایک مہینہ دُعائے قنوت پڑھی ۔

(اس حدیث کی بخاری و مسلم نے روایت کی اور ایک روایت میں ہے کہ رِعل اور ذکوان (مشرکین کے قبیلوں کے نام) پر بددعا کرتے ہوئے پڑھی جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ سخت نافرمان جماعت تھی جس نے اللہ کی نافرمانی کی اور ایک روایت میں ہے کہ اُن لوگوں پر بددعا کرتے ہوئے جنھوں نے آپؐ کے صحابہ میں سے بعض کو جنھیں "قُرّاء" کہا جاتا تھا قتل کر دیا تھا ☆ اور طحاوی کی ایک روایت میں ہے کہ جب اُن (مشرکین) پر فتح پائی تو دُعائے قنوت ترک کر دی ۔ (یعنی بعد رکوع کے پڑھنا)

☆ [نوٹ : یہ واقعہ تاریخ میں سریۂ بیرِ معونہ کے نام سے مشہور ہے ۔ ابو براء عامر نے فریب کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ ملکِ نجد کی تعلیم و تربیت کے لئے کچھ مُنادی کرنے والے (تبلیغ کرنے والے) میرے ساتھ بھیجئے ۔ عامر کا بھتیجا نجد کا رئیس تھا ۔ عامر نے ان لوگوں کی حفاظت کا یقین دلایا ۔ حضورؐ نے منذر بن عمرو انصاری کو ستر "قراء" (حفاظ و علماء) کو اُس کے ساتھ کر دیا ۔ جب بنو عامر کے علاقہ بیرِ معونہ میں پہنچے تو حضورؐ کا نامہ مبارک دے کر اُن لوگوں کو طفیل حاکم کے پاس بھیجا گیا ۔ اس نے پہلے سفیر کو پھر باقی سب مسلمانوں کو قتل کروا دیا ۔ یہ بھی روایت ہے کہ قبائل رِعل اور ذکوان نے دھوکہ دے کر حاکم کے اشارے سے قتل کر دیا ۔ (اضافہ)

عن اَبِی الْحَوْرَاء ـ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ـ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ ـ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ ـ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ"ـ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ ـ "اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ"ـ

(رَوَاہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و الدارمی)

لغات :- عَلَّمَنِیْ : مجھے سکھایا ـ تَوَلَّنِیْ : میرا کارساز بن جا ـ قَضَیْتَ : تُو نے فیصلہ کیا ہے ـ وَالَیْتَ : تُو نے مدد کی ـ

ترجمہ :- حضرت ابو الحوراء سے (روایت ہے) کہا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کلمات سکھائے ہیں جنھیں میں وتر کی دُعائے قنوت میں پڑھتا ہوں : اے اللہ ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنھیں تُو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے اُن کے ساتھ جنھیں تُو نے عافیت دی اور میرا کارساز بن جا اُن کے ساتھ جن کا تُو کارساز بنا ہے ـ اور جو مجھے عطا کیا ہے تُو نے اُس میں برکت دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا ـ پس تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا ـ پس وہ بے عزت نہیں ہوتا جس سے تُو نے دوستی کی ـ اے ہمارے پروردگار تُو ہی برکت والا اور بزرگی والا ہے (اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے) میں تجھ سے مغفرت مانگتا اور تیری طرف رجوع ہوتا ہوں ـ

(اس کی روایت ترمذیؒ ، ابوداؤدؒ ، نسائیؒ ، ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے کی)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ"ـ

(رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة)

لغات :- سَخَطِکَ : تیری ناراضگی ـ عُقُوْبَتِکَ : تیری سزا ـ لَا اُحْصِیْ : مجھ سے ممکن نہیں ـ اَثْنَیْتَ : تُو نے ثنا کی ـ

ترجمہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ نبی ﷺ اپنی وتر کے آخر میں فرمایا کرتے تھے ـ اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا مندی میں پناہ لیتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافیوں میں پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تجھ میں پناہ لیتا ہوں ـ تیری ثناء (تعریف) مجھ سے ممکن نہیں تُو ویسا ہے جیسا کہ تُو نے

اپنی ثنا کی ہے۔

(اس کی روایت ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے کی)

وَعَنْ عَائِشَةَ؟ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَضٰى فِيْ نَوَاقِضِ الْوَضُوْءِ۔

ترجمہ:- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) (یہ حدیث نواقضِ وضو کے باب میں گزر چکی ہے)۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَلَمَّا فَرَغَ عَنِ السُّوْرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ۔ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ"۔

(رواه ابن ابی شیبة و ابن الفریس فی فضائل القراء والبیهقی و صححه)

لغات:- صَلَّيْتُ: میں نے نماز پڑھی۔ نُثْنِيْ: ہم ثنا بیان کرتے ہیں۔ نَخْلَعُ: الگ ہوجاتے ہیں یا ہوجائیں گے۔ يَفْجُرُكَ: تیری نافرمانی کرے گا۔ نَسْعٰى: ہم دوڑتے ہیں، نَحْفِدُ: ہم خدمت کرتے ہیں۔ نَرْجُوْ: ہم اُمید رکھتے ہیں۔ مُلْحِقٌ: ملنے والا۔

ترجمہ:- عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا کہ میں نے عمر بن الخطابؓ کے پیچھے صبح کی نماز (فجر) پڑھی۔ جب وہ سورہ سے (یعنی ضم سورہ کی قراءت سے) فارغ ہوئے دوسری رکعت میں تو رکوع کے پہلے کہا (یہ دُعا پڑھی) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہر طرح کی خوبی کے ساتھ تیری ثنا بیان کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ ہوجاتے اور چھوڑ دیتے ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کرتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید کرتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کفار کو ملنے والا ہے۔

(اس کی روایت ابن ابی شیبہ اور ابن الفریس "فضائل القراء" کے باب میں کی اور بیہقی نے بھی اس کی روایت کی اور اسے صحیح کہا)

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلَاتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ"

فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذٰلِکَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ "وَعَلَیْکَ" فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَعَافَ النَّاسُ وَکَبُرَ عَلَیْہِمْ اَنْ یَّکُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلَاتَہٗ لَمْ یُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِیْ اٰخِرِ ذٰلِکَ فَاَرِنِیْ وَعَلِّمْنِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِیْبُ وَاُخْطِیُٔ فَقَالَ " اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَوَضَّاْ کَمَا اَمَرَکَ اللّٰہُ بِہٖ ثُمَّ تَشَھَّدْ فَاَقِمْ اَیْضًا فَاِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَءْ وَاِلَّا فَاحْمِدِ اللّٰہَ وَکَبِّرْہُ وَھَلِّلْہُ ثُمَّ ارْکَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ۔ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُکَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْہُ شَیْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِکَ شَیْئًا "۔ قَالَ وَکَانَ ھٰذَا اَھْوَنُ عَلَیْہِمْ مِنَ الْاُوْلٰی۔ وَاِنَّہٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا اِنْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِکَ وَلَمْ یَذْھَبْ کُلُّھَا ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

لغات :- بَیْنَمَا ؛ اس حال میں کہ ۔ اَخَفَّ ؛ کم کیا ۔ تخفیف کیا ۔ فَارْجِعْ ؛ پس واپس جا ۔ لَمْ تُصَلِّ ؛ تُو نے نماز نہیں پڑھی ۔ عَافَ النَّاسُ ؛ لوگوں نے کراہت کی ، ناگوار ہوا ۔ کَبُرَ عَلَیْہِمْ ؛ اُن کو شاق گزرا ۔ اُصِیْبُ وَاُخْطِیُٔ ؛ دُرست بھی کرتا ہوں خطا بھی کرتا ہوں ۔ اَجَلْ ؛ اچھا ، ٹھیک ۔ فَاقْرَءْ ؛ پس پڑھ ۔ فَاطْمَئِنَّ ؛ مطمئن ہو جا ۔ تَمَّتْ ؛ پوری ہو گئی ۔ اِنْتَقَصْتَ ؛ تُو نے نقص کیا ، کمی کی ۔ اَھْوَنُ ؛ زیادہ آسان ۔

ترجمہ :- حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ رفاعہ نے کہا ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اتنے میں ایک شخص غالباً بدوی آیا اور نماز پڑھا ۔ اس نے نماز بہت مختصر کی پھر نماز سے پھر کر آیا اور نبی ﷺ پر سلام کیا ۔ نبی ﷺ نے کہا اور تجھ پر بھی سلام پس واپس جا اور نماز پڑھ کیوں کہ تُو نے نماز نہیں پڑھی ۔ وہ واپس گیا اور نماز پڑھ کر آیا اور آپ کو سلام کیا ۔ فرمایا اور تجھ پر بھی سلام واپس جا اور نماز پڑھ کیوں کہ تُو نے نماز نہیں پڑھی ۔ پس ایسا دو بار یا تین بار کیا ۔ ہر بار وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا اور آپ فرماتے کہ تجھ پر بھی سلام واپس جا اور نماز پڑھ کیوں کہ تُو نے نماز نہیں پڑھی ۔ لوگ کراہت کرنے لگے اور اُن پر شاق گزرا کہ وہ شخص جس نے نماز میں کمی کی وہ نماز نہ پڑھا ۔ اس کے بعد اُس شخص نے کہا ۔ مجھے بتایئے اور سکھایئے ۔ میں ایک بشر ہی تو ہوں ، دُرست بھی کرتا ہوں ، غلطی بھی کرتا ہوں ۔ پس فرمایا (حضورؐ نے) ٹھیک ہے ، جو تو نماز کے لئے اُٹھے تو جس طرح اللہ نے اس کا حکم دیا ہے ویسے وضو کر پھر حاضر ہو کر نماز قائم کر اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہے تو پڑھ ورنہ اللہ کی حمد بیان کر تکبیر کہہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ پھر رکوع کر

اطمینان کا رکوع پھر برابر کھڑا ہوجا پھر سجدہ کر۔ سجدہ برابر (اچھی طرح) کر پھر مطمئن ہوکر بیٹھ۔ جب تُو ایسا کرے تو تیری نماز پوری ہوگئی اور اگر تُو نے اس میں کچھ نقص یا کمی کی تو تیری نماز میں بھی نقص ہوگیا۔ راوی نے کہا کہ ان لوگوں پر یہ پہلے سے زیادہ آسان تھا۔ پس بے شک جس نے اس میں کچھ بھی نقص کیا اس نے اپنی نماز میں نقص کیا اور پورا نہیں کیا۔ (اس کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے کی) ☆

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ: "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ"۔ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

(رواه البخاری ومسلم و ابوداؤد والترمذی و النسائی الا ابن ماجة و زاد مسلم و ابوداؤد نهينا عن الكلام)

لغات:- نَتَكَلَّمُ: بات کرتے ہیں۔ صَاحِبَهٗ: اپنے ساتھی سے۔ اُمِرْنَا: ہم کو حکم دیا گیا۔

ترجمہ:- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انہوں نے کہا کہ ہم نماز میں بات کیا کرتے تھے آدمی اپنے ساتھ والے سے اور وہ اپنے بازو والے سے باتیں کرتا نماز میں، یہاں تک کہ "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" کا حکم نازل ہوا۔ پس ہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(اس حدیث کی روایت بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے کی سوائے ابن ماجہ کے اور مسلم اور ابوداؤد نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ" اور ہم کو باتیں کرنے سے منع کردیا گیا")

☆ اَلطُّمَانِيْنَةُ وَاجِبَةٌ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ كَذَا ذَكَرَهُ الْكَرْخِيُّ حَتّٰى لَوْتَرَكَهَا سَاهِيًا يَلْزَمُهٗ سُجُوْدُ السَّهْوِلِاَنَّ الطُّمَانِيْنَةَ مِنْ بَابِ اِكْمَالِ الرُّكْنِ وَاِكْمَالُ الرُّكْنِ وَاجِبٌ كَاِكْمَالِ الْقِرَاءَةِ بِالْفَاتِحَةِ اَلَا تَرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَقَ صَلٰوةَ الْاَعْرَابِيِّ بِالْعَدَمِ وَالصَّلٰوةُ اِنَّمَا يُقْضٰى عَلَيْهَا بِالْعَدَمِ اِمَّا لِاِنْعِدَامِهَا بِتَرْكِ الرُّكْنِ اَوْبِانْتِقَاصِهَا بِتَرْكِ الْوَاجِبِ لِتَصِيْرَ عَدَمًا مِنْ وَجْهٍ فَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ فَلَا يُلْحَقُ بِالْعَدَمِ لِاَنَّهٗ لَايُوْجِبُ نُقْصَانًا فَاحِشًا وَلِهٰذَا يُكْرَهُ تَرْكُهَا اَشَدَّ الْكَرَاهَةِ حَتّٰى رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَخْشٰى اَنْ لَايَجُوْزَ صَلٰوتُهٗ (بذل المجهود)۔

ترجمہ:- امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے پاس اطمینان واجب ہے۔ یہ "کرخیؒ" نے ذکر کیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو یعنی اطمینان کو بھول کر بھی ترک کردے تو اُسے سجدۂ سہو لازم ہے۔ کیوں کہ آرام و اطمینان رکن کی تکمیل سے ہے اور رکن کی تکمیل ایسے ہی واجب ہے جیسے سورۂ فاتحہ کی قرأت۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ نے اعرابی کی نماز کو عدم قرار دے دیا اور نماز پر عدم کا حکم نافذ ہوگیا۔ مگر ہم بھول کو ترک رکن میں اور رکن کے نقص کو ترک واجب میں شمار نہیں کرتے کہ اس کی وجہ سے عدم ہوجائے۔ پس سنّت کا ترک عدم قرار نہیں پاتا کیوں کہ وہ کسی خراب نقص کا باعث نہیں۔ اس لئے اس کا ترک شدید مکروہ ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ اس کی نماز جائز نہیں۔ (بذل المجهود شرح ابوداؤد)

عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اَنَّهُ قال : "اذا وُضِعَ العَشاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالعَشاءِ"۔ (اخرجه الشیخان)

لغات :- اَلْعَشَاءُ : رات کا کھانا، عشائیہ۔ فَابْدَءُوْا : پس شروع کرو۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (روایت کی) نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا "جب رات کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو رات کے کھانے سے ابتداء کرو (یعنی کھالو)۔

(اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی)

وَعَنْ عِمْرانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِیْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبِکَ"۔

(رواه الجماعة الّا مسلما ۔ وزاد النسائی فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَمُسْتَلْقِيًا ۔ "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا")

لغات :- فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ : اگر تجھ سے نہ ہو سکا۔ عَلٰی جَنْبِکَ : تیرے پہلو پر (لیٹے ہوئے)۔ مُسْتَلْقِيًا : چت لیٹے ہوئے۔

ترجمہ :- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ مجھے بواسیر تھی۔ پس میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو فرمایا کھڑا ہوا نماز پڑھ۔ اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو تیرے پہلو پر (کروٹ) لیٹے ہوئے۔

(اس کی روایت سوائے مسلم کے ایک جماعت نے کی ہے اور نسائی نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ) پس اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو چت لیٹے ہوئے۔ اللہ کسی کو اس کی سکت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ لِلنَّاسِ وَ اُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُنُقِهٖ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا ۔ (رواه ابوداؤد) ☆

☆ قَالَ بَعْضُهُمْ اَلْعَمَلُ الْكَثِيْرُ مَايَحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰی اسْتِعْمَالِ الْيَدَيْنِ وَالْقَلِيْلُ لَايَحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّ عَمَلٍ لَوْ نَظَرَ النَّاظِرُ اِلَيْهِ مِنْ بَعِيْدٍ لَايَشُکُّ اَنَّهُ فِیْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ كَثِيْرٌ ۔ وَكُلُّ عَمَلٍ لَوْ نَظَرَ اِلَيْهِ النَّاظِرُ رُبَّمَا يُشْتَبَهُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فِیْ صَلٰوةٍ فَهُوَ قَلِيْلٌ وَهُوَ الْاَصَحُّ ۔ وَقَالَ فِی الْبَدَائِعِ ثُمَّ هٰذَا الصَّنِيْعُ لَمْ يُكْرَهْ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ مُحْتَاجًا اِلٰی ذٰلِکَ لِعَدَمِ مَنْ يَحْفَظُهَا اَوْ لِبَيَانِهِ الشَّرْعَ بِالْفِعْلِ ۔ اِنَّ هٰذَا غَيْرُ مُوْجِبٍ فَسَادَ الصَّلٰوةِ وَ مِثْلُ هٰذَا فِیْ زَمَانِنَا اَيْضًا لَايُكْرَهُ لِوَاحِدٍ مِنَّا اِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ عِنْدَ الْحَاجَةِ اَمَّا بِدُوْنِ الْحَاجَةِ فَمَكْرُوْهٌ ۔ (بذل المجهود ۔ شرح ابی داؤد) (ترجمہ صفحہ ۹۴ پر دیکھیے)

لغات :- عُنُقِہٖ : اپنی گردن ۔ وَضَعَھَا : انھیں اُتار دیا ۔

ترجمہ :- اور حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابو العاص (حضور کی نواسی) اور ایک روایت میں ہے کہ اُن کی ماں زینب بنت رسول اللہ ﷺ ہیں ، آپ کی گردن پر تھیں ۔ پس جب سجدہ کیا تو انھیں اُتار دیا ۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی ہے)

قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلَاتِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ وَانْصَرَفَ عَنْہُ ۔ (رواہ ابوداؤد) ☆

لغات :- لَا یَزَالُ : ہمیشہ ۔ مُقْبِلاً : منہ کئے ہوئے ۔ لَمْ یَلْتَفِتْ : اِدھر اُدھر نہ مُڑ گیا ۔ اِنْصَرَفَ : فارغ ہو گیا ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ عز وجل اپنے بندہ کی طرف رُخ کئے رہتا ہے جو اپنی نماز میں ہوتا ہے جب تک وہ اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو جائے اور نماز سے فارغ نہ ہو جائے ۔ (اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

(صفحہ ۹۳ سے آگے) ترجمہ :- بعض نے کہا کہ "عمل کثیر" وہ ہے جس میں دونوں ہاتھ کا استعمال ہو اور قلیل میں یہ ضروری نہیں اور بعض نے کہا کہ ہر عمل جس کو دیکھنے والا اگر دُور سے دیکھ کر شک نہ کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ "کثیر" ہے اور ہر وہ عمل جسے دیکھنے والا دیکھ کر شک نہ کرے کہ وہ نماز میں ہے تو وہ "قلیل" ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور "بدائع" میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل مکروہ نہیں کیوں کہ آپ کو اس کی ضرورت تھی ۔ اس بچی کا کوئی حفاظت کرنے والا نہ تھا یا فعل کے ذریعہ شرعی مسئلہ بیان کرنا مقصود تھا ۔ بے شک یہ فسادِ صلوٰۃ کا موجب نہیں (یعنی نماز فاسد نہیں ہوتی) اور ایسا ہی ہمارے زمانے میں بھی ہم میں سے کسی کے لئے بھی مکروہ نہیں اگر ایسا کریں ضرورت پر لیکن بغیر ضرورت کے مکروہ ہے ۔ (بذل المجہود شرح ابی داؤد)

☆ اَلْاِلْتِفَاتُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ ۔ اَوَّلُھَا بِطَرَفِ الْوَجْہِ فَھُوَ مَکْرُوْہٌ ۔ الثانی بِطَرَفِ الْعَیْنِ فَلَا بَأْسَ بِہٖ ۔ وَالثالث بِحَیْثُ یَتَحَوَّلُ صَدْرُہٗ عَنِ الْقِبْلَۃِ فَصَلٰوتُہٗ بَاطِلَۃٌ ۔

(بذل المجھود فی شرح ابی داؤد)

ترجمہ :- نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنا تین قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک چہرہ پلٹا کر پس وہ مکروہ ہے ۔ دوسرے آنکھ پلٹا کر ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ۔ تیسرے اس طرح سے کہ قبلہ سے اپنا سینہ پلٹا دے ۔ پس اس کی نماز باطل ہے ۔ (بذل المجہود)

بَابٌ فِیْ صَلَاۃِ الْجَمَاعَۃِ

(یہ باب نماز باجماعت کے بارے میں ہے)

(فی سورۃ الفاتحۃ : اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ)۔

سورۂ فاتحہ میں ہے: ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی مدد طلب کرتے ہیں''۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ : وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ ۔ (سورۂ نساء ۔ آیت ۱۰۲)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صلوٰۃ الخوف کے بارے میں ''اور جب اے پیغمبرؐ تم اُن کے ساتھ ہو پس اُن کے لئے نماز قائم کرو تو اُن میں کی ایک جماعت (آدھا حصہ) تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھے۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَکُمْ ۔ (سورۂ نساء ۔ آیت ۱۰۲)

ترجمہ:- اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم کو بارش سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو تم اپنے اسلحہ اُتار لو۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔ (البقرۃ ۔ آیت ۴۳)

ترجمہ:- اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ۔ (رواہ الشیخان)

لغات:- تَفْضُلُ : فضیلت رکھتی ہے۔ بڑھ جاتی ہے۔ اَلْفَذُّ : اکیلا۔ تنہا۔

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس (۲۷) درجہ بڑھ جاتی ہے، فضیلت رکھتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَاْتِہٖ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ ۔

(رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان و الدارقطنی والحاکم و اسنادہ صحیح) النیموی۔

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے (روایت کرتے ہیں) کہ فرمایا'' جس نے اذان سُنی اور نماز کو نہ آیا اُس کی نماز نہیں ہوتی مگر کسی عذر کے سبب۔

(اس کی روایت ابن ماجہ، ابن حبانؒ، دار قطنیؒ اور حاکمؒ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

وَعَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَا کِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ یَقُوْلُ " اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَیَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ قَالَ ابو مسعود فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- یَمْسَحُ : چھوتے ، ہاتھ لگاتے ۔ مَنَاکِبَنَا : ہمارے کندھوں کو ۔ اِسْتَوُوْا : برابر ہو جاؤ ۔ لِیَلِیَنِیْ : ضرور مجھ سے قریب تر رہے ۔ اُوْلُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی : صاحب عقل اور سمجھدار ۔ یَلُوْنَھُمْ : اُن کے قریب کے ۔

ترجمہ :- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (یعنی نماز قائم کرتے وقت) ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور مختلف نہ ہو جاؤ (آگے پیچھے نہ رہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا ۔ ضرور تم میں کے صاحب عقل اور سمجھدار مجھ سے قریب رہیں ۔ پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں (عقل سمجھ میں) پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں حضرت ابو مسعودؓ نے کہا کہ بس آج تم لوگ آپس میں شدید اختلاف رکھتے ہو ۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ فِی الْھِجْرَۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِی سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدُ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- یَؤُمُّ : امامت کرے ۔ اَعْلَمُھُمْ : اُن میں زیادہ جاننے والا ۔ سَوَاءً : برابر ۔ اَقْدَمُھُمْ : اُن میں کا آگے والا ، پہلے والا ۔ سِنًّا : عمر کے لحاظ سے ، عمر میں ۔ لَا یَؤُمَّنَّ : امامت نہ کرے ۔ فِیْ سُلْطَانِہٖ : اس کے علاقہ میں ۔ اس کے زیر اثر مقام میں ۔ تَکْرِمَتِہٖ : اُس کا تکیہ ، مَسْنَد ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ لوگوں کی امامت ان میں کتاب اللہ کا زیادہ (اور صحیح) پڑھنے والا کرے ۔ اگر سب قراءت میں برابر ہیں تو اُن میں سُنّت کا زیادہ جاننے والا کرے ۔ پھر اگر سُنّت میں سب برابر ہیں تو اُن میں کا پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے اور اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو اُن میں عمر میں بڑا امامت کرے ۔ کوئی آدمی کسی آدمی

کے زیرِ اثر مقام پر اُس کی امامت نہ کرے اور اس کے گھر میں اُس کے تکیہ پر (یعنی مسند یا عزت کے مقام پر) نہ بیٹھے مگر اُس کی اجازت سے۔ (اس کی راویت مسلم نے کی)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی۔ (رواہ ابوداؤد و اسنادہ حَسَنٌ)

لغات:- اِسْتَخْلَفَ ؛ خلیفہ بنایا، اپنی جگہ کھڑا کیا۔ یَؤُمُّ النَّاسَ ؛ کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ اَعْمٰی ؛ نابینا۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے ابن اُمِ مکتوم کو لوگوں کی نماز کیلئے امامت کرنے کے لئے اپنی جگہ خلیفہ بنایا جب کہ وہ اندھے تھے۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی اور اس کی اسناد ''حسن'' ہے)

[لوگ بولتے ہیں پیشاب کے چھینٹے وغیرہ اُڑتے وہ نہیں دیکھ سکتا ایسے کو کیا امام بناتے (یعنی نابینا کو) (حضرت بحرالعلومؒ نے آج کل کے لوگوں کے اعتراض کا ذکر فرمایا۔ واضح رہے کہ طہارت کا خیال رکھنا تو امامت نہ کرنے والے مقتدی پر بھی لازم ہے اور ہر صحیح مسلمان اپنے اپنے لحاظ سے اس کا لحاظ رکھتا ہی ہے۔ یہی بات غالباً حضورؐ کے پیشِ نظر تھی۔ اضافہ)]

عَنْ رِیْطَۃَ الْحَنَفِیَّۃِ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَمَّتْھُنَّ فَقَامَتْ بَیْنَھُنَّ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ۔

(رواہ عبدالرزاق و اسنادہ صحیح۔ النیموی)

ترجمہ:- حضرت ریطہ الحنفیۃ سے (روایت ہے) وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کی (خواتین کی) امامت کی وہ درمیان میں کھڑی ہوئیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے۔

(اس کی روایت عبدالرزاق نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ نیموی)

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰی (وَفِیْہِ) ثُمَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً فَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَا اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ قَالَ "اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ" فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ وَھُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ۔

(رواہ الشیخان)

لغات :- اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ ؛ کیا آپ مجھ سے بیان نہ کریں گی ؟ ۔ خِفَّةً ؛ تخفیفِ مرض ۔ فَاَوْمَا ؛ پس اشارہ کیا ۔ اَنْ لَایَتَاَخَّرَ ؛ کہ پیچھے نہ ہٹے ۔ اَجْلِسَانِیْ ؛ مجھے بٹھادو ۔ قَاعِدٌ ؛ بیٹھے ہوئے ۔

ترجمہ :- عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا پھر کہا کہ کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں بیان نہیں کریں گی ؟ فرمائیں کہ اچھا (اور اسی حدیث میں آگے ہے) پھر نبی ﷺ نے مرض میں تخفیف محسوس کی اور دو آدمیوں کے درمیان (سہارے) ان دونوں میں کے ایک عباسؓ تھے نمازِ ظہر کے لئے نکلے اور ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ۔ پس جب حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹیں ۔ فرمایا کہ مجھے اُن کے (ابوبکر کے) بازو بٹھادو ۔ پس دونوں نے آپ کو ابوبکرؓ کے بازو بٹھا دیا ۔ پس ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور لوگ ابوبکرؓ کے ساتھ (یعنی اقتداء میں) اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ۔ (اس کی روایت شیخان (بخاری و مسلم) نے کی)

[شیعہ حضرات بولتے (کہتے ہیں) کہ بی بی عائشہ کی حضرت علی سے ناچاقی تھی بولکے (یعنی اسی لئے) اُن کا نام نہیں لئے ۔ (یعنی صرف عباسؓ کا نام لئے) ۔ مگر ایسا نہیں ۔ بدل رہے تھے کبھی علیؓ کبھی دوسرے ۔ بعض لوگ بولتے (کہتے ہیں) ابوبکرؓ نماز شروع کردیے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ شروع کرنے کو تیار تھے کہ سرکار آگئے ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ابوبکرؓ کچھ الفاظ فرمائے ۔ اس لئے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ شروع کرنے کو تھے ۔

(بحرالعلوم دکھنی بولتے تھے اس لئے جس طرح آپ کی زبان سے الفاظ نکلے اسی طرح تحریر کیا گیا ہے (اکیڈیمی)]

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ ۔ (رواه مسلم)

لغات :- قَامَ ؛ نماز کے لئے کھڑے ہوئے عَنْ يَسَارِهٖ ؛ آپ کے بائیں ۔ فَاَدَارَنِيْ ؛ پس مجھ کو گھمایا ۔

ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ۔ (تنہا) پس میں آپؐ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا ۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھمایا یہاں تک کہ اپنے دائیں کھڑا کردیا ۔ پھر جبار بن صخرؓ آئے اور آپؐ کے بائیں جانب کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے یہاں تک کہ اپنے پیچھے کھڑا کردیا (جبکہ ابھی نماز پڑھنے کو تھے) ۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُلَيْمٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَاْتِيْنَا بَعْدَ مَا نَنَامُ وَنَكُوْنُ فِيْ اَعْمَالِنَا فِي النَّهَارِ فَيُنَادِيْ

بِالصَّلٰوةِ فَنَخْرُجُ اِلَيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ " يَا مُعَاذُ! لَا تَكُنْ فَتَّانًا اِمَّا اَنْ تُصَلِّيَ مَعِي وَ اِمَّا اَنْ تُخَفِّفَ عَلٰى قَوْمِكَ "۔ (رواه احمد والطحاوی)

لغات :- اَتَی ؛ آیا ۔ یَاْتِیْنَا ؛ ہمارے پاس آتے ہیں ۔ نَنَامُ ؛ ہم سو جاتے ہیں ۔ نَكُوْنُ ؛ ہم رہتے ہیں ۔ يُنَادِیْ ؛ وہ بلاتا ہے ۔ فَتَّانًا ؛ فتنہ انگیز ، فتنہ میں ، آزمائش میں ڈالنے والا ۔ تُخَفِّفَ ؛ تو خفیف اور ہلکی کرے ۔

ترجمہ :- معاذ بن رفاعہ کے ذریعہ بنی سَلِم کے ایک شخص سلیم سے (روایت ہے) کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ بن جبل ہمارے پاس ہم سو جانے کے بعد آتے ہیں (رات میں) اور دن میں ہم کاموں میں مصروف رہتے ہیں پھر وہ نماز کے لئے بلاتے ہیں ۔ ہم ان کی طرف نکل کر جاتے ہیں وہ (نماز کو) بہت طویل کرتے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! فتنہ انگیز مت بن جا ۔ یا تو میرے ساتھ نماز پڑھ لے یا اپنے لوگوں پر تخفیف اور ہلکا کر ۔ (اس کی روایت احمؒ اور طحاویؒ نے کی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : " مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى ذَا " فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى مَعَهٗ ۔

(رواه احمدؒ و ابوداؤد و الترمذی و حسنه و الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

لغات :- يَتَصَدَّقُ ؛ صدقہ ، نیکی کا کام کرے گا ۔ فَيُصَلِّیْ ؛ پس نماز پڑھے ۔

ترجمہ :- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ چکے تھے ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون اس پر نیکی کرے گا اور اس کے ساتھ نماز پڑھے گا ؟ (صدقہ ، نیکی کرنے سے معلوم ہوا کہ فرض دوبارہ نہیں) پس ان لوگوں میں سے ایک اُٹھا اور اس شخص کے ساتھ نماز پڑھی (وہ ابوبکر صدیقؓ تھے) ۔

(اس کی روایت احمدؒ ، ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے کی اور اسے حسن کہا اور حاکم نے بھی روایت کی اور کہا کہ مسلم کی شرط پر یہ صحیح ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : " اِذَا صَلَّيْتَ فِیْ اَهْلِكَ ثُمَّ اَدْرَكْتَ فَصَلِّهَا اِلَّا الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ۔ (اخرجه دار القطنی)

لغات :- صَلَّيْتَ ؛ تُو نے نماز پڑھی ۔ اَدْرَكْتَ ؛ پالیا تُو نے ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے فرمایا : جب تُو نے اپنے گھر میں

نماز پڑھ لی پھر تجھے (نماز کی جماعت) مل گئی تو اُسے پڑھ لے سوائے فجر اور مغرب کے۔ ☆

(اس کی روایت دار قطنی نے کی)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَؓ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّى مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِىْ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ - (رواه ابوداؤد)

لغات :- اَلْبَلَاط : پتھریلی زمین کے مقام کا نام، پتھر کا فرش۔ يُصَلُّوْنَ : نماز پڑھ رہے ہیں۔

ترجمہ :- حضرت سلیمان بن یسارؓ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور لوگ بلاط کے مقام پر نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ اُن کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ؟ کہا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہے کہ ایک ہی دن میں کوئی نماز دو بار نہ پڑھو۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً فَقَرَاَ فِيْهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاُبَىٍّ " اَصَلَّيْتَ مَعَنَا " قَالَ نَعَمْ " قَالَ فَمَا مَنَعَكَ "۔

(رواه ابوداؤد - والطبراني - و زاد اَنْ تَفْتَحَ عَلَىَّ واسناده حسن)

لغات :- لُبِسَ عَلَىٰ : اشتباہ ہوا، شبہ ہوا۔ اِنْصَرَفَ : فارغ ہوا۔ اَنْ تَفْتَحَ عَلَىَّ : کہ مجھے مدد دے (لقمہ دے)۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے ایک نماز پڑھی اور اس میں قرأت کی۔ پس اس (قرأت میں) میں آپ کو اشتباہ ہوا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابی بن کعبؓ سے فرمایا

☆ مذهب الحنفية في ذلك انه اذا صلى احد صلوة ثم ادرك جماعة يصليها - فقالوا يدخل فيها الا في الفجر والعصر والمغرب - اذ لا يجوز التنفل بعد صلوة الفجر والعصر - و اما المغرب فهو وتر - ولا وتر في التنفل - ولان حديث النهي عن النفل بعد العصر والصبح مقدم لزيادة قوته - لان المانع مقدم۔ اويحمل على ما قبل النهي في الاوقات المعلومة جمعا بين الادلة -

ترجمہ :- اس بارے میں مذہب حنفیہ یہ ہے کہ جب ایک شخص کوئی نماز پڑھ لے پھر کوئی جماعت وہ نماز پڑھ رہی ہو تو انھوں نے کہا کہ اُس میں داخل ہو جائے سوائے فجر وعصر اور مغرب کے۔ اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز جائز نہیں ہے۔ اور مغرب تو طاق ہے اور نفل نمازوں میں کوئی طاق نہیں (ورنہ اس کی ایک نماز نفل ہو سکتی تھی) اور کیوں کہ عصر اور صبح کی نماز کے بعد نفل نماز کی ممانعت والی حدیث قوی ہونے کی وجہ زیادہ اہم ہے کیونکہ حکم پر ممانعت مقدم ہوتی ہے یا اسے تمام دلیلوں کو جمع کر کے معلومہ اوقات ممنوعہ کے قبل کے حکم پر محمول کیا جائے گا۔

کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ؟ تو کہا کہ ہاں ۔ فرمایا پھر کس بات سے تم رُک گئے ؟ (اس کی روایت ابوداؤد اور طبرانی نے کی اور اتنا زیادہ کیا) کہ مجھ کو تم مدد دیتے (یعنی لقمہ دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا ؟) ۔ ☆
(اس کی اسناد حسن ہے)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ـ " إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْهَا ـ وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا ـ وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ "۔
(رواه ابوداؤد)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو اس نماز کے سجدہ میں مل جاؤ اور اس کا شمار نہ کرو (یعنی وہ رکعت نہیں ملی) اور جس نے رکعت پالی اُس نے نماز پالی ۔ (اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

بَابُ قَضَاءِ الْفَوَائِتِ

(یہ باب فوت شدہ نمازوں کی قضا کے بارے میں ہے)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا "۔ (رواه الترمذى)

لغات :- نَسِيَ : بھول گیا ۔ ذَكَرَهَا : وہ یاد آ گئی ۔

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ، جو بھول جائے کوئی نماز تو وہ جب یاد آئے اُسے پڑھ لے ۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

☆ وقال فی البدائع ولو فتح علی المصلی انسان فهذا علی وجهین ـ اما ان کان الفاتح وهو المقتدی به اوغیره ـ فان کان غیره فسدت صلوة المصلی ـ سواء كَانَ الفاتح خارج الصلوة او فی صلوة اخرٰی غیر صلوة المصلی ـ وفسدت صلوة الفاتح ایضًا ان کان هو فی الصلوة ـ لان ذلک تعلیم و تعلم ـ وکذا المصلی اذا فتح علی غیر المصلی فسدت صلوته ـ و ان کان الفاتح هو المقتدی به ـ فالقیاسُ هو فساد الصلوٰة الا انا استحسنا الجواز للاحادیث ۔

ترجمہ :- اور "بدائع" میں کہا ہے کہ اگر کسی انسان نے کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دیا تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو لقمہ دینے والا اُس مصلی کا مقتدی ہوگا یا غیر مقتدی ۔ اگر غیر مقتدی ہو تو "مصلی" کی نماز (اگر لقمہ لے لے) فاسد ہوگی اور لقمہ دینے والے "فاتح" کی نماز بھی فاسد ہوگی اگر وہ بھی نماز میں ہو ۔ کیونکہ یہ عمل سیکھنا سکھانا ہے (نماز کو غیر عملِ نماز فاسد کر دیتا ہے) اور اسی طرح اگر مصلی یعنی نماز پڑھنے والا کسی غیر مصلی کو لقمہ دے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر لقمہ دینے والا اسی کا مقتدی ہو تو سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ یہ بھی فسادِ نماز ہے مگر ہم احادیث کے تحت اس کے جائز ہونے کو اچھا سمجھتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوٰتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَآءَ ۔ (رواه الترمذی)

لغات :- شَغَلُوْا ؛ مصروف رکھے ۔ یَوْمَ الْخَنْدَقِ ؛ غزوۂ خندق کے دن ۔

ترجمہ :- حضرت ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ خندق کے دن چار نمازوں سے مصروف رکھ دیا تھا (پڑھنے کی مہلت نہ دی) یہاں تک کہ کچھ رات ہوگئی جتنا کہ اللہ کی مرضی تھی ۔ پس آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا اور اُنھوں نے اذاں دی پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی پھر اقامت کہی اور مغرب پڑھی پھر اقامت کہی اور عشاء پڑھی ۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ "مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ "۔ (رواه الترمذی و اسناده صحیح)

لغات :- رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ ؛ فجر کی دو رکعتیں (سنّت) ۔ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ؛ سورج طلوع ہوجائے ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنّت) نہیں پڑھی وہ سورج طلوع ہوجانے کے بعد پڑھ لے ۔

(اس کی روایت ترمذی نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

بَابُ صَلوٰةِ الْاِسْتِسْقَآءِ

(یہ باب نمازِ استسقاء کے بارے میں ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا خَرَجَ لِیَسْتَسْقِیَ قَالَ فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ یَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا رَکْعَتَیْنِ ۔

(رواه الشیخان و زاد البخاری جهر فیهما بالقراءة)

لغات :- لِیَسْتَسْقِیَ ؛ تاکہ نماز استسقاء پڑھے ۔ حَوَّلَ ؛ پلٹا دی ۔ اِسْتَقْبَلَ ؛ رُخ کیا ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا، میں نے نبی ﷺ کو ایک روز دیکھا کہ

نماز استسقاء پڑھنے نکلے ۔ انھوں نے کہا کہ پھر آپؐ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر دی اور قبلہ رُخ ہوکر دُعا کرنے لگے پھر اپنی چادر پلٹادی اور پھر ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں ۔

(اس کی روایت "شیخان" نے کی ہے اور بخاری نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ان دو رکعتوں میں جہری قرأت کی)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَى النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ "اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ ۔ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ" ثُمَّ قَالَ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ ۔ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ" ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ۔ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ۔ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(رواہ ابوداؤد ۔ وقال هذا حديث غريب و اسناده جيد)

لغات :- شَكٰى : شکایت کیا ۔ قُحُوْطَ الْمَطَرِ : بارش کا رُک جانا ۔ اَلْمُصَلّٰى : نماز کی جگہ (عیدگاہ) ۔ حَاجِبُ الشَّمْسِ : سورج کا کنارہ ۔ جَدْبٌ : بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہونا ۔ اِسْتِئْخَار : تاخیر کرنا ، دیر کرنا ۔ اِبَّان : ابتدائی زمانہ ۔ غَيْث : بارش ۔ بَدَا : ظاہر ہوئے ۔ اِبْطَيْهِ : آپ کے دونوں بغل ۔ سَحَابَةً : ایک ابر ۔ رَعَدَتْ وَبَرَقَتْ : گرجا اور چمکا ۔ سَالَتِ السُّيُوْلُ : نالے بہہ گئے ۔ اَلْكِنُّ : آسرا ، چھپنے کی جگہ ۔ بدت : ظاہر ہوئے ۔ نَوَاجِذُهٗ : آپ کے بازو کے دانت ۔

ترجمہ :- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش کے رُک جانے کی شکایت کی ۔ پس آپؐ نے منبر قائم کرنے کا حکم فرمایا جو آپؐ کے لئے نماز کی جگہ (عیدگاہ میں) قائم کیا گیا ۔ لوگوں سے آپؐ نے وعدہ کیا کہ ایک دن وہ نکلیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (اس دن) رسول اللہ ﷺ اس وقت نکل کھڑے ہوئے جب کہ (سویرے) سورج کا کنارہ ظاہر ہوا ۔ پھر منبر

پر چڑھ گئے اور اللہ عز و جل کی تکبیر اور تحمید کی ۔ پھر کہا تم لوگوں نے اپنی بستیوں کے بارش نہ ہونے سے خشک ہوجانے اور موسم کی ابتداء ہی سے بارش میں تاخیر کی شکایت کی اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم دُعا کرو اور تمہاری دُعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ پھر فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَايُرِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ"۔ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے عالموں کا رب ہے ۔ بے امتنان رحم فرمانے والا خاص رحمت والا بھی ہے ۔ روزِ جزا (آخرت) کا مالک ہے ۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اے اللہ تُو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ تُو غنی ہے اور ہم فقراء (حاجت مند) ہیں ۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو نازل فرمائے اُسے ایک زمانہ تک ہمارے لئے قوت اور فائدہ پہنچانے والی بنا ۔) پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور اُٹھاتے چلے گئے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی ۔ پھر لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیر دی اور اپنی چادر اُلٹی یا پھیر دی اور آپؐ دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے ۔ پھر لوگوں کی طرف پلٹ پڑے اور منبر سے اُترے پھر دو رکعت نماز پڑھی ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر ظاہر فرمایا وہ گرجا اور چمکا ۔ پھر اللہ کے حکم سے برسا ۔ ابھی آپؐ اپنی مسجد واپس نہ آئے تھے کہ نالے بہنے لگے جب آپؐ نے لوگوں کی تیزی آسرے اور چھپنے کی جگہوں کی طرف دیکھی تو ہنس پڑے ۔ یہاں تک کہ آپؐ کے بازو کے دانت ظاہر ہوگئے ۔ پھر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں ۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی اور کہا کہ یہ حدیث "غریب" ہے اور اس کی اسناد جید" ہے)

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

یہ باب سورج گہن کی نماز کے بارے میں ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ۔ (رواه احمد و النسائی و اسناده صحيح)

لغات :- كُسُوْفُ الشَّمْسِ : سورج گہن ۔ نَحْوًا : برابر ، ویسا ہی ۔

ترجمہ :- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گہن میں تمہاری نماز

جیسی ہی نماز پڑھی رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ۔ (اس کی روایت احمد اور نسائی نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ اَوْثَلَاثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى اٰضَتْ كَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ ۔ فَوَ اللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ ۔ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَاقَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَانَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَارَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ ۔ لَانَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ سَجَدَبِنَا كَاَطْوَلِ مَا سَجَدَبِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ۔ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ۔ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی و اسناده صحیح)

لغات :- غَرَضَيْنِ : دو نشانے ۔ قِيْدَ : اندازہ ۔ تَنُّوْمَةٌ : سیاہی مائل پھل ۔ اِنْطَلِقْ : چلو ۔ كَاَطْوَلِ : ایسا طویل ۔ تَقَدَّمَ : آگے بڑھا ۔ اٰضَتْ : چھپ گیا ۔

ترجمہ :- حضرت سَمُرۃ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا میں اور انصار کا ایک لڑکا دونوں اپنے نشانوں پر تیر اندازی کر رہے تھے یہاں تک کہ جب سورج دیکھنے والے کی نظر میں افق سے دو یا تین نیزوں کے اندازے پر تھا وہ سیاہ پڑ گیا۔ حتیٰ کہ چھپ گیا گویا کہ وہ سیاہی مائل شجر کی طرح ہو گیا۔ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد چلیں ۔ خدا کی قسم سورج کی یہ حالت ضرور رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں ایک اہم واقعہ ہے ۔ (راوی نے) کہا کہ ہم گئے ۔ پس آپؐ باہر نکلے ہوئے تھے۔ پھر آگے بڑھے اور آپؐ نے نماز پڑھی پس ایسا طویل قیام کیا کہ ہمارے ساتھ کبھی کسی نماز میں نہیں کیا تھا ۔ ہم آپؐ کی آواز نہ سنتے ۔ (راوی نے) کہا کہ پھر رکوع کیا تو اتنا طویل کہ کسی نماز میں کبھی نہ کیا تھا۔ آپؐ کی آواز ہم نہیں سن سکتے تھے ۔ (راوی نے) کہا کہ پھر اتنا طویل سجدہ کیا کہ کسی نماز میں کبھی نہ کیا تھا ہم آپؐ کی آواز نہیں سنتے تھے ۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا ۔

(اس کی روایت ابوداؤد اور نسائی نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

(یہ باب مسافر کی نماز کے بارے میں ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى : وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ

الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکَافِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۔ (سورۃ النساء ۔ آیت ۱۰۱)

لغات :- ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ ؛ سفر کیا ۔ جُنَاحٌ ؛ گناہ ۔ تَقْصُرُوْا ؛ کم کرو، قصر کرو ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جب تم سفر کر رہے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کو قصر کرو، اگر تم کو کافروں کی فتنہ انگیزی کا خوف ہو، بے شک کافر تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں ۔ (سورۃ النساء ۔ آیت ۱۰۱)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ "فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ" ۔ (رواہ الشیخان)

لغات :- فُرِضَتْ ؛ فرض کی گئی ۔ حَضَرٌ ؛ قیام ۔ اُقِرَّتْ ؛ مقرر رہی ۔ زِیْدَ ؛ زیادہ کیا گیا ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی ﷺ سے (روایت ہے) کہ انھوں نے فرمایا نماز سفر اور قیام میں دو ہی رکعت فرض ہوئی تھی پھر ویسے ہی مقرر رہی سفر کی نماز اور قیام کی نماز میں اضافہ کیا گیا ۔

(اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا)

عَنْ عَلِیِّ بن رَبِیْعَۃَ الْوَالِبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اِلٰی کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَیْدَاءَ ؟ قَالَ قُلْتُ "لَا وَلٰکِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُ بِھَا قَالَ "ھِیَ ثَلَاثُ لَیَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَیْھَا قَصَرْنَا الصَّلٰوۃَ" ۔

(رواہ محمد بن الحسن فی الآثار و اسنادہ صحیح)

لغات :- اِلٰی کَمْ ؛ کتنے فاصلے تک ۔ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ ؛ نماز قصر کی جائے گی ۔ اَتَعْرِفُ ؛ کیا تجھے معلوم ہے؟ ۔ قَوَاصِدُ ؛ اوسط فاصلہ ۔

ترجمہ :- حضرت علی بن ربیعہ الوالبی رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ کتنے فاصلے تک (یعنی سفر کرنے پر) نماز قصر کی جائے گی ؟ انھوں نے کہا کیا تجھے اَلسُّوَیدَاء (ایک مقام کا نام) معلوم ہے؟ راوی نے کہا "میں نے کہا کہ نہیں" لیکن میں نے اس کے بارے میں سُنا ہے ۔ فرمایا وہ اوسط فاصلہ (کی رفتار) سے تین رات پر ہے ۔ پس جب ہم اس کی طرف نکلے تو ہم نے نماز قصر کی ۔

(اس کی روایت محمد بن الحسن نے "آثار" میں کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ "سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کُلُّھُمْ صَلّٰی مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی حِیْنَ یَرْجِعُ اِلَیْھَا رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسِیْرِ وَالْقِیَامِ بِمَکَّۃَ" ۔ (رواہ ابی یعلی ۔ والطبرانی وقال الھیثمی رجال ابی یعلی رجال الصحیح)

لغات :- سَافَرْتُ : میں نے سفر کیا ۔ مِنْ حِیْنِ : جس وقت سے ۔ مَسِیْرٌ : چلنا ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا" میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ابوبکر و عمر کے ساتھ سفر کیا ہے وہ سب جب مدینہ سے چل پڑتے اُس وقت سے وہاں لوٹنے تک سفر اور مکہ کے قیام میں دو رکعتیں پڑھتے ۔

(اس کی روایت ابی یعلی اور طبرانی نے کی اور ہیثمیؒ نے کہا کہ ابی یعلی کے رجال رجال الصحیح ہیں)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ " اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ "۔ (رواه ابوداؤد و اسناده صحيح)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال پندرہ دن مکہ میں قیام کیا نماز قصر کرتے ہوئے ۔ (اس کی روایت ابوداؤد نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِرْتَجَّ عَلَيْنَا الثَّلْجُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فِيْ غَزَاةٍ ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ " وَكُنَّا نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ "۔ (رواه البيهقى فى المعرفة و اسناده صحيح)

لغات :- اِرْتَجَّ : طغیانی رہی ۔ اَلثَّلْجُ : برف باری ۔ غَزَاةٍ : غزوہ میں، جنگ میں ۔

ترجمہ :- حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا ہم پر برف کی طغیانی رہی (برف باری رہی) چھ مہینے تک اور ہم آذر بائیجان میں جنگ میں تھے ۔ ابن عمر نے کہا ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے ۔

(اس کی روایت بیہقی نے "معرفت" میں کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

وَعَنْ مُوْسٰى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ " اِنَّا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا وَ اِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ "۔ قَالَ " تِلْكَ سُنَّةُ اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "۔ (رواه احمد و اسناده حسن)

ترجمہ :- حضرت موسیٰ بن سلمہؒ سے (روایت ہے) کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ میں تھے ۔ میں نے کہا کہ ہم جب آپ کے ساتھ تھے تو چار (رکعت) پڑھتے تھے اور جب اپنی سواریوں کی طرف واپس ہوگئے تو دو رکعت ہم نے پڑھی ۔ تو کہا (عبداللہ بن عباسؓ نے) یہی سنّت ہے ابو القاسم ﷺ کی ۔

(اس کی روایت احمد نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ " يَا اَهْلَ مَكَّةَ ! اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ "۔ (رواه مالک و اسناده صحيح)

ترجمہ :- حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے (روایت کرتے ہیں) کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ آتے تو اُن کے ساتھ دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے اے اہلِ مکہ اپنی نماز پوری کرلو (یعنی مزید دو رکعت) کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔ (اس کی روایت مالک نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے)

عَنْ شُرَيحِ بنِ هَانِيءٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَسْأَلُهَا عِنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَ لَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ۔ (رواه مسلم)

لغات :- اَتَيْتُ : میں آیا۔ اَسْأَلُهَا : اُن سے پوچھوں میں۔ فَسَأَلْنَاهُ : پھر ہم نے اُن سے پوچھا۔

ترجمہ :- حضرت شُریح بن ہانی سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کہ اُن سے "مَسْحُ عَلَى الْخُفين" (جرابوں پر مسح کرنے) کا مسئلہ پوچھوں بی بیؓ نے فرمایا کہ تم کو ابن ابی طالب (حضرت علیؓ) سے پوچھنا چاہیے اُن سے پوچھو کیوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے پس ہم نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے اس کی تین دن اور تین رات اجازت دی اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

سُجُوْدُ السَّهْوِ

(سجدہ ہائے سہو کا بیان)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِيْتَ ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔ (رواه الترمذى و حسّنه) ☆

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے ایک دن ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپؐ سے کہا گیا کہ آیا نماز میں اضافہ ہوا ہے یا آپ بھول گئے؟ پس آپؐ نے دو سجدے کئے۔

(اس کی ترمذی نے روایت کی)

☆ وحملوا حديث ابن مسعود رضى الله عنه على انه قعد فى الرابعة ثم قام الى الخامسة بعد التعوذ والا يتحول الفرض نفلا اوتفسد الصلوة على الروايتين۔

ترجمہ :- حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس پر محمول کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ چوتھی رکعت میں قعدہ میں بیٹھ گئے پھر پانچویں کے لئے کھڑے ہوگئے ورنہ فرض نفل ہوجاتا ہے اور نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ "اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ"۔ (رواہ الترمذی و حسنہ)

ترجمہ:- حضرت عمران بن حُصین سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے اُن کو نماز پڑھائی پھر بھول گئے۔ پس دو سجدے کئے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرا۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی اور اسے "حسن" کہا)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُوالْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ" فَقَالَ النَّاسُ "نَعَمْ" فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔ (رواہ الشیخان و الترمذی) ☆

لغات:- اِنْصَرَفَ: نماز سے فارغ ہوئے سلام پھیرا۔ اَصَدَقَ: کیا سچ کہا؟۔ اَطْوَلَ: زیادہ طویل۔

ترجمہ:- اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں پر ہی سلام پھیرا۔ آپؐ سے ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی ہوگئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے کہا (دوسرے لوگوں سے) کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ "ہاں" پس رسول اللہ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بعد کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدوں کے جیسے یا طویل سجدے کئے پھر اُٹھ گئے پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کی طرح یا اس سے طویل پھر اٹھ گئے۔

(اس کی روایت بخاری و مسلم اور ترمذی نے کی)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِی يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ "اَصَدَقَ هٰذَا" قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(رواہ الجماعة الا البخاری والترمذی)

☆ قلت اما الکلام فی الصلوٰة فقد نسخ بحدیث ان صلوٰتنا تسبیح و تکبیر۔

ترجمہ:- میں کہتا ہوں کہ نماز میں کلام حدیث "بے شک ہماری نماز تسبیح اور تکبیر ہے" سے منسوخ ہو چکا ہے۔ (ع ق)

ترجمہ:- حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھی اور تین رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔ پھر اپنے مقام (مکان) چلے گئے۔ پس ایک شخص جسے خِرباق کہتے تھے اور اس کے ہاتھ لانبے تھے آپؐ کے پاس اُٹھ کر گیا اور کہا یا رسول اللہ! پھر اُس نے آپؐ سے آپ کا فعل (رکعتوں میں کمی) بیان کی۔ آپؐ ناراض ہوکر اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر لوگوں تک آئے اور فرمایا ''کیا اس نے سچ کہا؟'' لوگوں نے جواب دیا کہ ''ہاں'' پھر آپؐ نے ایک رکعت پڑھی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔ (اس کی روایت سوائے بخاری اور ترمذی کے ایک جماعت نے کی)

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِکَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَااسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صلوتہ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا اِتْمَامًا لِاَرْبعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ"۔ (رواہ مسلم) ☆

لغات:- شَکَّ: شک کیا۔ لَمْ یَدْرِ: نہیں جانا، معلوم نہ رہا۔ یَطْرَحْ: نکال دے۔ یَبْنِ: بنا کرے و بتائے۔ اِسْتَیْقَنَ: یقین پیدا ہوا۔

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم میں سے کسی کو شک ہو اس کی نماز میں اور معلوم نہیں کہ کتنی (رکعتیں) پڑھیں، تین یا چار تو شک کو نکال پھینکے اور جس کا یقین پیدا ہو اُس کو بنیاد بنالے۔ پھر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے پہلے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی تھیں تو یہ دو رکعتیں اس کی نماز کو جفت بنادیں گی اور پانچ پڑھے سمجھتے ہوئے چار کی تکمیل کی ہے تو یہ دو رکعتیں شیطان کو ذلیل کرنے والی ہوں گی۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

☆ اختلف العلماء ان الصلاۃ والدعاء فی التشهد قبل السجدتین ام بعدهما فاختار الکرخی الثانی و صاحب البدایة الاول وذهب الطحاوی الی ان یکون الصلوۃ والدعاء فیهما۔ وقال ابن الهمام والاحوط قول الطحاوی)

ترجمہ:- علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ درود و دُعا تشہد دونوں سجدوں سے پہلے پڑھیں یا بعد میں کرخیؔ نے دوسری بات (یعنی بعد میں) کو اختیار کیا ہے اور صاحبؔ البدایہ نے پہلی بات (یعنی پہلے) کو اور طحاویؔ اس طرف گئے ہیں کہ درود و دُعا دونوں رکعتوں میں ہو۔ ابنؔ الھمام کہتے ہیں زیادہ احتیاط طحاویؔ کے قول میں ہے۔ (ع ق)

صَلٰوۃُ الْجُمُعَۃِ وَالْعِیْدَیْنِ

(جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے بارے میں)

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْلَھْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ۔ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۔

(سورۃ الجمعۃ ۔ آیت ۹، ۱۰، ۱۱)

لغات :- نُوْدِیَ : اذاں دی جائے ۔ فَاسْعَوْا : تو جلدی کرو، دوڑو ۔ ذَرُوْا الْبَیْعَ : لین دین، کاروبار چھوڑ دو ۔ قُضِیَتْ : پوری ہوگئی ۔ فَانْتَشِرُوْا : منتشر ہوجاؤ ۔ تُفْلِحُوْنَ : تم فلاح پاؤ، کامیاب ہوجاؤ ۔ لَھْوًا : کھیل تماشا ۔ اِنْفَضُّوْا : دوڑ پڑے ۔

ترجمہ :- اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: مسلمانو! جب جمعہ کی نماز کی اذاں ہو تو تم یادِ الٰہی کی طرف دوڑو اور لین دین (کاروبار) چھوڑ دو ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہے ۔ پھر جب نماز پوری ہوجائے تو تم زمین میں منتشر ہوجاؤ اور فضلِ خدا کو طلب کرو (روزی کی تلاش کرو) اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم کو کامیابی اور فلاح نصیب ہو ۔ اور لوگ جب تجارت اور تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تم کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں ۔ تم کہو جو خدا کے پاس ہے وہ اس تماشہ وتجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہتر روزی پہنچانے والا ہے ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔ (سورۃ البقرۃ ۔ آیت ۱۸۵)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا " اور اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرو جس طرح کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم شکرگزار بنو" ۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۔ (سورۃ الکوثر ۔ آیت ۲)

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : " اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی دو" ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ۔ ثُمَّ اُحْرِقَ عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ ۔

(رواہ مسلم)

لغات :- يَتَخَلَّفُوْنَ : پیچھے رہ جاتے ہیں ۔ نہیں آتے ۔ هَمَمْتُ : میں نے ارادہ کرلیا ۔ يُصَلِّي بِالنَّاسِ : لوگوں کو نماز پڑھائے ۔ أُحْرِقُ : میں جلادوں ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے اُن لوگوں کے لئے جو جمعہ کو نہیں آتے فرمایا کہ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لئے کہہ دوں اور میں (جاکر) اُن لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو جمعہ میں نہیں آتے ہیں ۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلْجُمْعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَأَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ ۔

(رواه ابوداؤد و اسناده مرسل جيد ـ النيموى)

ترجمہ :- حضرت طارق بن شہابؓ نبی ﷺ سے (روایت کرتے ہیں) کہ جمعہ حق ہے اور واجب ہے ہر مسلمان پر کہ جماعت سے پڑھے سوائے چار کے ، غلام مملوک (غیر آزاد) یا عورت یا لڑکا (نابالغ) یا مریض ۔

(اس کی روایت ابوداوؔد نے کی اور اس کی اسناد مُرسَل ، جیّد ہے ۔ نیموی)

وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى بْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَ قَالَ " اِنَّـهُ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمْعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ "۔ (رواه مالك و اسناده صحيح) النيموى)

ترجمہ :- ابی عبید مولیٰ ابن ازہر سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا میں عثمانؓ کے ساتھ عید میں موجود تھا ۔ آپ آئے نماز پڑھی ، سلام پھیرا اور پھر خطبہ دیا اور کہا کہ بے شک تمہارے لئے اس دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں (عید مع جمعہ) پس عالیہ (بستی کا نام) والوں میں سے جو جمعہ تک انتظار کرنا چاہتا ہے وہ یہیں انتظار کرے اور جو واپس ہوجانا چاہتا ہے اُسے اجازت دیتا ہوں ۔

(اس کی روایت مالکؔ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔ نیموی)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَالَ " لَا تَشْرِيْقَ وَلَا جُمْعَةَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ "۔

(رواه عبدالرزاق و ابوبكر بن ابى شيبة والبيهقى فى المعرفة وهو اثر صحيح) النيموى ـ

لغات : تَشْرِيْقَ : عید الاضحیٰ کے بعد کے تین دن ، نماز عید ۔

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید اور جمعہ کی نماز صرف بڑے شہر میں دُرست ہے ۔

(اس کی روایت عبدالرزاق اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے کی اور بیہقی نے بھی المعرفۃ میں کی اور یہ اثر صحیح ہے ۔ نیموی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ نمازِ جمعہ پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا۔ (بخاری)

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الْاَذَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَ اَوَّلُہٗ حِیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَاَبِی بَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَلَمَّا کَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِہٖ عَلَی الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ۔ (رواہ البخاری والنسائی و ابوداؤد) [1]

لغات:- حِیْنَ: جس وقت ۔ کَثُرُوْا: لوگ زیادہ ہوگئے ۔ ثَبَتَ: باقی رہا، قائم رہا۔

ترجمہ:- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ جمعہ کے دن کی اذاں رسول اللہ ﷺ کے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں پہلے اس وقت دی جاتی تھی جب کہ امام منبر پر بیٹھتا پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں لوگ زیادہ ہوگئے تو آپ نے جمعہ کے دن تیسری اذاں کا حکم دیا جو زوراء کی جگہ دی گئی اور پھر معاملہ اسی پر قائم رہا۔ (اس کی روایت بخاری، نسائی اور ابوداؤد نے کی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خُطْبَتَانِ یَجْلِسُ بَیْنَھُمَا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیُذَکِّرُ النَّاسَ ۔ (رواہ الجماعۃ)

ترجمہ:- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔ ان کے درمیان آپؐ بیٹھتے تھے۔ (ان خطبوں میں) قرآنی آیات پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے۔ (اس کی روایت ایک جماعت نے کی)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ " اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ۔ (رواہ الشیخان) [2]

لغات:- اَنْصِتْ: خاموش رہ ۔ لَغَوْتَ: تُو نے لغو (بیکار) کام کیا۔

---

[1] والمراد من الاذان الثالث: الاوّل عِنْدَ ابْتِدَاءِ الوقت والثانی عند حضور الامام والثالث الاقامۃ۔

ترجمہ:- اور تیسری اذاں سے ابتداءِ وقت کی پہلی اذاں مُراد ہے اور دوسری امام کے سامنے اور تیسری اقامت ہے۔ (ع ق)

[2] لغوت ای فعلت فعلا عبثا او ضیعت ثواب الجمعۃ۔

ترجمہ:- لَغَوْتَ یعنی تُو نے بیکار حرکت کی یا جُمعہ کا ثواب تُو نے ضائع کردیا۔ (ع ق)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب تُو جمعہ کے دن اپنے بازو والے سے جب امام خطبہ دے رہا ہو یہ کہے کہ'' چُپ رہ'' تو تُو نے لغو بات کی۔

(اس کی روایت شیخان نے کی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ جَاءَ سُلَيْکٌ الْغَطَفَانِيْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْکٌ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ" قَالَ لَا قَالَ : قُمْ فَارْكَعْ"۔ (رواه النسائى فى سننه الكبرى) ☆

لغات :- قَاعِدٌ : بیٹھے ہوئے ۔ اَرَكَعْتَ : کیا تُو نے نماز پڑھی؟

ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) اُنھوں نے کہا کہ سُلیک غطفانی (ایسے وقت مسجد میں) آئے جب حضور منبر پر بیٹھے تھے (جمعہ کا خطبہ دینے) رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا'' کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں''؟ اُنھوں نے کہا کہ'' نہیں'' فرمایا کہ اُٹھو اور اُسے پڑھ لو۔

(اس کی روایت نسائی نے اپنی'' سنن الکبریٰ'' میں کی ہے)

☆ قَالَ ابنُ عَرَبِيِّ الصَّلٰوةُ حِيْنَ ذَاکَ حَرَامٌ عَنْ ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ ـ الاول : قوله تعالى : وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ فَكَيْفَ يَتْرُكُ الْفَرْضَ الَّذِيْ شَرَعَ الْاَنَامُ عَلَيْهِ فِيْهِ ـ و يشتغل بغير فرض ـ الثانى صح عنه صلى الله عليه و سلم انه قال اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ ـ فَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ الْاَصْلَانِ الْمَفْرُوْضَانِ الرُّكْنَانِ فِي الْمَسْئَلَةِ يُحَرَّمَانِ فِي حَالِ الْخُطْبَةِ ـ فَالنَّفْلُ اَوْلٰى اَنْ يُحَرَّمَ ـ الثَّالِثُ لَوْ دَخَلَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْكَعْ اِذْ يُحَرَّمُ فِيْهَا مِنَ الْكَلَامِ وَالْعَمَلِ مَايُحَرَّمُ فِي الصَّلٰوةِ ـ وَ ثَبَتَ فِيْ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ ابْتَدَاَ بَعْدُ فِي الْخُطْبَةِ وَ يَدُلُّ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَوْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ ـ

ترجمہ :- ابنِ عربی نے کہا ایسے وقت (یعنی خطبہ کے دوران) نماز تین لحاظ سے حرام ہے ۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ" ۔ (جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے خاموش سنو) پس کس طرح جس فرض کو شرع نے سب پر فرض کردیا ہے وہ ترک کرکے'' غیر فرض'' (نمازِ تحیۃ المسجد) میں مشغول ہوسکتے ہیں؟ دوسرے صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ'' جب تُو نے اپنے بازو والے سے'' چُپ رہ'' کہا (خطبہ کے دوران) تو یہ لغو کام کیا (جو ثواب کو باطل کرتا ہے) پس جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جو اہم فرض ارکان ہیں اور زیرِ مسئلہ خطبہ کے دوران وہ حرام ہیں پس نفل عمل زیادہ مستحق ہے کہ حرام قرار پائے ۔ تیسرے اگر کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام نماز میں ہو اور ابھی سجدہ نہ کیا ہو تو نماز میں جس طرح عمل اور بات کرنا حرام ہے وہ اس وقت بھی حرام ہوگا ۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی خطبہ کی ابتداء نہیں کی تھی اور اس پر یہ حدیث'' دال'' (ثبوت) ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ یَوْمَ الْجُمْعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ"۔ (رواہ الترمذی) ☆

ترجمہ:- حضرت سمرہ بن جندب سے (روایت ہے) کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزِ جمعہ وضو کیا تو یہ بہتر ہے اور بہت اچھا ہے۔ (اس کی روایت ترمذی نے کی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی۔ (رواہ الشیخان)

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو عیدگاہ کو نکل کر جاتے تھے۔ (اس کی روایت شیخان نے کی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِهِمْ فِی الْمَسْجِدِ۔

(رواہ ابن ماجة و ابوداؤد و فی اسنادہ عیسی بن عبدالاعلی وهو مجهول)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عید کے دن لوگ بارش میں گھر گئے تو آپؐ نے اُن کو لے کر مسجد میں عید کی نماز پڑھی۔

(اس کی روایت ابن ماجہ اور ابوداؤد نے کی۔ اور اس کی اسناد میں عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ ہے اور وہ مجہول ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَاِقَامَةٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ:- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نمازیں ایک دو بار نہیں (یعنی کئی بار) بغیر اذاں اور اقامت کے پڑھی ہیں۔

(اس کی روایت مسلم نے کی)

☆ قال العراقی بطهارة الوضوء حصل الواجب فی التطهیر للجمعة ۔ والتاء فی نعمت للتانیث ۔ قال ابو حاتم معناه و نعمت الخصلة هی ای الطهارة للصلوة ۔

ترجمہ:- عراقی نے کہا کہ ''طہارت الوضو'' سے یہ ثابت ہوگیا کہ جمعہ کی تطہیر (پاکی صفائی) واجب ہے اور لفظِ ''نِعمتْ'' میں ''تاء'' تانیث کی ہے۔ ابو حاتم نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا ہی اچھی خصلت ہے یہ، یعنی نماز کے لئے طہارت۔

عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَا کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا عِنْدَ حُذَیْفَةَ وَ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ فَسَاَلَھُمْ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ عَنِ التَّکْبِیْرِ فِی صَلٰوۃِ الْعِیْدِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ "سَلِ الْاَشْعَرِیَّ" فَقَالَ الْاَشْعَرِیُّ "سَلْ عَبْدَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَقْدَمُنَا وَاَعْلَمُنَا" فَسَاَلَہٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ فَیَقُوْمُ فِی الثَّانِیَةِ فَیَقْرَاُ ثُمَّ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ ۔

(رواہ عبدالرزاق و اسنادہ صحیح ۔ النیموی)

لغات :- سَلْ ؛ پوچھ ۔ اَقْدَمُنَا ؛ ہم سے زیادہ قدیم ۔ اَعْلَمُنَا ؛ ہم سے زیادہ عالم ۔

ترجمہ :- حضرات علقمہؒ اور اسود رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) اُن دونوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ حذیفہؓ اور ابوموسیٰ شعریؓ کے پاس بیٹھے تھے ۔ اُن سے سعید بن العاص نے عید کی نماز میں تکبیروں کے بارے میں پوچھا ۔ حذیفہؓ نے کہا کہ اشعریؓ سے پوچھو پھر اشعریؓ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود سے پوچھو کیوں کہ وہ ہم میں سب سے زیادہ قدیم اور زیادہ جاننے والے ہیں پس انھوں نے اُن سے پوچھا تو ابن مسعودؓ نے کہا چار تکبیریں کہی پھر قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کئے پھر دوسری رکعت میں کھڑے رہے ۔ پھر قرأت کی پھر چار تکبیریں کہیں قرأت کے بعد ۔ (اس کی روایت عبدالرزاق نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔ نیموی)

[یعنی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد تین زائد تکبیریں اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر سے پہلے تین زائد تکبیریں ۔ اکیڈمی]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۔ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۔ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔ (رواہ الشیخان)

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے ۔ (اس کی روایت شیخان نے کی)

عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُکَبِّرُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ عَرَفَةَ اِلَی الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ النَّحْرِ ۔ یَقُوْلُ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"۔

(رواہ ابن ابی شیبہ و اسنادہ صحیح ۔ النیموی)

ترجمہ :- حضرت ابو الاسود سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ عبداللہ (یعنی ابن مسعود) تکبیر پڑھا کرتے تھے یومِ عرفہ کی فجر کی نماز سے یوم النحر کی عصر تک ۔ کہا کرتے تھے ۔ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"۔

(اس کی روایت ابن ابی شیبہ نے کی اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔ النیموی)

(احناف کے پاس تکبیرات ۹/ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳/ ذی الحجہ کی عصر تک پڑھی جاتی ہیں ۔ اکیڈمی)

بَابُ قِيَامِ رَمَضَانَ

(یہ باب ماہِ رمضان میں قیام (تراویح) کے بارے میں ہے)

عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً" مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ "اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(رواه الشيخان)

لغات:- اَخْبَرَتْهُ: اُسے بتایا۔ جَوْفِ اللَّيْلِ: رات کے درمیان۔ فَتَحَدَّثُوْا: تو انھوں نے ذکر کیا۔ عَجَزَ: عاجز ہوگئی، تنگ ہوگئی۔ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ: مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ خَشِيْتُ: میں ڈرگیا۔ فَتَعْجِزُوْا: پھر تم طاقت نہ رکھو، تم نہ کرسکو۔

ترجمہ:- حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات رات کے درمیانی حصہ میں نکلے اور مسجد میں آپؐ نے نماز پڑھی اور آپؐ کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں اس کا تذکرہ ہوا۔ پس (دوسری رات) اس سے زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ آپؐ نے نماز پڑھی اور انھوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے پھر اس کا ذکر کیا تو تیسری رات میں لوگ زیادہ ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نکلے آپؐ نے نماز پڑھی اور سب نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں پر تنگ ہوگئی۔ یہاں تک کہ پھر صبح کی نماز کے لئے آپؐ نکلے جب نماز ہوگئی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بعد تشہد (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔۔) کے فرمایا۔ اما بعد" یہ کہ تمہارا ہونا مجھ سے پوشیدہ نہیں لیکن میں ڈر گیا اس بات سے کہ یہ تم پر فرض نہ ہوجائے اور تم اس سے عاجز آجاؤ" (نہ کرسکو)۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور عمل اسی پر رہا۔ (اس کی روایت شیخین نے کی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ رواہ الطبرانی والبیھقی و فیہ ابو شَیْبَۃَ وَھُوَ ضَعِیْفٌ وَیَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔ (رواہ مالک)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس کی روایت طبرانی اور بیہقی نے کی ہے اور اس روایت میں ابوشیبہ بھی ہیں جو ضعیف ہیں اور حضرت یزید بن رومان سے بھی (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ لوگ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان کا قیام کرتے ہوئے تئیس (۲۳) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔
(اس کی روایت مالک نے کی ہے)

عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ ابْنُ مُلَیْکَۃَ یُصَلِّیْ بِنَا فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔
(رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و اسنادہ صحیح۔ النیموی)

ترجمہ:- حضرت نافع ابن عمر سے (روایت ہے) کہا کہ ابن ملیکہ رمضان میں ہمیں بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے۔
(اس کی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔ النیموی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّہٗ کَانَ مِنِّی اللَّیْلَۃَ شَیْءٌ یعونی رَمَضَانَ قَالَ "وَمَا ذٰلِکَ یَا اُبَیَّ!" قَالَ نِسْوَۃٌ فِیْ دَارِیْ اَنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَنُصَلِّیْ بِصَلٰوتِکَ قَالَ فَصَلَّیْتُ بِھِنَّ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ وَ اَوْتَرْتُ فَکَانَتْ سُنَّۃُ الرِّضَا وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا۔ (رواہ یعلی۔ و قال البیھقی اسنادہ حسن۔ النیموی) ☆

☆ قال الشعرانی فی کشف الغمۃ۔ وکانوا یصلونھا۔ فی اوّل زمان عمر رضی اللہ عنہ۔ بثلاث عشر رکعۃ۔ وکان القاری یقرء بالمئین من الایات حتی کان الناس یعتمدون علی العِصیّ من طول القیام وکان اماھم ابی بن کعب وتمیم الداری رضی اللہ عنھما ثم ان عمر رضی اللہ عنہ امر فصلینا ثلثا و عشرین رکعۃ ثلث وتر۔ واستقر الامر علی ذلک فی الامصار۔ وقال القسطلانی وقد عدّوا ما وقع فی زمن عمر رضی اللہ عنہ کالاجماع۔

ترجمہ:- شعرانی نے "کشف الغمہ" میں کہا ہے کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانے میں تیرہ (۱۳) رکعت پڑھا کرتے تھے اور قاری بوجھ والی آیات پڑھتا تھا یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ لوگ لکڑی کا ٹیکہ لینے لگے اور ان کے امام ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو ہم نے تئیس (۲۳) رکعتیں پڑھیں ان میں تین وتر تھیں اور تمام علاقوں اور شہروں میں اسی پر عمل قرار پایا اور قسطلانی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو واقع ہوا سب نے اسے بطور اجماع شمار کیا۔

لغات :- يَعْوْنِنِي : میری مدد کرتی ہے ۔ نِسْوَةٌ : عورتیں ۔ ثَمَانٌ : آٹھ ۔ "سُنَّـةُ الرِّضَا" : رضا مندی کی سُنّت ۔ (یعنی ایسی سُنّت کہ اُس کا ذکر حضورؐ کے سامنے ہوا اور آپؐ نے اُس پر اعتراض نہیں فرمایا اور خاموش رہے) ۔

ترجمہ :- حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ایسا ہے کہ رات میں ایک چیز ہوئی جو رمضان میں مجھے مدد دیتی ہے ۔ فرمایا کہ وہ کیا ہے اے ابی ! کہا کہ میرے گھر میں عورتیں ہیں ۔ میں قرآن نہیں پڑھتا بس آپ کی نماز کے ساتھ ہم نماز پڑھتے ہیں ۔ اور کہا کہ میں اُن عورتوں کے ساتھ آٹھ رکعت پڑھی اور وتر کیا ۔ پس یہ "سُنّت الرضا" ہوئی ۔ آپؐ نے کچھ نہیں فرمایا ۔ (اس کی روایت یعلیٰ نے کی ہے اور ہیثمی نے کہا کہ اس کی اسناد "حسن" ہے ۔ (النیموی)

بَابُ الْجَنَائِزِ

(یہ باب جنازوں کے بارے میں ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ (التوبة ۔ آیت ۸۴)

لغات :- لَا تُصَلِّ : نماز مت پڑھو ، دُعا نہ کرو ۔ لَا تَقُمْ : کھڑے مت رہو ۔ عَلٰى قَبْرِهٖ : اس کی قبر کے پاس ۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا " اور ان میں سے کوئی مرجائے تو ہرگز اس پر نماز (جنازہ) نہ پڑھو (اس کے لئے دُعا نہ کرو) اور اس کی قبر کے پاس کھڑے نہ رہو ۔ بے شک وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرے تو فاسق وبدکار مرے ۔ (التوبة ۔ آیت ۸۴)

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ۔ (رواه الجماعة الا البخارى)

ترجمہ :- حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا ، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مردوں کو (موت کے وقت) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو ۔ (اس کی روایت ایک جماعت نے کی سوائے بخاری کے)

عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سَاَلَ عَنْ بَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالُوْا تُوُفِّيَ وَاَوْصٰى اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ۔ (رواه الحاكم فى المستدرك فى حديث صحيح)

لغات :- قَدِمَ : آئے ، داخل ہوئے ۔ تُوُفِّيَ : وفات پاگیا ۔ يُوَجَّهَ : اس کا رُخ کیا جائے ۔

ترجمہ:- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہ نبی ﷺ جب مدینہ آئے تو براء بن معرور کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ وفات پاگئے اور یہ وصیت کی کہ قبلہ کی طرف اس کا رُخ کیا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ فطرت کو پہنچا پھر جا کر ان کی قبر پر دُعا پڑھی۔

(اس کی حاکم نے مستدرک میں حدیث صحیح میں کی)

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "اِقْرَءُوْا يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ"۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة و النسائیؒ و اعله بن القطان و صحح ابن حبان)

ترجمہ:- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اپنے مُردوں (مرنے والوں) پر "یٰسین" پڑھو۔

(اس کی روایت ابوداؤد و ابن ماجہ اور نسائی نے کی اور ابن قطان نے بڑا درجہ دیا اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ ۔ ☆ (رواه الجماعة)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا۔ اس میں قمیص تھی نہ عمامہ۔ (اس کی روایت ایک جماعت نے کی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُفِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ اَثْوَابٍ قَمِيْصِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَحُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا۔ وہ قمیص جس میں آپؐ وفات پائے اور نجرانی حلہ کپڑا۔ (اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

(واضح ہو کہ حلہ دو کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اکیڈمی)

عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُوْفِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ اثواب قميصٍ و ازارٍ و لِفَافَةٍ ۔ (رواه ابن عدی)

☆ قوله ليس فيها قميص ولا عمامة اولیس قمیص و عمامة معدودین من جملة الثلاثة ۔ بل زائدانِ عليها اذا الضمير يرجع الى الثلثة لا اِلى الكفن ۔

ترجمہ:- یہ بات کہ اس میں قمیص و عمامہ نہیں یعنی قمیص و عمامہ کا تین کپڑوں میں شمار نہیں بلکہ اس پر دونوں زیادہ ہیں جب کہ ("فیھا" میں حا کی) ضمیر تین (ثلٰث اثواب) کی طرف جاتی ہے نہ کہ کفن کی طرف۔

ترجمہ:- حضرت ناصح بن عبداللہ کوفی حضرت سماک سے اور وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہیں) کہا اُنھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا۔ قمیص، تہ بند (یا چھوٹی چادر) اور لفافہ (بڑی چادر)۔ (اس کی روایت ابن عدی نے کی)

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّامَاتَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ جَآءَ اِبْنُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَکَ حَتّٰی اُکَفِّنَہٗ فِیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَاسْتَغْفِرْلَہٗ فَاَعْطَاہُ قَمِیْصَہٗ ثُمَّ قَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ الخ۔ (رواہ البخاری والنسائی فی مجتباہ۔ واللفظ لہ)

لغات:- اُکَفِّنَہٗ: میں اسے کفناؤں۔ اِسْتَغْفِرْلَہٗ: اس کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا انھوں نے کہ جب عبداللہ ابن اُبی کی موت واقع ہوئی تو اُس کا بیٹا نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے آپ کا کرتا دیجئے تا کہ میں اسے (یعنی باپ کو) اس میں کفناؤں اور اس کی نماز جنازہ پڑھئے اور اس کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے۔ پس آپؐ نے اسے اپنا کرتا عطا فرمایا پھر کہا کہ تم جب فارغ ہو جاؤ۔۔۔ الخ۔

(اس کی روایت بخاری نے کی اور نسائی نے اپنی کتاب "مجتبیٰ" میں کی اور الفاظ انھیں کے ہیں)

عَنْ لَیْلٰی بِنْتِ قَانِفِ الثَّقَفِیَّۃِ قَالَتْ کُنْتُ فِیْمَنْ غَسَلَ اُمَّ کُلْثُوْمِ ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِہَا فَکَانَ اَوَّلَ مَا اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَۃَ ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِی الثَّوْبِ الْاٰخَرِ قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ معہ کفنھا یُنَاوِلُنَاھَا ثَوْبًا ثَوْبًا۔ (رواہ ابوداؤد)

لغات:- اَلْحِقَاءُ: سینہ بند۔ اَلدِّرْعُ: کرتہ (کفنی) اَلْخِمَارُ: اوڑھنی: اَلْمِلْحَفَۃُ: تہ بند (چھوٹی چادر) اُدْرِجَتْ: داخل کی گئی، پہنچائی گئی۔ یُنَاوِلُہَا: وہ دیتے ہیں، دیتے رہے۔

ترجمہ:- حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ میں اُن میں تھی جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی اُم کلثوم کو اُن کی وفات پر غسل دیا۔ پس جو رسول اللہ ﷺ نے (کفن میں سے) سب سے پہلے مجھے دیا وہ سینہ بند تھا، پھر کفنی پھر اوڑھنی پھر تہ بند (چھوٹی چادر) پھر آخری کپڑے (چادر) میں داخل کی گئیں۔ (راویہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دروازہ کے پاس بیٹھے ایک ایک کپڑا دیتے رہے)۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:- حضرت ناصح بن عبداللہ کوفی حضرت سماک سے اور وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہیں) کہا اُنھوں نے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا۔ قمیص، تہ بند (یا چھوٹی چادر) اور لفافہ (بڑی چادر)۔ (اس کی روایت ابن عدی نے کی)

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّامَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ جَآءَ اِبْنُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَکَ حَتّٰی اُکَفِّنَهٗ فِیْهِ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِیْصَهٗ ثُمَّ قَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ الخ۔ (رواه البخاری والنسائی فی مجتباه ۔ واللفظ له)

لغات:- اُکَفِّنَهٗ: میں اسے کفناؤں۔ اِسْتَغْفِرْلَهٗ: اس کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) کہا اُنھوں نے کہ جب عبداللہ ابن اُبی کی موت واقع ہوئی تو اُس کا بیٹا نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے آپ کا کرتا دیجئے تاکہ میں اسے (یعنی باپ کو) اس میں کفناؤں اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھئے اور اس کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے۔ پس آپؐ نے اسے اپنا کرتا عطا فرمایا پھر کہا کہ تم جب فارغ ہوجاؤ۔۔۔ الخ۔

(اس کی روایت بخاری نے کی اور نسائی نے اپنی کتاب ''مجتبیٰ'' میں کی اور الفاظ انھیں کے ہیں)

عَنْ لَیْلٰی بِنْتِ قَانِفِ الثَّقَفِیَّةِ قَالَتْ کُنْتُ فِیْمَنْ غَسَّلَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اِبْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَکَانَ اَوَّلُ مَا اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِی الثَّوْبِ الْاٰخَرِ قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ معه کفنها یُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا۔ (رواه ابوداؤد)

لغات:- اَلْحِقَاءُ: سینہ بند۔ اَلدِّرْعُ: کرتہ (کفنی) اَلْخِمَارُ: اوڑھنی: اَلْمِلْحَفَةُ: تہ بند (چھوٹی چادر) اُدْرِجَتْ: داخل کی گئی، پہنچائی گئی۔ یُنَاوِلُهَا: وہ دیتے ہیں، دیتے رہے۔

ترجمہ:- حضرت لیلٰی بنت قانف ثقفیہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ میں اُن میں تھی جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی اُم کلثوم کو اُن کی وفات پر غسل دیا۔ پس جو رسول اللہ ﷺ نے (کفن میں سے) سب سے پہلے مجھے دیا وہ سینہ بند تھا، پھر کفنی پھر اوڑھنی پھر تہ بند (چھوٹی چادر) پھر آخری کپڑے (چادر) میں داخل کی گئیں۔ (راویہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دروازہ کے پاس بیٹھے ایک ایک کپڑا دیتے رہے)۔

(اس کی روایت ابوداؤد نے کی)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ يَقُوْلُ " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ " قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتُ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ الْمَيِّتِ ۔ (رواہ مسلم)

لغات :- وَاعْفُ عَنْهُ : اُس سے درگزر کر ؛ عَافِهٖ : اُسے بچا ، حفاظت کر ۔ نُزُلَهُ : اس کے اُترنے کی جگہ ۔ مَدْخَلَهُ : داخل ہونے کا مقام ۔ ثَلْج : برف ؛ بَرَدْ : اولے ۔ نَقِّهٖ : اُسے پاک کر ۔ الدَّنَس : میل کچیل ؛ اَبْدِلْهُ : اُسے بدلے میں دے ۔ تَمَنَّيْتُ : میں نے تمنا کی ۔

ترجمہ :- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نمازِ جنازہ پڑھاتے ہوئے یہ کہتے سُنا ہے " اے اللہ ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر اور اس سے درگزر فرما اور اس کی حفاظت کر اور اس کے اُترنے کی جگہ کو بزرگی دے اور اس کے داخل ہونے کے مقام میں وسعت عطا فرما اور اُسے پانی ، برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے ایسا پاک وصاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوجاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے میں اس سے اچھا گھر دے اور اس کے اہل (گھر والے) سے اچھے اہل عطا فرما اور اس کی بیوی سے اچھی بیوی دے اور اس کو قبر کے فتنہ سے اور عذابِ دوزخ سے بچا "۔ عوف کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ جس میّت کیلئے رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی کاش میں وہ میّت ہوتا ۔ (اس کی روایت مسلم نے کی)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ : " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا "۔
(رواہ النسائی و الترمذی ۔ قال حدیث حسن صحیح)

ترجمہ :- حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے (روایت کرتے ہیں) انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نمازِ جنازہ میں یہ کہتے سُنا " اے اللہ ! ہمارے زندوں اور مُردوں کو اور ہمارے موجود اور غائبوں کو اور ہمارے مَردوں اور عورتوں کو اور چھوٹے بڑوں کو بخش دے (مغفرت فرما) ۔
(اس کی روایت نسائی اور ترمذی نے کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ ۔ (رواہ مسلم ۔ و فی روایة مالک و ابی داؤد ۔ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ۔ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ)

ترجمہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ؐ کھڑے ہوگئے تو ہم بھی کھڑے ہوگئے ۔ اور بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے ۔ یعنی جنازہ میں ۔
(اس کی روایت مسلم نے کی اور امام مالک اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ۔ جنازہ میں کھڑے ہوگئے ۔ پھر بعد میں بیٹھ گئے)

عَنْ القاسم عن محمد بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔ فَقُلْتُ یَا اُمَّاهُ اِکْشِفِیْ لِیْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَکَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَا طِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ ۔

(رواہ ابو داؤد ۔ و آخرون)

لغات :- اِکْشِفِیْ : کھول دے ! ۔ مُشْرِفَة : بلند ۔ لا طِئَة : زمین سے برابر ۔ مَبْطُوْحَة : بچھی ہوئی ۔ بَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاء : سُرخ میدانی کنکریاں ۔

ترجمہ :- حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (روایت ہے) انھوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ " اے اماں ! میرے لئے رسول اللہ ﷺ اور اُن کے دو اصحاب رضی اللہ عنہما کی قبریں کھول دو پس تینوں قبور انھوں نے میرے لئے کھول دیں جو نہ بلند تھیں نہ زمین کے برابر ۔ سُرخ میدانی لال کنکریوں سے بنی ہوئی تھیں ۔ (اس کی روایت ابوداؤد اور دوسروں نے کی)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ لِیْ اَبِی اللَّجْلَاجُ اَبُوْ خَالِدٍ یَا بُنَیَّ ! اِذَا اَنَا مُتُّ فَالْحِدْنِیْ فَاِذَا وَضَعْتَنِیْ فِیْ لَحْدِیْ فَقُلْ " بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ " ثُمَّ سَنَّ عَلَیَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اقْرَءْ عِنْدَ رَاْسِیْ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتِهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ۔

(رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر و اسنادہ صحیح)

ترجمہ :- حضرت عبدالرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج رضی اللہ عنہما اپنے والد سے (روایت کرتے ہیں) انھوں نے کہا کہ انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو اللجلاج ، ابو خالد نے کہا کہ " اے پیارے بیٹے ! جب میں مرجاؤں مجھے لحد میں رکھو ۔ جب مجھے میری لحد میں رکھو تو کہو " بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ " ۔ پھر مجھ پر اچھی طرح مٹی ڈال دو ۔ پھر میرے سر کے پاس سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھو ۔ کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے سُنا ہے ۔ (اس کی روایت طبرانی نے "معجم الکبیر" میں کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

31-05-2011

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چند سُطور بحرالعلومؒ کے بارے میں

شمس المفسرین شیخ المحدثین استاذ العلماء، بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد دکن کی ایک ایسی عالم شخصیت تھے، جن کو بجا طور پر بحرالعلوم اور استاذ العلماء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت بروز جمعہ ۲۷/ رجب ۱۲۸۸ھ (۱۳/ اکتوبر ۱۸۷۱ء) حیدرآباد دکن کے ایک مشہور علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بدرجہ امتیاز کامیاب فرمائے اور طلائی تمغے حاصل کئے۔ ابتداءً آپ کا تقرر دار العلوم پر ہوا جو اُس زمانہ میں حیدرآباد دکن کی مشہور درسگاہ تھی۔ جب عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو آپ پروفیسر اور صدر شعبۂ دینیات مقرر ہوئے۔ بذریعہ شاہی فرمان آپ کی ملازمت کی مدت میں دس سال تک مسلسل توسیع ہوتی رہی۔

آپ نے قرآنِ مجید کی مکمل تفسیر لکھی۔ جو "تفسیرِ صدیقی" کے نام سے ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہوچکی ہے۔ ۱۹۴۱ء میں حیدرآباد اکیڈیمی کی جانب سے آپ کا تحقیقی مقالہ "مسئلہ عدمِ نسخِ قرآن" طبع ہوا جس میں آپ نے ثابت فرمایا ہے کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ آپ کی تالیف "الـدیـن" بزبانِ عربی جامعہ عثمانیہ کے نصابِ فقہ میں شامل تھی۔ اس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ مذہب حنفی کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہی ہے اور قیاس پر نہیں جس طرح کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ آپ نے علامہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی تصنیف فصوص الحکم کا معرکۃ الآرا محشّٰی ترجمہ فرمایا جو جامعہ عثمانیہ کے دارالترجمہ سے شائع ہوا اور کافی شہرت رکھتا ہے۔ تصوف میں آپ کی کئی تصانیف ہیں جن میں حکمتِ اسلامیہ، المعارف، العرفان، التوحید (بزبانِ فارسی) اور مکاتیبِ عرفان شامل ہیں۔

آپ حسرتؔ تخلص فرماتے تھے اور عربی، فارسی، اُردو اور ہندی میں شعر کہتے تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام "کلیاتِ حسرتؔ" کے نام سے زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکا ہے۔

آپ نے ۱۷/ شوال ۱۳۸۱ھ (۲۳/ مارچ ۱۹۶۲ء) بروز شنبہ بوقتِ عصر اس دارِ فانی سے رحلت فرمائی۔

محمد عباس علمبردار صدیقی
مہتمم حسرتؔ اکیڈیمی و کتب خانہ بحرالعلومؒ
صدیق گلشن حیدرآباد